# فذکر الحبیب بعض الممن طیب

الحمد للہ والمنتہ کہ درین زمان سعادت اقتران ترجمہ نسخہ متبرکہ قدیمہ محققہ مستندہ
مطلع الانوار مصنفہ علامہ عارف باللہ محدث مفسر فقیہ ملا محمد نوری کاشانی قدس سرہ العزیز



موسوم بہ

# سلطان التواریخ



از نتیجہ سعی موفور و تاکید اکید جناب مولوی مولینا غلام احمد صاحب سنبھلی فریدی حنفی

ترجمہ نسخہ ہذا سلیس اردو مین سنہ ۱۳۲۸ھ

محمد حسین فی فضل رب صمد دو باہتمام
منشی فضل الٰہی مطبع المطابع مرادآباد
اور مولوی غلام احمد صاحب نے سنبھل ضلع مرادآباد میں طبع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گو ہر جنس بہا سے حمد پروردگار روزگار کے لئے اور حسن عاقبت ہر فرد پرہیزگار
کے لئے خاص ہے اور درود وسلام خاص سرور انام خاتم پیغمبران جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر پہونچے کمترین بندگان بارگاہ سبحانی عفیت نور کاشانی پہونچاوے اسکو
اللہ تعالیٰ کی طرف مقصود ہے یہ کہتا ہے کہ چونکہ اس اضعف العباد کو احسان فضل باری
بچپن اور شروع جوانی سے مباحثہ علوم دینی اور مناظرہ احکام یقینی اور مطالعہ تفاسیر
اور احادیث اور تذکرہ تواریخ اور اخبار کی رغبت تمام اور تمنای بالاکلام عطا
فرمائی تھی۔ آغاز جوانی مین کہ سال اکیسواں تھا تقلید علماے بزرگ مذہب حنفیہ کی
بمقتضاے شرع اور مسائل دین یزدانی کی اختیار کی۔ اور بہ برکت کثرت مطالعہ
تفاسیر کلام الٰہی کی محبت آل مصطفوی نے دلمین قرار پکڑا۔ اور یہ بندہ دل وجان سے
اونکا بندہ ہو گیا ایک قلت ہمت نے اسپر برانگیختہ اور توجہ نے اسطرف راغب
کیا کہ کیفیت احوال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جو بڑی کتابون اور چھوٹے
رسالون مین متفرق اور جدا اوراق مین مختلف نظر آتی ہے حسب ترتیب دیگر

جمع کیجاے - تاکہ یادگار اہل صفا ہو بقصۂ آنکہ کُلُّ اُمُوۡرٍ مَرۡهُوۡنَةٌ بِاَوۡقَاتِهَا
یعنی کل کام اپنے وقتون مین رہن ہین اس رہن کے جمال کو پردۂ توقف مین
رکہتا تہا جس وقت کہ دروازے سعادت کے کہلے اور فرصت ملی خدا کے فضل وکرم سے
اس ارادے مین پختگی پائی اور یہ مقصود حاصل ہوا - اور قصہ حال اوس سلطان
الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت طفولیت سے سفر آخرت تک اور مبدء نزول
وحی کا اور اظہار نبوت کا اور اتباع اہل ایمان کا اور حسد حاسدون کا اور ایذا
دشمنونکی اور عداوت قریشونکی اور غالب ہونا اونپر بوجہ فتح بلاد کے اونسے اور مغلوب ہونے
دشمنونکے اور قایم کرنا دین کا ساتہ دلایل کے اور پہنچا جام مصائب اور سختیون کا اور بیان
احوال آخرت کا قیام قیامت سے اور بعث ونشر اور حساب وحشر کا اور میزان اور
صراط کا اور ذکر دخول جنت اور دوزخ کا اس ضعیف عفیف نور کاشانی نے بعد تحقیق
وتصحیح روایات اور تنقیح اقوال کے کتب سلف اور تفسیر اور قرآن اور احادیث اور شرح
احادیث قصص صحیحہ اور رسالہ امام منصور عبہری اور تمہید المعرفت وغیرہ سے خاص
بہنیت رضای باری واسترضای جباری ورانجا لیکہ مطالب دنیا سے عاری ہو کر بطریقہ ایجاز
واختصار اکیس فصل پر منقسم کر کے اوسکا نام **مطلع الانوار** فی ترجمۃ الاثار
رکہا اور نقل عبارت مین اصلا مبالغہ نکیا تاکہ عام خلق کو اور سب کو سکہانا معانی کا
اور سمجہانا معانی کا حاصل ہو شاید حق سبحانہ تعالی بہ برکت اوسکے اس ضعیف کو
بخیر وعافیت اور سلامتی ایمان اور راضی رکہنے حضرت رحمان کا اور بہبود اوسکی احسان و
نکو کو سرفراز دارین فرمائے **فصل اول** کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
اور معجزات اور علامات نبوت مین کہ عہد طفولیت مین دیکہے گئے ہین **فصل دوم**
ابتدای نزول وحی ملاقات جبرئیل صلوات اللہ علیہ مین **فصل سوم** اظہار پیغمبری مین
اور بیان مین ظلم قریش اور ایذا کے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

پہونچاتی ہے۔ فصل چہارم ذکر ہجرت حبشہ اور وفات خدیجۃ الکبری رضی اللہ
تعالی عنہا۔ اور وفات ابوطالب خفف اللہ عنہ العذاب کی۔ فصل پنجم
ذکر مین معراج اور حکم صلوٰۃ خمسہ مین اور ہجرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام اور یار ان کی بارک اللہ فیہما۔ فصل ششم لوٹ آنے مین اصحاب
حبشہ کے مدینہ مین اور نکاح ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے اور انتقال
نجاشی علیہ الرحمۃ کا۔ فصل ہفتم مین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے چند
معجزون کا بطریق ایجاز و اختصار بیان ہے۔ فصل ہشتم کیفیت جنگ بدر کے
بیان مین جو ابوجہل اور اہل قریش کے ساتھ مین ہوئی تھی۔ اور مارا جانا ابوجہل وغیرہ کا
فصل نوین جنگ احد کے بیان مین جو کہ ابا سفیان اور خالد ولید رضی اللہ عنہما
سے ہوئی۔ فصل گیارہوین جنگ بنی قریظہ اور بنی نضیر اور اونپر فتح پانیکے
بیان مین۔ فصل بارہوین جنگ تبوک کی کیفیت مین جو کہ بنو عبد المطلب کے
ساتھ ہوئی اور اونکو قبائل فتح کرنیکے بیان مین۔ فصل تیرہوین خیبر کی
لڑائی کے بیان مین جو اہل کتاب سے تھی۔ اور اونپر فتح پانا۔ فصل چودہوین
کیفیت فتح مکہ مین اور باہر لانا اور توڑنا بتون کا جو کعبہ کے اندر تھے۔ فصل پندرہوین
جنگ حنین جو بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے ساتھ تھی اوسکی کیفیت مین اور اونپر
فتحیاب ہونا۔ فصل سولہوین طائف کی لڑائی کے بیان مین اور فتح ہونا
اوسکا فصل سترہوین حج اور وفات سید المرسلین
علیہ السلام والتحیۃ اور خلافت کے بیان مین فصل اٹھارہوین
خلفائے راشدین کی کیفیت اور ہر ایک کی وفات کا ذکر رضی اللہ عنہم
اجمعین۔ فصل انیسوین بیان مین شہادت امام حسین بن امیر المومنین
علی رضی اللہ تعالی عنہما اور خلافت معاویہ اور دیگر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی

عنہم اجمعین کی۔ فصل بیسوین کیفیت بناء خانۂ کعبہ اور ذکر ابرہہ حبشی اور پتھر برسانے ابابیل کے مین۔ فصل اکیسوین کیفیت آخرت اور سوال قبر اور مقام ارواح اور احوال آخرت جو سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے علامت قیامت سے اور ذکر دجال سے اور دابۃ الارض اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیان مین اور بعث وحشر اور کتاب وحساب اور میزان اور صراط اور ذکر داخل ہونیمین جنت اور دوزخ کے۔ واللہ اعلم۔ چونکہ غرض میری رضاء الٰہی اور حاصل کرنا ثواب نامتناہی کا تھا۔ اس مجموعہ کو کسی امیر امرا کے نام سے موسوم ومعنون نکیا۔ خالصاً اس کتاب کو رضاء الٰہی کیواسطے تحریر مین لایا ہون۔ التماس جناب اہل دین سے یہ ہے کہ میری اس تالیف کو بنظر عنایت ملاحظہ کرین اور اگر کسی خطا پر اطلاع پائین تو عطاسے اصلاح مین دریغ نفرمائین۔ نظم

| | |
|---|---|
| نوای بلبل چو پردازی درین باغ | چو طوطی را ببینی همسر زاغ |
| چو بینی یار از سهوی نشانے | بشر را کار از نیکو گمانے |
| بدو نیک مرا از هم جدا کن | نکو بگزین و بد برمن رها کن |

## فصل اول کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین

واقدی مین مذکور ہے جاننا چاہیے اور اس کلمہ کا جاننا واجب بلکہ فرض عین ہے۔ کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن ہاشم بن عبد المناف تھے۔ اور اونکی والدہ آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد المناف تھین۔ اور مولانا حسام الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اوراد مین ارقام فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے نور محمد صلعم کو دس ہزار برس قبل خلقت عالم پیدا کیا۔ اور ایک جوہر مین

رکھکر عرش کے نیچے رکھا۔ جب مہتر آدم علیہ السلام پیدا ہوے اوس نور کو اوس
جوہر سے باہر لاکر مہتر آدم علیہ السلام کی پیٹھ مین رکھا۔ بعض کہتے ہین کہ وہ جوہر نور الٰہی
کے فراق سے ترق کر ذرہ ذرہ ہو گیا اور اوس سے چاول کے دانے پیدا ہوگئے
یہی وجہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الرز منی یعنی چاول مجھ سے پیدا ہوا
واقدی مین مسطور ہے کہ جب سید المرسلین آبا و اجداد کی پشت مین تھے جسکی
پشت مین آتے اوسکی پیشانی سے ایسا نور ظاہر ہوتا کہ خلق الٰہی تعجب کرتی۔ اور
حیران ہوتی۔ اور عبد اللہ کی پیشانی مین اسقدر جلوہ افروز تھا کہ رات کو اوسی نور کی
روشنی مین خط پڑھ لیا کرتے تھے۔ قصص واقدی مین مذکور ہے کہ ایک روز فاطمہ
بنت نوفل کی نظر عبد اللہ پر پڑی۔ اوسنے ایک روشنی دیکھی کہ آفتاب و ماہتاب
اوس نور کے جلوہ سے چھپ جاتی ہین یہ فاطمہ چچا زاد بہن خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تہین
انہون نے کہا کہ مین اس مرد کو چاہتی ہون۔ اور پیغام نکاح کا کیا۔ عبد اللہ نے
کہا کہ مین مشورہ کرکے صبح کو جواب دونگا۔ اتفاقاً اوسی روز شب مین نور سید المرسلین
علیہ السلام والتسلیم کا پشت پدر سے رحم آمنہ مین جلوہ افروز ہوا۔ پیشانی عبد اللہ کی
نور سے خالی ہوگئی۔ صبح کے وقت عبد اللہ فاطمہ کے قبیلہ مین گئے اور کہا کہ کل کا
پیغام مجھکو منظور ہے۔ فاطمہ نے کہا حاجت نہین ہے۔ جس چیز نے کہ آرزو پیدا
کی تہی تجھ مین نرہی۔ اور تمہید المعرفت مین تحریر ہے کہ پیر کے دن ۱۶ جمادی الاول کو
وہ نور یکایک پیشانی عبد اللہ سے ناپید ہوکے آمنہ کی پیشانی مین ظاہر ہوا خلق اُسسے
متعجب اور حیران رہی۔ یوسف کاہن ایک روز عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ
آمنہ جمال پیغمبر آخر الزمان کا حمل تجھسے رکھتی ہین۔ ایک شب کو آمنہ نے خواب مین
دیکھا کہ ایک بزرگ نورانی شکل نے آکر کہا کہ اے آمنہ پیر کے دن پیغمبر آخر الزمان
تیرے رحم مین نازل ہوگا اور رسالہ عبہری مین مسطور ہے شب جمعہ پانچوین جمادی الثانی نے

وقت صبح کے عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا کہ ایک ستارہ سرخ تابان ودرخشان
عبداللہ کے گھر مین نکلا ہی اور اوپر کو جاتا ہے - اور جتنا اوپر کو جاتا ہی - اوتنا ہی
بڑا ہوتا ہے - جب آسمان پر پہونچا تب تمام دنیا کی برابر معلوم ہوتا تھا - آفتاب
و ماہتاب اور تمام ستارے اوسکے نور سے چھپ گئے - صبح کے وقت عبدالمطلب نے
یہ خواب عبدالرحمن مغبرہ سے کہا - اوسنے کہا کہ ای عبدالمطلب تجکو خوشخبری ہو کہ
عبداللہ کے گھر مین پیغمبر پیدا ہونگے اور اونکا دین تمام عالم مین پھریگا - اور سب
دینون پر غالب آئیگا - اور اوس دین کے آگے تمام دین کمزور ہو جائینگے اور
قیام قیامت تک وہ دین باقی رہیگا - اور ہر روز قوت پکڑیگا عبدالرحمن مغیرہ نے کہا کہ
ای عبدالمطلب اگر مین زندہ رہونگا - انشاء اللہ خود سعادت بیعت حاصل کرونگا
ورنہ تم گواہ رہو کہ مین نے اونسے بیعت کی اور اونکے دین کی طرف متوجہ ہوا -
تمکو لایق ہے کہ میرا اسلام اونکو پہونچادو اور میرا قول اونپر ظاہر کردو - اور اثبات نامہ
مین مذکور ہے کہ بعد ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ماہ گذری تھی کہ
حضرت عبداللہ نے وفات پائی - لیکن شہری اور واقدی مین لکھا ہی کہ جب سید المرسلین
علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ آمنہ کے شکم مبارک مین سات مہینے کے ہوچکے تو
مشہور تر قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ مدینہ منورہ مین انہی
ایام مین تجارت کیواسطے گئے تھی کہ وفات پائی - وفات کے تیسرے مہینے پیر کے
دن وقت ماجرہ یعنی دوپہر کے وقت ماہ ربیع الاول کی دسوین تاریخ عام الفیل
مین حضرت آمنہ کے درمیان دو نماز کے درد زہ شروع ہوا - اوسیوقت نجومی لوگ
کسری قباد عرف نوشیروان کے پاس پہونچے - اور یہ بادشاہ اوس روز دار الملک
مداین مین تھا - نجومیون نے کہا کہ آجکی رات پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا مین تشریف لانیوالے ہین - اونکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگی خود قیامت تک

قایم و باقی رہیگا۔ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قریب تہای رات رہی تہی پردۂ شکم مادر سے مسند ہستی پر جلوہ فرما ہوے تب تمام عالم کے بت سرنگون ہوے اور کسریٰ کی بارگاہ جو رانگ اور سیسہ سے بنای گئی ہتی اور بلندی اسکی اکیسویں گز بلند تہی۔ وہ ٹوٹکر گر مسمار و منہدم ہوکر زمین پر آپڑی۔ چنانچہ اس واقعہ کے متعلق شعرا نے لکہا ہے۔ **بیت**

| | |
|---|---|
| جزای حسن عمل بین که روزگار هنوز | خراب می بکند بارگاه کسری را |

محراب بیچ طاق اوس بارگاہ کا درمیان سے شق ہوا۔ اور اس زور سے شق ہوا کہ اوسکی تراق کی آواز اطراف مین نشتر فرسنگ یعنی تقریباً دوسو دس میل تک بخوبی سنی گئی۔ کسریٰ خواب سے چونک پڑا۔ اور گہبرا کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو بارگاہ ہماری گر پڑی۔ نجومیون نے کہا کہ حضور یہ کیفیت تو ہم کل ہی عرض کر چکے تہے اوس مولود مسعود کا اسی وقت دنیا مین نزول اجلال ہوا ہے۔ جسکی قدرتی توپونکی سلامی کی آواز دوسو دس میل تک اطراف عالم مین پہونچی۔ یہ لڑکا مکہ معظمہ مین ہوا ہے کسریٰ نے یہ تمام قصہ سنکر کچہ تحفہ تحائف برسم مبارکبادی حضرت کے دادا عبد المطلب کے پاس بہیجے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز دیگر اون بچونکی پرورش و حفاظت کی نسبت جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر پیدا ہوی تہے تاکید کہلا بہیجی۔ اسیوجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا ولدت فی زمن الملک العادل یعنی مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون جب نوشیروان کے آدمیون نے عبد المطلب کو یہ خبر کی کہ عبد اللہ کے گہر مین وہ لڑکا پیدا ہوا ہے کہ تمام جہان کا سردار اور جمیع ادیان کا ناسخ ہوگا۔ یہ خبر سنتے ہی عبد المطلب بی اختیار حضرت عبد اللہ کے گہر کو بہاگے گئے۔ کیا دیکہتے ہین کہ افق قدرت سے خورشید رسالت جلوہ فرما ہے۔

عورتون نے کہا اے عبد المطلب یہ ایسا عجیب لڑکا پیدا ہوا ہے جسکے پیدا ہوتے ہی
زمین نور سے معمور ہوگئی - یہانتک کہ شام کے مکانات اوسکی تجلی مین ہمنے بخوبی
ان آنکھون سے دیکھ لئے - اور ہمارے اونٹ جو بصرہ مین چرتے ہین اونکی گردنین
اوس روشنی مین ہمکو نظر آگئین اور یہ روایت شرح مشارق مین موجود ہے - اور معارج
اور آثار مولدی مین منقول ہی کہ جب یہ مولود مسعود نہانخانہ قدرت سے بسیط ہستی پر
جلوہ فرما ہوا تو اس ہیئت سے کہ ایک ہاتھہ اپنا زمین پر ٹیک دیا - اور دوسرے
ہاتھہ کی مٹھی مین خاک لیکر آسمان کی طرف کو ہاتھہ اوٹھا دیا - اور دیر تک آسمان پر
نظر کی - یہ معاملہ دیکھکر آپ کے دادا عبد المطلب (چونکہ ایک عرصۂ دراز سے اوس
خواب بشارت مآب کی تعبیر کے منتظر تھے جسکو اونہون نے رسول خدا صلعم کے
مژدۂ ولادت کے متعلق دیکھا تھا) نہایت خوش ہوکر سجدہ شکر الہی بجالائے -
اور کہنے لگے ای عزیزو دیکھو میرے پوتے کی پیشانی کیسی منور و نورانی ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے اقبال و جاہ و جلال کا پھریرا فضای لامکان تک بلند ہوکر
ہوائے قدرت سے لہراویگا - امید کامل ہے کہ تمام ملک و ملکوت و سلاطین روی زمین
شاہنشہان باتمکین اسکے آستانۂ علیا کے خادم و خاکبوس ہونیوالے ہین - اور فہر
یوسف کاہن گھر بہ گھر فرط سرور مین یہ کہتا پھرتا تھا کہ آجکی رات پیغمبر آخر الزمان نے
اے مکہ والو تمہارے درمیان مین ہزارون برکات کے ساتھ نزول اجلال فرمایا -
یہ وہ مبارک سال ہی کہ ابرہہ حبشی جو واسطے خرابی و تباہی خانہ کعبہ کے فوج بیشمار
پیلان مست و سرشار لیکر منہدم و مسمار کرنیکے ارادے پر چڑھ آیا تھا - اور قدرتی شان
قہاری سے جو طیور ابابیل کی ہیئت سے متماثل ہوئی تھی کافر بادشاہ اور اوسکے
ہمراہیون کو کعصف ماکول کا مصداق بنایا - یہ واقعہ حضور سید المرسلین
علیہ السلام کی ولادت شریف سے پچپن ۵۵ روز پہلے گذرا تھا - اہل عرب نے نام

اوس سال کا نام الفیل رکہا ہے - موافق ان تواریخ کے یہ سال سنہ جلوس
نوشیروان سے اکتالیسوان سال تہا - رسالہ جوہری اور واقدی مین لکہا ہے کہ
سب سے اول جس عورت نے جناب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا تہا وہ
ثوبیہ ابولہب کی چہوکری تہی اوس زمانہ مین یہ دستور تہا کہ قبیلہ بنو سعد کی عور
عورتین مکہ شریف مین امرا کے بچون کو دودہ پلانیکے واسطے آیا کرتی تہین - اور
کے سبب موسم گرما کے جسکا اثر مکہ شریف مین زیادہ رہتا تہا اپنے بچون کو پرورش کیواسطے
اونکے حوالہ کرتے تہے - وہ دایہ عورتین بادیہ بنو سعد مین بچون کو اپنے ہمراہ لیجاکر
پرورش کرتین - جب وہ بچے پرورش پاچکتے مکہ شریف مین واپس لاکر اون کے
ماباپون کے حوالہ کرتی تہین - حضرت بی بی آمنہ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو
حلیمہ دایہ بنت عبد اللہ بن حارث کے حوالہ واسطے پرورش و شیرخوارگی کے کیا -
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دہن مبارک سے پستان حلیمہؓ کو
چوسنا شروع کیا قدرت الہی سے اسقدر دودہ کی ترقی ہوئی کہ دس بچون کے واسطے
کافی تہا - اور اس سے پہلے دائی حلیمہؓ کے شیرخوار فرزند کی بہی سیری نہوتی تہی حلیمہؓ کے
پاس ایک بوڑہی دبلی اونٹنی تہی جو بہت آہستہ ایک ایک قدم چلتی تہی - لیکن
جناب رسول اللہ صلعم کے سوار ہوتے ہی وہ ایسی طاقتور جوان تیز رفتار ہوگئی کہ بنو سعد
کی تمام اونٹنیون سے آگے جاتی تہی اور اوس اونٹنی کے ایک وقت مین دودہ کا ایک
قطرہ بہی نہ ہوتا تہا لیکن حضرت کی برکت سے وہ گویا دودہ کا چشمہ بنگئی - حلیمہؓ کے تمام
خاندان کو اوسکا دودہ کافی ہونے لگا - القصہ جب حلیمہؓ حضرت کو لیکر بادیہ بنو سعد کی
طرف روانہ ہوئین - راستہ مین قبیلہ ہذیل مین سے ایک بوڑہا باہر آیا - اور حضرت کو دیکہکر
کہنے لگا کہ یہ لڑکا اس شان و شوکت کے ساتہ مین تمام عالم کا بادشاہ ہوگا - وہان سے
چلکر جب حلیمہؓ دائی سعدہ مین پہونچین علماے حبشہ اوس جگہ فروکش تہے جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی بے اختیار سب کہنے لگے کہ بیشک یہ لڑکا وہی پیغمبر آخر الزمان
ہے جسکے ظہور مقدم کی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی تھی۔ الغرض جب حلیمہؓ اپنے گھر
پہنچیں اوسوقت فقط اونکے پاس ایک دنبہ تہا۔ مگر حضرت کی برکت سے اوس سال مین
اونکے پاس تین سو دنبے جمع ہو گئے۔ اور مال واسباب کی بہت ترقی ہوئی۔ جب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تین برس کے ہوے حلیمہؓ کے لڑکونکے ساتھ بکریان چرانے تشریف لیجانے
لگے۔ لیکن ایک بادل کا ٹکڑا ہمیشہ حضرت کے سر پر سایہ کئے ہوے برابر ساتھ ساتھ
جایا کرتا تہا۔ یہ معاملہ عجیب قبیلہ بنو سعد کے لوگ اپنی آنکھون سے دیکھا کرتے تھے
اور تعجب کیا کرتے تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضور لڑکون کے برابر کسی مقام پر
موجود تھے۔ اس درمیان مین دو ملائک بصورت انسان آئے۔ اونہون نے
حضرت کو زمین پر لٹا کر آپ کا شکم مبارک چاک کیا۔ اور قلب مبارک حضور پرنور کا سینہ
نکال کر اوس طشت مین جو آب مطہرہ سے بہرا ہوا تہا دہویا۔ اور نور معرفت اور تجلی
ایمان سے اوسکو بہر کر پہر اوسی جگہ پر بجنسہ رکھدیا۔ شکم مبارک پہر ویسا ہی ہو گیا مشارق
و مصابیح مین علامت نبوت کے متعلق یہ لکہا ہے کہ یہی واقعہ شق الصدر حرم کعبہ مین
شب معراج کو بھی واقع ہوا۔ مصابیح مین باب معراج مین اور علامت نبوت مین
مسطور ہے لکہا ہے جیسا کہ واقدی مین لکہا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اوسمین فقط
جبرئیل کا ذکر کیا ہے دوسرے فرشتہ کا ذکر نہین ہے۔ یہ بنو سعد کا ذکر ہے اتاہ
جبرئیل وھو یلعب مع الصبیان واقدی مین لکہا ہے کہ جن لڑکون نے یہ واقعہ
اپنی آنکہون سے دیکہا وہ ڈر کر بہاگ گئے۔ اور دائی حلیمہؓ کے گہر پہونچکر یہ کہا کہ اے
حلیمہؓ دو آدمی آئے اور اونہون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا۔ حلیمہؓ یہ سنکر
بے اختیار جنگل کو دوڑی کیا دیکہتی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
دیوار کے سایہ مین بیٹھے ہین۔ چہرہ کا رنگ زرد ہے۔ اور خط شگاف شکم کا بجنسہ معائنہ کیا۔

بلکہ وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف تک موجود تھا۔ مصابیح مین
لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے اس خط کو حضرت کی وفات شریف تک دیکھا تھا۔ القصہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماجرائے گذشتہ حلیمہؓ سے بیان کیا۔ حلیمہ
حضرت کا ہاتھ پکڑکر اپنے گھر کو لے گئین۔ جب عمر شریف پانچ برس کی ہوئی حلیمہ آپکو ہمراہ
لیجاکر بی بی آمنہ کی سپرد کر آئین۔ واقدی اور نسب نامہ مین لکھا ہے کہ جب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کی عمر کو پہونچے ننھیال مدینہ کی ملاقات کی خواہش کی
بی بی آمنہ مع ام ایمن اور اونکی کنیزک کے حضرت کو واسطے زیارت ننھیال مدینہ لے
گئین۔ جب روانہ ہوئین راستہ مین ایک راہب ملا۔ جب اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً پشت مبارک سے کپڑا علیحدہ کر کے مہر نبوت کا معائنہ کر کے
بوسہ دیا۔ پھر کہا کہ اے عورت یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہے۔ اسکی پرورش اور حفاظت
عمدہ طور سے ہونی چاہئے۔ اور جب یہ دعوت اسلام کریگا اگر مین اوسوقت تک زندہ
رہا تو ضرور قبول کرونگا۔ اور اگر مر گیا تو میرا اسلام اونکو پہونچا دو۔ الغرض جب آمنہ
حضرت کو لیکر گھر آئین حضرت کے دادا عبد المطلب نے نہایت محبت سے حضرت کو اپنے
پاس رکھکر پرورش کیا۔ ثعلبی اور واقدی مین لکھا ہے کہ برابر علمای یہود اور بڑے بڑے
عالم اور اصحاب توریت وانجیل اکثر جمع ہوتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھکر اور مہر نبوت کا معائنہ کر کے بالاتفاق یہی کہتے تھے کہ یہ وہی پیغمبر ہے جسکے
نزول اجلال کی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے پہونچائی تھی اور نیز توریت وانجیل
اس خاتم النبیین کے اوصاف حمیدہ سے مالا مال ہے۔ واقدی مین لکھا ہے کہ جب آپ صلی
صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے ہوئے آپکے دادا عبد المطلب نے وفات پائی۔
مرتے وقت حضرت کو ابو طالب کی سپرد کیا۔ ابو طالب نے حضرت کو اپنے پاس رکھکر اونکی
حفاظت اور پرورش مین کماحقہ کوشش کی جب حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بارہ برس کے ہوئے ابوطالب آپکو اپنی ہمراہ ملک شام کی طرف لیگئے علماء یہود نے
(جو بڑی تیر) اس زمانے کے تھے حضرت رسول خدا صلعم کے اوصاف دیکھکر صاف کہدیا کہ
یہ پیغمبر آخر الزمان ہے یہ مضمون مصابیح اور مشارق مین مشرح لکہا ہے جب حضرت
بصرہ مین پہونچے بحیرا نام ایک راہب حضور سے ملاقی ہوا اور کہنے لگا کہ ای ابوطالب
یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہے اور رحمۃ للعالمین ہوگا جب حضرت کوہ عقبہ کی بلندی پر
پہونچے بحیرا نے بچشم خود دیکھا کہ ہر در و دیوار درخت پتھر حجر شجر پر ند حضرت کو سجدہ کرتے تھے
یہ بات سوای پیغمبرون کے اور کسی مین نہین ہوسکتی ہیں تمام قافلے کو جو ہمراہ حضرت کی تہا
دعوت ضیافت کی سب لوگ گئے اور کہانا کہانیکے واسطے ایک درخت کے نیچے جمع ہوئے تمام
جگہ سایہ دار گھر گئی حضرت قبلۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کیواسطے جگہ باقی نہ رہی آخر الامر
حضرت دہوپ مین بیٹھ گئے فورًا درخت کی شاخین ڈالیان گھوم گئین اور حضرت پر سایہ
کیا یہ حال دیکھتے ہی سب حاضرین اور بحیرا نے کہا انہ حبیب فیہ یا انہ نبی یہ شخص
پیغمبر آخر الزمان ہے اور بحیرا نے کہا کہ مدت سے مین اسکا منتظر تہا ای ابوطالب تم اس
فرزند ارجمند کی پرورش اچھی طرح سے کرنا تفسیر ثعلبی اور واقدی مین لکہا ہے کہ جب
سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی تجارت کی
غرض سے حضرت نے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مال مع غلام میسرہ کے حضرت کی ہمراہ
ملک شام کو روانہ کیا راستہ مین برابر وہ غلام دیکھتا جاتا تہا کہ بادل کا ٹکڑا حضور کے
سر مبارک پر سایہ کئے ہوئے جاتا تہا اور جس درخت اور پتھر جنگل پہاڑ پر آپ کا گذر ہوتا تہا
اوس سے آواز اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کی آتی تہی میسرہ غلام
اور دیگر مسافرون نے یہ معجزہ بچشم خود دیکھا جب سفر سے واپس ہوکر مکہ شریف مین آئے
میسرہ نے تمام حالات سایۂ ابر وسلام رسانی شجر و حجر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
بیان کئے بی بی خدیجہ نے نکاح اپنا حضور کے ساتھ کیا شرح اور ا د مین لکہا ہے کہ ہوی

خدیجہؓ کے شکم مبارک اور حضرتؐ کی پشت سے سات بچے پیدا ہوئے منجملہ اونکے تین صاحبزادے
مسمی قاسم اور طیب اور طاہر رضی اللہ عنہم اور چار صاحبزادیاں مسمی رقیہؓ اور زینبؓ
اور کلثومؓ اور فاطمہؓ رضی اللہ عنہا ہیں مقدسی میں لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے آٹھ صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں سات بیوی خدیجہؓ کے شکم مبارک سے
اور آٹھواں صاحبزادہ مسمی ابراہیم علیہ السلام ماریہ قبطیہ کے شکم اقدس سے یہ ابراہیمؑ
ایام طفلی میں انتقال فرما گئے تھے اسیطرح وہ تینوں برخورداران علیہ السلام عہد طفولیت
میں رحلت فرما ہوئے رقیہ اور ام کلثوم کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ
اور عتیبہ پسران ابولہب کے نکاح میں دیا تھا لیکن بعد اظہار نبوت تعصب کی وجہ سے شوہرونکی
طرف سے دونونکو طلاق دیدی گئی تب رسولخدا صلعم نے حضرت رقیہ کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح
میں دیا اونسے ایک بیٹا مسمی عبد اللہ بن عثمان پیدا ہوا اور سات برس کی عمر میں
وہ مر گیا وجہ موت کی یہ تھی کہ مرغ ماکیان نے اوسکی آنکھ میں اپنی منقار سے صدمہ پہونچایا
اوسکا زخم آنکھ میں سرایت کر گیا اس وجہ سے بحکم خدا قضا کی اور تیسری سال ہجرت
نبوی کے حضرت رقیہ نے وفات پائی بعدہ اوسی تیسری سال میں حضرت ام کلثوم عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں پانچ برس تک اونکے گھر میں بقید حیات رونق افروز
رہیں پھر رحلت فرمائی تیسری صاحبزادی مسمی زینب ابو العاص کے نکاح میں تھیں جب
جنگ بدر میں ابو العاص مشرکین کی ہمراہ گرفتار ہوے تو وہ اس شرط پر رہا کیے گئے کہ
حضرت زینب بنت رسولؐ کو وہ مدینہ میں پہونچادیں چنانچہ بموجب قرارداد اونہوں نے
مدینہ میں پہونچادیا اور نیز طلاق دیدی کچھ دنوں بعد ابو العاص برسم تجارت ملک شام
کو گئے راستہ میں رسول خدا صلعم سے ملاقات ہوئی حضرت نے معہ دیگر صحابہؓ اونکا تمام
مال واسباب لوٹ لیا وہ بھاگ کر مدینہ میں حضرت زینبؓ کے پاس آکر امن کے خواستگار
ہوے حضرت زینب نے اونکو امن دی پھر ابو العاص مسلمان ہو گئے حضرت زینب

اونکے نکاح مین دی گئین اور ایک بیٹا مسمی علی بن ابو العاص اونکے پیدا ہوا لیکن جب مدت معین کے بعد اوسکا دودہ چھوڑایا گیا تب وہ مرگیا پھر زینب کی ایک لڑکی مسماۃ امامہ پیدا ہوئی دسوین برس ہجرت کے زینب نے وفات پائی اور مسماۃ امامہ کو واسطے پرورش کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سپرد کیا آخر کا حضرت عثمان رضی کے عہد خلافت مین قاضی مدینہ مسمی مغیرہ نوفل سے امامہ کا نکاح ہوکر ایک بیٹا مسمی یحیی بن مغیرہ پیدا ہوا مگر وہ لاولد مرگیا لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا لکلم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تین بیٹے ایک حسن دوسرے حسین تیسرے محسن رضی اللہ عنہ اور دو بیٹیان ایک زینب دوسری ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین یہ دونون لڑکیان ایام طفلی مین وفات پا گئین اور محسن پیدا ہوتے ہی مرگئے تھے فقط دونون صاحبزادے امام حسن اور امام حسین بقاء نسل کا باعث ہوے امام حسن علیہ السلام معاویہ کے زمانہ مین رحلت فرما ہوے اور ایک بیٹا مسمی عبد اللہ حسین اپنے پیچھے چھوڑا جسکی نسل مبارک آجتک قائم ہے امام حسین علیہ السلام کو دشت کربلا مین شامیون نے شہید کیا حسین علیہ السلام کے کئی بیٹے تھے سب کربلا مین شہید ہوے فقط ایک بیٹا مسمی علی اصغر باقی رہا یعنی زین العابدین جسکی نسل آجتک ہے پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ بیٹی بیٹا ہوے جنمین سے فاطمہ زہرا بھی ان شمار مین تہین لیکن حضرت رسول خدا صلعم کی نسل فقط دو نواسون امام حسن وحسین علیہم السلام سے قائم ہے

## دوسری فصل مین بیان ہے شروع نزول وحی اور بیعت اصحاب کا

تفسیر سورۂ انعام مین کشاف اور واقدی اور ثعلبی مین لکہا ہے کہ حضور پرنور رسول خدا صلعم راستی اور پرہیزگاری زہد تقوی صدق خوشخوئی مہمان نوازی بیمارپرسی غریب نوازی دیانت داری خوش معاملگی حلم ضبط وصبر مین درمیان مکہ معظمہ کے مشہور ومعروف کیا

بلکہ مشغول تھی اخلاق جمیلہ اور صداقت و امانت میں تو یہانتک نامور تھے کہ اہل مکہ
آپکو محمد امین اور صدیق کہتے تھے اور دعا مانگتے وقت حضرت سے التماس فاتحہ کیا کرتے
حضور قبلہ عالم مستجاب الدعوات تھے مکہ والے آپکی تواضع عزت و حرمت کا پاس بجا
کرتے تھے جو حضرت فرماتے لوگ بجان و دل اوسکو بجالاتے کوئی شخص آپکی حکم سے
مخالفت نکرتا تھا چنانچہ مذکور جامع القصص اور واقدی میں ہے جب بناء خانہ کعبہ میں
حجر اسود کے اوٹھانے پر قبائل عرب میں اختلاف عظیم پڑا جسکے سبب سے جدال و قتال
کی نوبت پہونچی تب سبنے بالاتفاق رسول خدا صلعم کو حکم اور منصف قرار دیا اور کہدیا
کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرینگے ہم راضی ہوکر اوسکو قبول کرینگے چنانچہ یہ قصہ
انشاء اللہ فصل بناء خانہ کعبہ میں مفصل بیان کرینگے مصابیح میں لکھا ہے کہ سید المرسلین
علیہ السلام ہمیشہ غار حرا میں معتکف رہا کرتے تھے آخر الامر یہ نوبت پہونچی کہ رات دن
غار حرا میں رہنے لگے رات کے وقت گھر آتے اور کچھ توشہ ہمراہ لیکر پھر وہیں چلے جاتے اور
دنیا و صحبت اہل دنیا سے جدا رہتے تھے واقدی میں لکھا ہے کہ تمام عمر حضور سے کوئی گناہ
سرزد نہیں ہوا نہ صغیرہ کیا نہ کبیرہ کیا اور اگرچہ شعر اشعاری اوس وقت میں حلال تھی مگر حق تعالے
نے حضرت کو قطعی شعر اشعاری سے محفوظ رکھا اور اہل عرب اوس زمانہ جاہلیت میں لات
و عزا کو پوجتے تھے مگر حضرت کو ہمیشہ لات و عزا کے نام سے نفرت تھی کسیکی مجال نہ تھی
جو حضرت کے سامنے لات و عزا کا نام لیتا اور نہ کبھی حضور نے لات و عزا کی طرف نظر اوٹھا
کے دیکھا بلکہ آپ اونکے دشمن تھے واقدی اور مصابیح میں لکھا ہے کہ جب زمانہ نزول وحی کا قریب
ہوا تو سب سے پہلے یہ آثار ظاہر ہوے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی اور کوچہ
و در و دیوار کی طرف گذر فرماتے تھے یکلخت یہ آواز اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ کی آتی تھی ایکدن حضرت نے افق آسمان پر ایک فرشتہ اس ہیئت سے
بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ ایک پانو اپنا دوسرے پانوں پر رکھے ہوئے کھڑا ہے اوسنے حضرت سے باواز

بلند کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کا رسول ہے اور میں جبرئیل ہوں تب حضرت نے
آسمان کی جس سمت پر نظر کی ہر طرف وہی فرشتہ نظر آیا آخر الامر حضرت گھبرا کے اور بی بی
خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرا بیان کیا اونہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس معاملہ کی خبر کسی کو نہ کرو حضرت نے فرمایا کہ میرا دل پر خوف اور غم ہوتا ہے بی بی
نے فرمایا کہ ہرگز غمگین نہ ہوجئے اس واسطے کہ آپ میں وہ اخلاق کریمہ جمع ہیں جو ہرگز آپکو
کبھی ملول و محزون نہونے دینگے آپ راستبازی صداقت شعار ہیں غریب نوازی نان دہی
باکسی مہربان اعانت مظلومان وضعیفان الناس عظیم الشان میں یہ تمہاری بات کیا
اوٹھکر بی بی گئیں اور ورقہ بن نوفل اور عداس کے پاس گئیں یہ دونوں شخص زمانہ کے
میں نامی گرامی تھے نوفل بی بی خدیجہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت خدیجہ نے دونوں
دریافت کیا کہ جبرئیل کسکو کہتے ہیں اوس وقت تک شہر مکہ میں کوئی شخص جبرئیل علیہ
صلوٰۃ اللہ علیہ کو نہیں جانتا تھا نہ کوئی نام سنتے وقت تھا اور دونوں عالموں نے بے شکر
کہا کہ اس ولایت میں بت پرست لوگ رہتے ہیں تو نے جبرئیل کا نام کہاں اور کس سے سنا
جبرئیل کو ناموس اکبر بھی کہتے ہیں وہ خدا کے اور پیغمبروں کے درمیان ایلچی ہے تب خدیجہ نے
کہا کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا دیکھا ہے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اے خدیجہ
تجکو بڑی بھاری خوشخبری ہوجیو کہ اب محمد پیغمبر آخر الزمان ہو گئے تم کہو کہ ہرگز ملول و متفکر
نہوویں بلکہ خوش و خرم رہیں کہ یہ بات اونکی نبوت کی گویا ابتدا ہے اے کاش جب محمد صلعم
اظہار نبوت کرینگے میں اوس وقت تک زندہ رہوں اور یہ نصیب ہوا اونکی مدد اور حمایت کروں
یہ خبر پاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سید المرسلین علیہ السلام کو خوشخبری نبوت کی سنائی تب
حضرت صلعم منتظر وقت عنایات الہی کے ہوئے ستاویں تاریخ رمضان المبارک کی چالیس برس
کی عمر میں اور بقولے اکتالیس برس کی عمر ہونے پر حضرت سلطان دوجہان پر وحی الہی
نازل ہوئی مصابیح اور واقدی میں لکھا ہے کہ غار حرا میں ایک شخص آیا اور سید المرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا گلا اور حلق دبایا شدت کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جواب دیا کہ اب یہ شخص مجھکو جان سے ہلاک کرتا ہے لیکن اس حلق دبوچنے والے
نے کہا اقرأ یعنی پڑھ اے محمد صلعم حضور سید المرسلین نے جواب دیا ما انا بقارئ
ہم پڑھے ہوئے نہیں پھر اس شخص نے حضرت کو دوبارہ او سیدھ دبایا اور کہا اقرأ
یعنی پڑھ مگر سید المرسلین علیہ السلام نے پھر وہی جواب دیا ما انا بقارئ ہم تو پڑھے ہوئے
نہیں ہیں اور اس شخص نے تیسری مرتبہ دبایا اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان
ما لم یعلم پس ان کلمات پر پہنچکر کلام ختم کیا اور یہ کلمات علیہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دریا مخاطر میں منقوش بالنقش کالحجر ہوگئے یہی
وحی سب سے پہلے نازل ہوئی تھی لیکن اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دوسرے
خیال میں پڑ گئے کہ میں شاید شاعر یا کاہن ہونیوالا ہوں اس خیال سے یہ قصد کیا کہ پہاڑ
پر چڑھکر اپنے آپکو زمین پر ڈالدیں تاکہ کاہن اور شاعر ہونے سے نجات ملے اس خیال کا
عزم بالجزم دل میں ٹھان کر پہاڑ پر ہو چلے نصف راہ بلندی پر پہنچے ہونگے کہ پھر وہی شخص
نظر آیا اور کھڑے ہوئے یہ کہتا تھا کہ یا محمد انت رسول اللہ وانا جبرئیل
یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کا رسول ہے اور میں جبرئیل فرشتہ ہوں حضرت نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام کو نہایت حسین وجمیل زیبا وشکیل صورت میں اس طرح پر معائنہ فرمایا کہ ایک
پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے ہوئے کھڑے ہیں چنانچہ اس روز تمام دن جناب محبوب خدا
صلعم جبرئیل علیہ السلام کی صورت کا تماشا کھڑے دیکھتے رہے اور جوں جوں نظر کرتے تھے
دلمیں ایک قسم کی راحت پاتے تھے جب رات ہوگئی حضرت جبرئیل صلوات اللہ علیہ غائب
ہوگئے جناب سید المرسلین علیہ السلام واپس ہوکر اپنے گھر میں تشریف لائے اور بیہوش
ہوکر پڑ گئے۔ رسالہ عمری میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے یہ تمام احوال حضرت بی بی خدیجہ

عنہا سے بیان کیا اونہون نے حضرت کے دل کو ڈھارس اور تسلی دی کر ورقہ بن نوفل
اور عداس کے پاس جاکر تمام قصہ حضرت کا بیان کیا اونہون نے کہا کہ خدیجہ تجھکو مبارک
ہو کہ تیرا خصم اوہ پیغمبر آخر الزمان ہوا اب تو اسطرح اسکی رسالت و نبوت کا امتحان کر کہ
کہ جسوقت محمد صلعم اس شخص کی صورت کو معائنہ فرماوین تو فوراً اپنے سر سے اوڑہنی جدا
کر یا اور سر ننگا کر لینا اگر اسوجہ سے وہ شخص غائب اور گم ہوجاوے تو یقین جان لے کہ یہ
بالتحقیق وہ شخص جبرئیل ہے خدیجہؓ نے ایسا ہی کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا یا حضرت اگر اس شخص غیبی کو آپ اب کہین دیکھین مجھے فوراً خبر کرین حضرت
رسول خدا نے فرمایا خدیجہ وہ دیکھ گھر کے اوس گوشہ مین وہی شخص کھڑا ہے خدیجہ
رضی اللہ عنہا نے کہا اے رسول خدا دوسری طرف جاؤ اور دیکھو کہ اب کیا معلوم
ہوتا ہے حضرت وہان سے علیحدہ ہو کر دوسری طرف جا کھڑے ہوئے تب خدیجہ نے کہا اب
کیا معلوم ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسطرف جاتا ہون وہ شخص سامنے
موجود ہے تب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سر ننگا کر لیا حضرت نے فرمایا اے خدیجہ
اب وہ شخص غائب ہوگیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پھر وہ غائب ہوگیا پھر سہ بارہ ایسا ہی
کیا پھر وہ غائب ہوگیا۔ جب سر ڈھانپ لیتی تہین تب وہ شخص حاضر ہوجاتا تہا اور جب
کہول دیتی تہین پھر غائب ہوجاتا تھا اوسوقت باطمینان کامل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
نے کہا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مبارک ہو اور خوشخبری ہو جیو کہ تم اس
امت کے پیغمبر ہوگئے کیونکہ اگر یہ شخص غیبی کوئی دیو ہوتا تو میرے سر ننگا ہونے کا اسکو
کچھ شرم و لحاظ نہوتا چونکہ یہ ناموس اکبر جبرئیل امین ہے لہذا پیغمبر کی زوجہ ام المومنین کے
سر ننگا دیکھنے کی اوسکو تاب و مجال نہین ہے شرم و لحاظ سے غائب ہوجاتا ہے واقدی
مین لکھا ہے کہ طواف کعبہ مین حضرت مشغول تھے وہان ورقہ نوفل سے ملاقات ہوئی
ورقہ نوفل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو کیا کیا نظر آتا ہے۔ حضرت نے جو کچھ دیکھا تھا

بیان فرمایا ورقہ نے تبسم کرکے کہا کہ اے محمد صلعم تم اس امت کے پیغمبر آخرالزمان ہو
شک نہیں کے توریت مین لکھا ہے بھی دیکھا ہے کہ تمکو اہل قریش بہت ایذا و تکلیف پہونچاوینگے
یہانتک کہ مکہ شریف سے نکال دینگے اور جنگ و جدال حرب و قتال تمہارے درمیان واقع ہوگا
لیکن بالآخر تم فتحیاب اور کامیاب ہوگے اور اکثر مشرکین تمہارے مطیع اور فرمانبردار
ہوجاینگے اکثر لقمہ تیغ بیدریغ کا ہونگے اگر اوس وقت تک مین زندہ رہا تو انشاء اللہ
تعالے تمہاری ہمراہ ہوکر جہاد کرونگا اور تمہاری فتحیابی کے واسطے بہت کوشش کرونگا
بعدہ سید المرسلین علیہ السلام کے سر مبارک پر ورقہ نوفل نے بوسہ دیکر کہا کہ اے محبوب
خدا کے منتظر و مستبشر رہو اور اس غیبی صورت سے خوف نکرو کہ یہ جبرئیل امین ہین اور
تمہاری پیغمبری کی خبر تمکو دیتے ہیں پھر چند روز تک یہ سلسلہ بند رہا بقول بعضے تین
روز تک جبرئیل حضرت کو نظر نہ آئے اس درمیان مین حضرت صلعم کے دل اقدس مین اتنی
فکر و قلق عظیم واقع ہوا ہر وقت مغموم و محزون رہنے لگے۔ مصابیح مین لکھا ہے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر غمناک ہوئے کہ ہر بار پہاڑ پر اپنے کو نیچے گراکر
ہلاک کرنے کے قصد پر جاتے لیکن جب پہاڑ کے پاس پہونچتے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتے
کہ وہ یہ کہتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (یا محمد انک لرسول اللہ حقا)
یعنی اے محمد صلعم تو بالتحقیق اللہ کا رسول برحق ہے اس بات سے آپکے دل کو تسکین
ہوجاتی تھی القصہ ایکروز اسی ہلاکت کے قصد سے آپ پہاڑ پر چڑھ گئے جب درمیان بلندی
کوہ کے پہونچے آسمان سے ایک آواز سنی اس آواز کو سنکر حضور بیہوش ہوگئے جب
تھوڑی دیر کے بعد ہوش مین آئے مہتر جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک کرسی پر مربع بیٹھے
ہوئے دیکھا وہ کرسی درمیان آسمان و زمین کے ادہر مین نظر آئی جبرئیل امین کہتے تھے
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہان جاتے ہو تم تو خدا کے رسول برحق ہو اور مین جبرئیل
ہون سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کے سننے سے تسکین حاصل ہوئی

وہان سے جلدی جلدی اپنے گہر آئے اور فرمایا (زملونی) یعنی مجہے کملی اوڑہا
دو گہر والون نے فورا حضور پر کملی اوڑہا دی اور آپ کملی کے اندر چہپ رہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر تہرتہری چڑہ رہی تہی بعد اس کے وہ کرسی جبرئیل
علیہ السلام کے اوپر سے نیچے اترنی شروع ہوئی اور سیدہی حضرت رسول خدا صلعم کے گہر تک
آگئی جبرئیل کرسی پر سے اُترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین حضرت
کے پاس آکر آپکا نام مبارک یعنی وہ کملی آپکے جسم اطہر سے کہینچ کے کہنے لگے یا ایہا المدثر قم
فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر یعنی اے لحاف مین لپٹے
ہوئے اٹھ کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی کو چہوڑ دے الآیۃ
پس جناب سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام قوی دل ہو کر اٹھ کہڑے ہوئے
رسالہ جوہری مین لکہا ہے کہ بعد جبرئیل نے مصافحہ کیا اور آپس مین دونون بغلگیر ہوکر خوب
ملے پہر جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا سید المرسلین مجہے آپ کیا خوف کہاتے ہین کیا آپ یہ
نہین جانتے کہ مین اللہ کا قاصد اور ایلچی ہون درمیان پیغمبرون کے اور اسکے اور مین
پیغمبرون کے بات کسی دوسرے شخص سے نہین کہہ سکتا اب میری آپ سے ایک حاجت
اور التجا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے آپکو فضل و کرم سے بجہہ سرفرازی بخشی اور حضور کو پیغمبر
آخر الزمان کیا تمہاری محبت کے سبب سے زمین و آسمان کو پیدا کیا چاند سورج فلک ملک
تمہاری وجہ سے عالم ظہور مین آئے ہنوز آپکا وجود سراپا جود ملک عدم مین جلوہ فرما تہا کہ ہم
سب فرشتے بحکم خدا جل ذکرہ آپ پر درود بہیجتے تہے اور آپکی امت کی بخشش و مغفرت
خدائے غفور الرحیم سے طلب کرتے ہین اے سید کون و مکان اسقدر حقوق ہمارے آپکے
اوپر ہین اس لئے آپکو بہی لازم ہے کہ ہمارے حقوق خدمت دیرینہ پر نظر فرماکر ہماری التجا کو درجہ
قبول سے مشرف فرمائے وہ التجا یہ ہے کہ جب قیامت کے دن عرصہ عرصات مین اللہ
جل شانہ آپکے واسطے اذن شفاعت و یکر فرمادیگا کہ اے محمد مین نے اپنی رحمت کا

اظہار تیری محبت کی وجہ سے کیا آج تیری شفاعت کے سبب سے مخلوق کثیر کو انواع
انواع رحمت سے اپنی سرفرازی بخشونگا۔ تو اب ایسے مبارک وقت مین ہرگز ہرگز مجھکو
بھول نہ جانا مین بلکہ اوس وقت مجھے یاد فرمانا کہ میرے حق مین اللہ جلشانہ سے کمال استدعائی
الٰہی کی درخواست فرمائیگا یعنی احمد واقدی مین لکھا ہے کہ شیاطین ابلیس لعین کے
گرداگرد جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ دنیا مین کوئی چیز ایسی عجیب و غریب پیدا ہوئی ہے
جو ہمارے زوال کا باعث لڑائی ہے قبل ازین ہم آسمان پر جاکر استراق سمع کر لیا کرتے
تھے مگر اب ہم ہر چند قصد آسمان پر چڑھنے کا کرتے ہین لیکن نہین چڑھ سکتے شہاب ہمارا پیچھا
کرتا ہے اور ہم منہ کے بل گر پڑتے ہین یہ سنکر ابلیس لعین اوچھل پڑا اور کہا کہ شاید محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوکر خلعت رسالت سے سرفراز ہوا یہ کہکر شیطان اسی جستجو مین
بھاگا اور دریافت حال کیواسطے بوقبیس پہاڑ پر آیا کیا دیکھتا ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
جناب محمد عربی صلعم موضع بطن نخلہ مین قران شریف پڑھتے ہین جب کسیقدر اور نزدیک
پہونچا تو دیکھا کہ حضرت مہتر جبریل صلوات اللہ علیہ ایک آیت قران کی لائے ہین یہ عجیب
نشانیان قدرت کی دیکھکر شیطان بھاگا اور شیاطین کے پاس پہونچکر کہنے لگا کہ احمد صلی اللہ
علیہ وسلم امت پر رسول ہوگیا اور جبریل اسکی ہمراہ ہے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ جب شہاب
آسمان سے چھوٹتا تھا تو یہ علامت اس بات کی ہوتی تھی کہ کوئی پیغمبر پیدا ہوا پس جب
نوبت حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی اور شہاب آسمان پر نمودار ہوا اہل قریش نے کہا
اب قیامت آگئی عالم فنا ہو جاویگا۔ عبد اللہ ولید نے کہا کہ یہ بات نہین ہے بلکہ یہ
بات ہے کہ کوئی نبی پیغمبر خدا ہونیوالا ہے اسی درمیان گفتگو کے وہان ابو سفیان آیا اور
کہنے لگا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب نے دعوی پیغمبری کا کیا ہے تب عبد اللہ ولید نے
کہا کہ دراصل سبب نظر آجانے شہاب کا یہی تھا جو معلوم ہوا۔ رسالہ عمیری مین لکھا ہے
کہ سن [illegible] ایک روز جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام جبل الصفہ پر بیٹھے تھے صفہ

یہ مشہور ہوا ہے کہ مکہ معظمہ مین) کہ اسی اثناء مین مہتر جبریل صلواۃ اللہ علیہ نے ایک بساط
مکلل و مرصع یعنی ایک بچھونا بیش بہا قیمتی جڑاؤ وہان لاکر بچھا دیا اور ایک مقام پر اپنے پانو
کی ایڑہ مارکر زمین سے پانی نکالا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھلایا
اور دو رکعت نماز مستقبل حجر اسود طرف کعبہ کے معہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی ادا کی واپس گئے رسول خدا صلعم خوش و خرم اپنے گھر آئے اور ام المومنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا سے تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ آج کے دن جبریل امین نے مجھے نماز
اور وضو کی تعلیم کی اور میرے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی یہ سنکر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
کہا کہ آج وہ مقام مجھے بھی دکھلاؤ حضرت سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام بیوی خدیجہ کو اس
چشمہ پر لائے اور وضو سکھلاکر دو رکعت نماز پڑھائی اس سے پہلے اُس مقام پر کوئی چشمہ
پانی کا نہ تھا تب اوسی روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لاکر مسلمان ہوگئین چند روز تک
رسول خدا اور بیوی خدیجہ دونو نماز چھپ کر ادا کرتے تھے لیکن ایک دن یہ معاملہ زید حارث
نے بھی دیکھ پایا وہ بھی حضرت پر ایمان لائے اور اسیطرح نماز ادا کرنے لگے قصص واقدی
مین لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے گھر مین
آئے حضرت کو نماز مین دیکھا دریافت کیا یہ کیا کرتے ہو سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ
یہ امر دین ہے جسکو اللہ جل شانہ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے اُسکی اشاعت کیواسطے پیغمبر
مقرر کیا ہے مین تجھے بھی اسلام کی دعوت کرتا ہون قبول کر لات و عزا سے بیزار ہوکر سوائے
خدائے واحد لاشریک کے کسی کی پرستش نکر اللہ پر ایمان لاؤ سید المرسلین علیہ السلام نے
ابتک یہ نئے دین کی خبر اپنے چچا ابوطالب کو نہین کی تھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے
بجواب سوال رسول خدا کے عرض کیا کہ مین اس امر مین اپنے والد سے مشورہ کرلون۔
سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم اسوقت دین اسلام کو قبول نہین کرتے
ہو تو اس بھید کو کسی شخص پر نہ کھولیو۔ دوسرے روز حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ

حضرت پر ایمان لائے لیکن اپنے باپ ابوطالب کو اسکی خبر کی تھوڑے دنون بعد
سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز چاشت علانیہ نزدیک خانہ کعبہ کی ادا کی
ایک روز ابوطالب نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر مین دریافت کیا کہ وہ کہان ہے حضرت
علی کی والدہ نے جواب دیا کہ وہ اکثر محمد صلعم کی صحبت مین رہتا ہے ابوطالب حضرت علی
کی تلاش مین باہر نکلے جناب رسول خدا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور امیر المومنین علی
حضرت کی حفاظت و دیدہ بانی کر رہے تھے یہ معاملہ دیکھکر ابوطالب وہان آنے سے
اسواسطے پشیمان ہوئے کہ گویا وہ بموقع آکر اونکے امورات مخفیہ کے مخل ہوئے مگر چونکہ
قریب آچکے تھے لہذا آگے بڑھے اور کہا کہ اے محمد سالہا سال سے مین تو تیری نبوت
و رسالت کا منتظر ہی تھا تب مجھسے کیا چھپاتا ہے مین تیرا حال خوب جانتا ہون تو پیغمبر
آخر الزمان ہے اب تو مجھسے اپنے دین کا حال تو بیان کر کہ کیا دین ہے حضرت رسول خدا
نے فرمایا کہ یہ دین اسلام ہے جسکو اللہ جلشانہ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے پیغمبر اپنا کیا
ہے اور حکم الہی ہے کہ مین مخلوق کو اس دین اسلام کی دعوت کرون اے مشفق و مہربان
چچا مین تمکو بھی اس دین اسلام کی دعوت کرتا ہون ابوطالب نے کہا اے بھتیجے تیری
دعوت کا قبول کرنا میری قسمت مین نہین ہے اگر مین اسلام لاؤنگا تو قریش مجھے طعن کرینگے
لیکن تو بھی بفراغ خاطر اس دین اسلام کی اشاعت مین کماحقہ کوشش کر اور خلق خدا
کو دعوت اسلام سے مشرف فرما اور کسی قسم کا غم و اندیشہ ہرگز اپنے دل مین نہ لا جبتک
میرے دم مین دم ہے اور مین زندہ ہون ہرگز تیرا بال بیکا نہو سکیگا اور ہر طرح سے
تیرا مددگار اور حامی رہونگا تو آج سے میری اس بات کو خوب یاد رکھ لے کہ تیرا دین تمام
دینون پر غالب آویگا اور عبدالمطلب کی خواب بالتحقیق ظہور کریگی - پھر حضرت علی سے
مخاطب ہوکر کہا کہ اے علی بخوشی مین تجھے اجازت دیتا ہون کہ تو اپنے عم زادہ کا دین
قبول کرلے وہ پیغمبر برحق ہے مین مدت سے اسکو اور اسکی حقیقت کو جانتا ہون

وہ بالیقین پیغمبر آخرالزمان ہے۔ امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے پدر بزرگوار مجھے تو یہ دین قبول کئے ہوئے مدت گذر گئی میں تصدیق دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہون۔ یہ سنکر ابوطالب نے کہا مرحبا اے جان پدر یہ تو نے خوب کیا لیکن اپنی ذات سے بضرورت مجبور ہون۔ (اختارت النار علی العار) میں نے ننگ و ناموس دنیا کو اختیار کیا اور عذاب دوزخ کے مقابلہ عار دنیا کی کچھ پروا نہین بعد اسکے سیدالمرسلین علیہ السلام قوی دل ہوے ابوطالب اپنے گھر چلے گئے حضرت علی کی والدہ نے ابوطالب سے دریافت کیا کہ محمد اور علی کس حال میں ہیں ابوطالب نے کہا کہ خیریت ہے تم خاموش رہو جو کچھ حال ہوگا وہ سب ظاہر ہوجاویگا (اول من آمن بی وصلی علی من الصبیان علی) اول جو شخص ایمان لایا ساتھ میرے بچوں میں سے اور درود پڑھا اوپر میرے وہ علی ہے۔ القصہ روز بروز اسلام کی ترقی شروع ہوئی اور رسول اللہ کی رسالت اور ابوطالب کی حمایت کا شہرہ قریش میں دور تک پہونچا دفعۃً اہل قریش سب برہم ہوگئے اور عداوت و کینہ کی بنیاد دلون مین پڑی اور بڑے طیش و غضب میں آکر سرکش و مغرور قریش کہنے لگے کہ اگر اللہ جلشانہ کو قریش میں ہی پیغمبر مبعوث کرنا ہوتا تو باوجود موجودگی ایسے ایسے علماء جلیل القدر اور روسائے عظام کے ہوتے ہوئے کیا محمد ہی رسالت کے واسطے رہگیا تھا۔ رسول ہوتے تو یہ لوگ ہوتے نہ کہ محمد جو یتیم و غریب ہے اور باایںہمہ اُمّی تفسیر ابوالیث سورۂ کہف کے بیان میں مرقوم ہے اور نیز دیگر تفاسیر میں بھی یہی مذکور ہے کہ بڑے بڑے روسائے عرب ایک جگہہ پر جمع ہوئے اور آپسمین متعلق رسالت محمدی کے مشورہ کیا۔ ابن حنظلہ یعنی ابوجہل ابوالبختر ولید مغیرہ اور دیگر امراے جلیل القدر نے بالاتفاق چند دانشمندان عاقبت اندیش کو مدینہ میں علماء یہود کے پاس بھیجا۔ یہ علما توریت اور انجیل کے بڑے عالم و واقف تھے اور رسول خدا کا نام اور کنیت اور حلیہ اور طریق

اور سب مفصل لکھ کر قاصدون کے حوالہ کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ شخص محمد دعوی پیغمبری کا کرتا ہے آپ
لوگ توریت کی طرف رجوع کریں اور یہ سمجھیں کہ صفات و علامات پیغمبر آخرالزمان کی کیا ہین۔
چنانچہ حسب المنشاء اہل ترسیس علمار مدینہ نے توریت و انجیل سے مطالب مذکور الصدر کو تحقیق
کیا تو فی الواقع وہ تمام نشانیان حضرت رسول خدا مین موجود تھین اور یہی وقت ٹھیک بعثت کا
نکلا اور مکہ شریف مین ہی مبعوث ہونا ثابت ہوا تب علمار مذکورین نے کہلا بھیجا کہ اے اہل
قریش تم اُس رسول کو اس علامت سے پہچان لو کہ اُس سے اول قصہ اصحاب کہف کا دوسرے
قصہ ذو القرنین کا تیسرے ماہیت روح کے متعلق سوال کرو اگر تینون سوالون کا جواب کافی
و وافی دے تب تو جان لینا کہ وہ ہرگز محمد پیغمبر آخرالزمان نہین بلکہ مصنوعی شخص ہے اور اگر دو
باتون کا جواب مفصل بیان کرے اور تیسرے بات یعنی ماہیت روح کو بیان نہ کرے تو
تحقیق جان لیو کہ وہ پیغمبر برحق وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو خاتم النبین ہونے والا ہے
غرضکہ اہل قریش نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تینون سوال کئے حضرت نے علم
سے دونون قصون حال مفصل بیان فرمایا اور ماہیت روح کے جواب میں ارشاد کیا کہ ماہیت
روح کے سوائے خدائے عزوجل کے کوئی نہین جانتا یہ تقریر سنکر قریش آپسمین ایک دوسرے
کا مونھ دیکھنے لگے۔ امام ناصر غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر مین اس آیت (الذین
یتبعون الرسول الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل)
کی تفسیر مین لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے یہود و نصاریٰ کے پاس
بھیجا اور یہ دریافت کرایا کہ توریت اور انجیل مین جناب پیغمبر آخرالزمان کی صفت اور علامت کیا
ہے اونہون نے توریت اور انجیل کھول کر دیکھی اور کہا کہ اے عمر توریت مین یہ لکھا ہے کہ آخر
زمانہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جسکا نام احمد ہوگا اور انجیل مین یہ لکھا ہے کہ نام اُس پیغمبر کا فارقلیط
ہوگا۔ سریانی زبان مین جسکا ترجمہ محمد ہے وہ پیغمبر حضرت اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ
علیہ کی اولاد مین خاتم النبین ہوگا مکہ مین پیدا ہوگا اور طیبہ اور یثرب یعنی مدینہ منورہ مین ہجرت
کرکے آویگا وہ اگرچہ امی یعنی بے پڑھا ہوگا لیکن کلام الٰہی اُسکی زبان پر حفظ ہوگا اور اُسکی بات
بات جزو کل سراپا وحی ہوگی کوئی حرف بغیر وحی اُسکے مونھ سے نہ نکلے گا اور ملک اور سلطنت
اُس کی سرزمین شام اور ملک عرب مین ہوگی اُس کے پاس کچھ ساز و سامان نہ ہوگا جبریل امین

اسکا یار ہوگا اور ازار نیم ساق تک پہنے گا یعنی پائنچے اُسکے ٹخنون سے اونچے ہونگے نہ
لمبا ہوگا نہ ٹھگنا ہوگا بلکہ درمیانی قد ہوگا۔ اُسکی آنکھون مین سُرخی ہوگی درمیان دو شانہ اُسکے
مہر نبوت ہوگی نہایت قلیل معاش پہ بسر کریگا۔ یہ پیغمبر عربی ہوگا مخلوق الٰہی کو دین اسلام
کی دعوت کریگا اور سنت ابراہیم پہ چلیگا اگلی پچھلی خبرین بیان کریگا امر بمعروف و نہی منکر کی تعلیم
دیگا۔ سخت خو درشت گفتگو مغلوب الغضب نہوگا۔ بدی کا بدلہ بدی سے نکریگا بلکہ بدی کرنیوالے
کے ساتھ نیکی کریگا۔ خطاوار کی خطا سے درگذر فرماے گا۔ قصوروار کا قصور معاف کریگا۔ امت
مرحومہ اُسکی معظم ترین امم ہوگی۔ ہر وقت اللہ کی حمد و ثنا کریگا۔ وضو کرکے نماز پڑھا کرینگے اُسکے
نمازیون کی صف بندی نماز مین ایسی ہوگی جیسے ہنگام جدال و قتال غازیون کی صف بندی
ہوتی ہے (کلمہ لا الہ الا اللہ) اسی پیغمبر کی زبان دلنشین سے کہلاویگا کہ دلون کے قفل جو لگے ہونگے
اور اندہی چشم غفلت اور بہرون کے کانون تک اسکی آواز پہونچیگی خود بخود کہل جاینگے اور جہاد کے وقت اسکے
یار و مددگار مثل شیر غران حملہ آور ہونگے انکے رعب و ہیبت سے انکے حریف کی راہ تاکنے والے دشمن
دین کا دل خوف سے تہرائیگا وہ اصحاب اُسکے رات کے وقت عبادت و پرہیزگاری مین مشغول
ہونگے۔ یہ پیغمبر اپنی قوم کے ہاتھون سے بڑی بڑی سختیان اُٹھا دیگا۔ سخت سخت صدمہ پر صبر کا
حلم اور نرمی اختیار فرماے گا کفر کی آگ کے شعلون کو آب تیغ سے بجھا دیگا اور بنفس نفیس خود جہاد
و قتال کریگا اوائل غزوات مین کبھی غالب ہوگا کبھی مغلوب ہوگا کبھی فتحیاب ہوگا کبھی شکست کہایگا
آخر الامر تمام عالم پر غالب آئیگا خانہ کعبہ کو بتون کی نجاست سے پاک کریگا۔ دین اُسکا تمام اطراف
عالم مین پہیل جائیگا اور قیام قیامت تک دین اسکا قایم و باقی رہیگا اور جبتک کہ دین اُسکا مکمل ہوکر
جبکہ تمام ادیان باطلہ اور ملل سابقہ کو بالکلیہ منسوخ و محو کرکے ملت مستقیم پہ استقامت کریگا
تب تک وہ عزیز الوجود پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرمایگا۔ اگر یہی عدیم المثال مبارک خصال پیغمبر
قوم نوح پر مبعوث ہوتا تو ہرگز ہرگز وہ قوم غرقاب ہوتی کبھی اُس قوم پر طوفان نہ آتا اور اگر قوم
عاد پر یہ پیغمبر مبعوث ہوتا تو وہ قوم بھی عذاب الٰہی سے امن مین رہتی اسواسطے کہ اسکا حلم اور شان ضبط
و صبر اس درجہ تہی کہ نرم خوی سے اُن کافر قومون کو بتدریج یہ راہ راست پہ لے آتا نہ اُن کے
حق مین کوئی بددعا فرماتا جو وہ مورد عذاب ہوتے۔ سبحان اللہ کیا شان رسول عربی ہے۔ الغرض
جب امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فضائل محمد عربی ہاشمی و مطلبی صلعم کی آپ کے

کافرون علما سے یہود و نصاریٰ کے ... سے سنی کہ میں واپس آ کر اہل مکہ کو ان حالات پر مطلع کیا
واقدی میں لکھا ہے کہ جو حالات مذکورۃ العنصر سنکر تمام مکہ والے بالاتفاق کہنے لگے کہ بیشک
تحقیق میں آخر تصدیق ہو گئی لیکن یہ جو ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے اوپر سردار اور بادشاہ
ہے اور ہم اسکی اطاعت کریں یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا - ان غافلون کو یہ خبر نہ تھی کہ یہی محمد صلعم
عرب کیا بلکہ تمام عالم کے سردار ہونیوالے ہیں - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معظم ترین اہل
قریش تھے تو انہوں نے کہا کہ میں محمد کے گھر کی طرف جاکر دیکھوں وہ اسکی حالات کی
تحقیقات کرونگا کہ وہ کس حال اور کس خیال میں ہے کیا کرتا ہے کیا کہتا ہے - چنانچہ جس وقت
ابوبکر صدیق رسول خدا کے گھر میں آئے حسب اتفاق اسیوقت سید المرسلین علیہ السلام اپنے
گھر سے باہر نکلے تھے کہ ابوبکر سے ملاقات ہوئی - دیکھتے ہی رسول خدا صلعم نے فرمایا اے
ابوبکر ایمان لاؤ سنتے ہی ابوبکر صدیق ایمان لائے اور فی الفور کہا (لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد
رسول اللہ) یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور اسے محمد صلعم تو بیشک اللہ
کا رسول ہے - جب ابوبکر نے یہ کہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ مبارک چومے
اور [illegible] بھی ابوبکر کو بغلگیر کیا اور یہ سب ایک روایت ہے جو رسالہ [illegible] میں لکھی ہے
حضرت ابوبکر کا اسلام لانا [illegible] سے اول [illegible] کیا ہے کہ [illegible] وحی کے نازل ہونے
پر ایمان لائے - [illegible] قریش سے ابوبکر [illegible] مسلمان ہوکر اپنے گھر پہونچے تو
تمام اہل و عیال [illegible] کو دعوت اسلام کی [illegible] تمام گھر والے مسلمان ہوگئے
جب قریش [illegible] ابوبکر [illegible] اور یہ قصہ اونکو معلوم ہوا کہنے لگے یا ابوبکر تم بہت اچھی
تحقیقات کے واسطے محمد کے گھر گئے تھے کہ خود بھی [illegible] آئے ابوبکر نے کہا یا معاشر قریش
([illegible] اللہ ما [illegible] لکذب)
دیکھا میں نے ایسا موقعہ [illegible] اسکا [illegible] پیغمبرون کے انوار پر قسم اللہ کی
یہ موقعہ جھوٹا نہیں ہے - اہل قریش نے کہا کہ یہ بات [illegible] معلوم ہوتی جو اسی طرح محمد
کا کام [illegible] ترقی پر ہو اور ہم لوگ تماشہ دیکھتے رہیں یہ ہونا چاہیے کہ اس بات
امر کے منع کرنے میں [illegible] کوشش [illegible] کرنا چاہیے - سب سے اول ابن حنظلہ
یعنی ابوجہل [illegible] بزرگان عرب [illegible] رسول [illegible] اور بڑی سرگرمی سے

خصومت و مخالفت پر کمر باندہی ۔ قصص واقدی مین لکھا ہے کہ دوسری مرتبہ سعد بن وقاص
رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور اُن کے بعد دوسرے روز خالد سعید رضی اللہ عنہ ایمان لائے پھر
دوسرے روز اُن کے بعد عثمان و طلحہ ایمان لائے ۔ یہ دونون تجارت کیواسطے ملک شام مین
گئے تھے راستہ مین اوہنون نے یہ سنا کہ اس مہینہ مین وہی پیغمبر آخرالزمان مبعوث ہوگا جس کے
خروج کی خبر مطہر عیسی علیہ السلام نے بشارتاً پہونچائی ہے اُسکا نام محمد ہے وہ پیغمبر آخرالزمان ہوگا
حرم شریف مین نزول اجلال فرماویگا الغرض یہ سنکر جب عثمان اور طلحہ نے مکہ مین آکر جناب محمد
صلعم کی رسالت و نبوت کے اظہار کی خبر سُنی فوراً حضرت کی خدمت مین پہونچکر ایمان لائے ۔ پھر
دوسرے روز ابو عبیدہ جراح ایمان لائے ۔ پھر دوسرے روز عثمان مظعون ایمان لائے بعدہ
جناب ارث ایمان لائے بعدہ عامر وقاص ایمان لائے بعدہ عبداللہ مسعود ایمان لائے
یہ عبداللہ مسعود اوائل عمر مین دنبہ چرایا کرتے تھے ۔ ایک روز امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام یہ دونون اُن کے گلہ کی طرف ہوکر گذرے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے تھوڑا دودھ عبداللہ مسعود سے مانگا عبداللہ مسعود نے کہا مین امانت دار ہون دوسرے
شخص کا اور اُس کے دودھ دینے کو اجازت نہین ہے مین کسطرح دودھ دون سید المرسلین علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ایسی مادہ گوسفند لا جس نے کبھی دودھ نہ دیا ہو نہ اب دودھ دیتی ہو چنانچہ وہ
ایک مادہ گوسفند اسی قسم کی ڈھونڈھ کر لائے جس نے نہ کبھی دودھ دیا تھا اور نہ اب دیتی تھی سید المرسلین
علیہ السلام نے اُسکی کمر پر اپنا ہاتھہ مبارک پھیرا اُسیوقت اُس نے اسقدر دودھ دیا کہ کافی
ہوگیا اور آئندہ کو اُسکی پستان مین گویا دودھ کے چشمے جاری ہوگئے اگر تمام عمر دوہے جاوے ہرگز
کم نہووے سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ آؤ اسکا دودھ دوہ لے یہ معجزہ دیکھکر عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ ایمان لائے من بعد جعفر ابو طالب ایمان لائے ۔ پھر اکثر صحابہ ایمان لائے لیکن سب سے
پہلی مرتبہ قریب چالیس جوانون کے یا کچھ زیادہ دائرہ اسلام مین داخل ہوئے اُسوقت تک حضرت
صلعم نے دعوت اسلام علانیہ نفرمائی تھی جو شخص ایمان لاتا وہ پوشیدہ ایمان لاتا تھا اُسوقت تک فقط یہہ
ہی دو وقت کی نماز فرض ہوئی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو رکعت سے نماز فجر و عصر ادا کیجاتی تھی مگر
خفیہ طور پر اور بعد یہ پنجوقتی نماز ہجرت سے تین برس پہلے فرض ہوئی تھی اور مصابیح و مشارق کی
اور واقدی کی روایت کے موافق اٹھارہ مہینے پہلے ہجرت سے معراج کی رات مین نماز پنجوقتہ

فرض ہوئی اب تو یکے بعد دیگرے جوانان مکہ اور ضعفا اسلام لاتے گئے۔ لیکن بوڑھے بوڑھے لوگ اپنی گمراہی اور کفر پر جمے رہے۔ رسالہ عہری اور واقدی مین لکھا ہی کہ ایک روز ابوجہل نے جناب رسول خدا صلعم کو دشنام یعنی گالی دیکر ایک مشت خاک حضور کے سر مبارک پر پھینکی اور لگد یعنی لات حضور کے کتف مبارک پر اُس بدبخت نے ماری دران حالیکہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز مین مشغول تھے پھر اُس مردود نے یہ کہا کہ اے محمد تو نے ہمارے کنبہ کی اولاد کو بہکا کر اپنے قابو مین کرلیا اور نیا دین سب کو تعلیم کرتا ہے اور اپنے باپ دادا کے دین کو تو نے چھوڑ دیا۔ یہ بات بنی مطلب اور بنی ہاشم کو معلوم ہوئی کہ ابوجہل نے اس طرح بے ادبی اور سختی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی ہے۔ سب کنبہ والے غیرت کھا کھا کر جوش غضب سے سرخ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ابوجہل کون ہوتا ہی جو اس نے ہمارے برادر زادہ کے ساتھ یہ حرکت نالایق کی لیکن گرم ہوکر پھر مصلحتاً چپ ہو رہے اور وجہ یہ تھی کہ تمام اہل قریش ایذائے رسول پر متفق اور کمربستہ ہو چکے تھے مگر کسی شخص کو امیر حمزہ کے پاس بھیجا اور حمزہ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ جنگل مین شکار کی لت مین پھرا کرتے تھے جب وہ بلائے ہوئے آئے تو عبد المطلب کی بیٹی یعنی رسول خدا صلعم کی پھوپھی امیر حمزہ کے سامنے روئی اور کہا کہ اے حمزہ افسوس ہی کہ تو زندہ موجود ہے اور ابوالحکم ایسی ایسی زیادتی تیرے بھتیجے کے ساتھ کرے اُسوقت تک ابوجہل کا نام ابوالحکم تھا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہ نے بعد کو اسکی کنیت ابوجہل مشہور کر دی۔ یہ قصہ ہمشیرہ سے سنکر امیر حمزہ غصہ مین لال ہو گئے کمان لیکر گھر سے باہر نکلے ابوجہل ملگیا اس زور سے کمان اُس کے سر پر ماری کہ اُس ناپاک کا سر پھٹ گیا اور امیر حمزہ کی کمان ٹوٹ گئی ابوجہل بیہوش ہوکر گر پڑا امیر حمزہ علانیہ اہل قریش کے مجمع مین ایمان لائے اُس دن سے رسول خدا اور صحابہ کبار کو کسیقدر اور بھی قوت حاصل ہو گئی مگر اہل قریش جلکر خاک ہو گئے اور سب نے ملکر ایکا کرلیا۔ اور براہ غرور اور گھمنڈ رسول خدا صلعم کے مقابلہ اور مقاتلہ پر آمادہ ہوئے لیکن بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب نے رسول خدا کی طرفداری کرکے اپنے جسمون کو سلاح جنگ سے آراستہ کیا لیکن لوگون نے درمیان مین ہوکر لڑائی کو رفع دفع کر دیا۔

## تیسری فصل مین بیان ہی اظہار دعوت پیغمبری کا اور اُس ظلم وستم کا جو اہل قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر کیا۔

واقدی مین لکھا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شروع ایام رسالت رسول برحق مین قبلہ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے انتہا دشمنی رکھتے تھے جب جنگ طرفین کی چہرا نہو ہوئی بہت زور
شور پر آتے اور گلے مین تلوار لٹکا کر گھر سے باہر یہ کہتے ہوئے نکلے کہ مین بنو ہاشم اور بنو
عبد المطلب کے مقابلہ کے واسطے تنہا کافی ہون آج سب سے پہلے محمد کا کام تمام کردونگا اس فتنہ
کی [illegible] کا خون بہا دونگا دیکھون آج میرے مقابلہ پر کون کون
آسکتا ہے عمر بن الخطاب [illegible] اپنے منصوبے بچا نہ سکینگے اون دنون [illegible] جنکو
خوف سے تمام عرب [illegible] اپنے قصد پر چلے پڑے راستہ مین نعیم رضی اللہ عنہ سے
ملاقات ہوئی [illegible] کہ نعیم کے خون سے تلوار کو سرخ کرین کہ نعیم رضی اللہ عنہ
نے کہا پہلے اپنی [illegible] بہن اور بہنوئی کی تو خبر لے کہ وہ دونون مسلمان ہوگئے
عمر اسی حال مین اپنے گھر کی طرف [illegible] دوڑکر مع ننگی تلوار کے گھر مین گھس گئے دیکھا کہ بہن
اور بہنوئی [illegible] کے پاس بیٹھے سورہ طہٰ پڑھ رہے تھے اور یہ کلمات الہی عمر بن
خطاب کے کان مین پہنچے [illegible] انہون نے انکو دیکھتے ہی وہ صحیفہ سورہ طہٰ کا الگ رکھے
[illegible] ایک تھپڑ اپنی بہن کے سر پر مارا وہ زخمی ہوئی اور
خون مین رنگ گئی [illegible] ہے کہ ہم تو مسلمان ہوچکے ہین [illegible] اسمان
[illegible] رسالت [illegible] روشن کر رہا ہے اسکی [illegible] انکھ ادیان
[illegible] کر دی [illegible] اسکی [illegible] کیا تو یہ
[illegible] قدرت [illegible] وہ اس آفتاب کی روشنی کو چھپا دے تو
چھپا نہین [illegible] ایمان کا سر زمین [illegible] سرسبزی و شادابی پر [illegible] مراد
کے [illegible] میوہ بھری شاخین تم لوگون پر جھکی آتی ہین اگرچہ
[illegible] ہے تو [illegible] مقصد سے اپنا دامن بھر لے اور مضبوط وسیلہ محبوب خدا کا
[illegible] دین محمدی [illegible] ادات مین [illegible] اگر [illegible] ہے تو بندگی
[illegible] قیامت مین خدا و رسول سے شرمندگی [illegible]
[illegible] ایسی ایسی باتین سنکر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
[illegible] رہ گئے وہ [illegible] نے

جواب دیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے کہیں چل بھی سکتا ہے ہرگز ہرگز نہ چلیگا عمر نے کہا پھر لاؤ کہاں ہے
بہشیرہ نے تو میں ہاتھ ڈال کر وہ صحیفہ مسلم حوالے کردیا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ پکڑ کر بڑی
تعظیم سے چوما اور کہا کہ قسم ہے اس اللہ جلشانہٗ کی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا یہ کلام ہرگز
بشر کا نہیں ہے تو خاص اللہ کا کلام ہے پھر تو عمر خطاب رضی اللہ عنہ زار زار رونے لگے اور
کہنے لگے کہ قسم ہے اللہ بزرگ و برتر کی کہ اگر سچا دین ہے تو یہی دین اسلام ہے بس اسیوقت
تلوار میان میں لگا کر اپنے گھر سے مسرت کی بشاشت سے رسول خدا صلعم کے طرف گئے اسوقت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں رونق افروز تھے امیر المومنین عمر رضی اللہ نے
پہنچکر دروازہ بجایا ارقم رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور رنگ زرد ہو گیا گھبرا کر حضرت رسول خدا سے
عرض کیا کہ عمر ننگی تلوار لئے ہوئے کھڑے دروازہ پر ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ارقم خوف کر
اسکو گھر میں بلا لو اسوقت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اُنہوں نے کہا بلالو اگر وہ
لڑائی کے واسطے آیا ہے تو میں ابھی تلوار سے اسکا خاتمہ کرتا ہوں دروازہ کھولا گیا عمر رضی اللہ
گھر میں داخل ہوئے سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو گئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال
کرکے اُنکا مونڈھا قوت کے ساتھ پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ اے خطاب کے بیٹے میں جانتا ہوں کہ تو میری
ایذا سے اسوقت تک ساکت نہوگا جسوقت تک کہ کوئی بلا تجھپر نازل نہوگی۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا اے قبلۂ عالم رسول اکرم صلی اللہ علیک وسلم اس کے سر پر خاک پڑے جو تیری
ایذا میں کوشش کرے سید اسحٰق دراز کوتاہ ہوئی انکار اقرار سے بدل گیا۔ تمہاری فرقت کی
کی شامت نے بیکار کردیا۔ اب سر بوبیت کی صدا میرے گوش جان تک پہونچگئی اور قفل سکا
تیری ہدایت کی کنجی نے کھول دیا عقل مآل اندیش خبیر ہوئی اس لئے تمہاری طرف آیا ہوں
اب دیر نہ کیجئے للہ جلد مجھکو مسلمان کرلیجئے۔ شربت خوشگوار ایمان سے میرے کام جان کو شیرین
فرمائیے تمہارا احسان کافی ہے تب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبیر کہی ساتھ میں دیگر صحابہ
نے تکبیر کہی پیغمبر رسول خدا نے اسلام کی تلقین کی عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ الحمد
للہ علی ذالک اسیوقت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم فرمان الہی یہ ہے کہ اللہ
فرماتا ہے کہ آج عمر اسلام لایا ہمارا اسلام عمر کو مبارک ہو کہ جمیع اہل السموات اور اہالیان
ملک اور ملکوت تیرے اسلام سے نہایت خوش ہوئے کہ گویا ہمیشہ ارادت تیری

موافق ارادت حق کے ہوا کریگی یعنی تیرا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوگا اور جس جگہہ پر تو غصہ مین آویگا اللہ تجھکو غالب رکھیگا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بتعداد چالیس مرد اور عورت کے اور ایک روایت کی بموجب پیتالیس مرد اور گیارہ عورتون کی جمعیت کے ساتھ ایمان لائے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جب مین تمہارے سلک بندگان مین منسلک ہو گیا تو اب تمکو لازم ہے کہ دعوت اسلام علی الاعلان کیجئے ہر کوچہ اور بازار مین برملا اصحاب کی معرفت دعوت اسلام کا اظہار فرمائے پھر عمر رضی اللہ عنہ اُس گھر سے باہر آئے اور اہل قریش کے مجمع مین آکر کہا اے اہل قریش اب اچھی طرح سے آنکھین کھول کر دیکھو کہ محمد کی بندگی اور غلامی کا حلقہ اطاعت عمر بن خطاب نے اپنے کان مین ڈال لیا ہے آج کے دن سے اگر تم مین سے کسی نے جناب محمد کی طرف ٹیڑھی نگاہ کرکے دیکھا یا اون کے کسی یار کی طرف دیکھا تم تہوری بدگوئی تو مین تمکو ایسی گوشمالی دونگا کہ تمہارے ہوش و حواس اڑ جائینگے۔ ایتو حضرت عمر رضی اللہ کے مسلمان ہوتے ہی کفار مکہ پر اسلام اور بانی اسلام کی دہاک بیٹھہ گئی جہان اسلامی تعلیم و تلقین کے سلسلے خایفانہ مخفی طور پر جاری تھی وہان اب علانیہ دلیرانہ دعوت اسلام کی ہر گلی کوچہ مین منادی ہونے لگی اسلام تفضل خدا قوی ہونے لگا۔ واقدی اور جہری مین لکھا ہے کہ اسی روز سے اذان پکار کر کہی گئی۔ قبل اسلام عمر مسقف گھر مین جاکر اذان آہستہ کہتے تھے اور تمہید المعرفت کی روایت کی بموجب علانیہ اذان مدینہ منورہ مین بعد ہجرت اکر کہی گئی لیکن نماز مخفی مکہ مین بعد اسلام عمر برملا پڑہنے لگے تھے عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایمان لانا عمر کا فتح دعوت کے اور خلافت عمر کے فتح اقالیم عالم کے تھے عمر کے اسلام لانے سے ہملوگ قوی دل ہوگئے اور دعوت اسلام ایسی کہلکر کیہاڈ لگی کہ اب جنس بنی آدم سے مکہ اور طایف مین کوئی متنفس ایسا باقی نرہا تہا جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہوتی اور اسی طرح خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ کے زمانہ مین ملکی فتوحات کا دروازہ کہلگیا دین محمدی چاردانگ عالم مین پہونچگیا تمام جہان کفر سے پاک ہوگیا ایک روایت کے موافق بعد گذرنے تین سال کے وقت نبوت سے دوسری روایت کے موافق چہار سال بعد از نبوت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے جب دعوت اسلام آشکارا ہوئی تب اہل قریش سخت متفق ہوکر یکدل ہوئے اور اظہار عداوت کیا بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب جو اشاعت اسلام مین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حامی و مددگار تھے

اب اونکی نسبت یہ فرمان الہی نازل ہوا کہ (وانذر عشیرتک الاقربین)
یعنی ڈرا اپنے کنبہ والوں کو جو قریب تر رشتہ دار ہیں۔
ثعلبی اور واحدی نے لکھا ہے اور سورہ انعام کی تفسیر میں اسی امر کے متعلق لکھا ہے کہ
اس آیت کے اترنے سے رسول مقبول ملول و محزون ہوئے اور کہنے لگے کہ خدا وندا
اگر میں اونکو دعوت اسلام کرونگا تو وہ مجھے سنگسار کرینگے فرمان الہی آیا اے محمد انکی کیا مجال ہے
جو تجھے سنگسار کریں خبردار ہو ہرگز کسی سے خوف نہ کھاؤ ہم تیری حمایت و حفاظت کیواسطے
ہر جگہ موجود ہیں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مہینہ تک اسی فکر و تردد میں رہے
کہ کس طور پر اور کس تدبیر سے کنبہ والوں کو دعوت اسلام کا صلا پہونچاؤں پھر فرمان الہی
آیا اے محمد اگر تو اونکو دعوت اسلام نہ کریگا تو میں تیرے اوپر عذاب بھیجونگا۔
مصابیح اور شرح مشارق میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھ گئے اور
وہاں حاضر ہو کر اور بنو عدی اور بنو عبد المطلب اور بنو ہاشم کو بلا لیا چھتالیس نفر حاضر ہوئے
سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بموجب حکم خدا کے اونکو دعوت اسلام کی اور یہ کہا کہ
میں تم لوگوں کو اگر یہ خبر دوں کہ اس وادی سے ایک لشکر لٹکا تمکو لوٹنا چاہتا ہے تو تم اسکا
یقین کروگے یا نہیں سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ ہم تمہارے قول کا فوراً یقین کرینگے اسواسطے
کہ ہمنے تمہارے مونہہ سے کبھی کوئی بات جھوٹی اور خلاف واقعہ سنی ہی نہیں ہمیشہ تم سچ بولتے
ہو تب پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمکو آج ایک سچی بات کا علم دیتا ہوں
وہ یہ ہے کہ اللہ واحد و لاشریک پر ایمان خالص دل سے لاؤ اور بتوں کی پرستش ترک
کرو اور اگر میرا کہنا نہ سنوگے اور عمل نہ کروگے تو قیامت کے دن اللہ جلشانہ تمکو دوزخ کی آگ
میں جلاویگا اور عذاب کریگا۔ اس بات کے سننے سے منجانب اللہ اون کے دلوں میں
ایک قسم کی تسکین پیدا ہوئی اوس روز کسی نے رسول خدا پر غضب اور غصہ نہیں کیا بلکہ ہر شخص
نے نرم زبانی سے متفق ہو کر یہی کہا کہ اے محمد تجھے جس بات کا علم اللہ جلشانہ کی طرف سے
ہوا ہے اوس کی تعمیل اور اوسپر استقامت تجھی فرما اور خوب مضبوطی سے تعلیم اسلام کر
ہم تیرے یار و مددگار ہیں مگر ہم سے اپنی نسبت یہ ہونگا کہ ہم معبود قدیم آبا و اجداد
کا ترک کر کے طریقہ عبد المطلب کا چھوڑ بیٹھیں۔ مصابیح میں تفاسیر سورہ انعام میں

لکھا ہے کہ یہ گفتگو رسول خدا صلعم کی سنکر ابولہب حضرت کا حقیقی چچا بہت بگڑا اور بگڑ کر کہنے لگا کہ اے قوم یہ شخص مسمی محمد تمہارے اندر گویا فتنہ عظیم پیدا ہوا ہے اسکو جان سے مار دو یہ سنکر ابوطالب نے کہا اے کمینہ تو کیا کہتا ہے اگر مجھکو ننگ و عار دنیا کا خوف نہوتا تو مین دین اسلام فوراً قبول کر لیتے اور اسیوقت ایمان لے آتا جبتک مین زندہ ہون کسی کی مجال نہین جو محمد کے بدن کا ایک بال بھی کج کر سکے۔ رسالہ عمری مین لکھا ہے کہ ابوطالب نے حضرت سے کہا یا محمد ہر روز یارون کو جمع کر کے کوہ صفا پر چڑھکر اہل قریش اور جمیع اہل مکہ پر دعوت اسلام کا اظہار کیا کر اور اللہ کی طرف اونکو رہبری کر اور کسی سے خوف و اندیشہ نکر کیونکہ در پردہ خدا تیرا حامی و مددگار ہے اور بظاہر مین تیری مدد پر ہون چنانچہ سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام یارون کو ہر روز کوہ صفا پر لیجایا کرتے اور تمام مکہ والون کو دعوت اسلام کیا کرتے ابولہب نے کہا تبالک اُس کی شان مین قرآن مین سورہ تبت یدا نازل ہوئی

اور نیز ہر روز امیر المومنین ابوبکر اور عمر اور حمزہ اور عثمان اور علی اور سعد رضی اللہ عنہم اجمعین ہر کوچہ و بازار مین برملا دعوت اسلام کرتے تھے اہل قریش کا کچھ بس نہ چلتا تھا اسواسطے کہ بنو عبد المطلب سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کے معاون و مددگار تھے۔

لیکن چونکہ سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام علو مرتبہ مین تمام عالم پر فائق تھے اسواسطے قریش کو حضرت پر رشک اور حسد باعث عداوت ہوا۔ عتبہ اور شیبہ اور ابوسفیان عداوت مخفی کرتے تھے اور ابولہب اور عقبہ اور ابوجہل کھلی ہوئی دشمنی کا دم بھرتے تھے۔ ان ظالمون نے رسول کریم پر شورش و فتنہ عظیم برپا کیا اکثر ناپاک چیزین لا لا کر سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام پر ڈالا کرتے تھے دروازہ پر غلیظ اور پلید چیزین لٹکا دیتے واقدی مین لکھا ہے کہ ایک روز ابولہب نے امعاء شتر مردہ یعنی مرے ہوئے اونٹ کی آنتین لا کر سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کے دروازہ مبارک پر لٹکا دیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو اونہون نے ابولہب کو پکڑ کر وہ آنتین اُس کے مونہ اور داڑھی پر لپیٹ دین۔ ایک روز عقبہ ایک زنبیل بھر کر غدود لایا تاکہ حضرت کے دروازہ پر لٹکا دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھکر عقبہ کو پکڑ کر وہ سب غدود اُسکے سر پر الٹ دیئے۔ القصہ جو جو مکروہ حرکات ان کمبختون نے عداوت اور حسد کی وجہ سے رسول خدا صلعم کے ساتھ کی ہین اونکا اگر سب مفصل بیان

کیا جاوے تو زمین و آسمان کا کلیجہ کانپ اُٹھے گا انسان مین اُس کے سننے کی طاقت نہین
ہوسکتی اور مہران نالایق دیکھا جور و ستم کا بیان کرنا بھی خلاف مصلحت و خلاف تہذیب
انسانی ہے اسوجہ سے وہ بالکل ناگفتنی ذکر متروک رہا بالآخر ان حرکتون کے کرنے والے رسول
کریم کے حلم و صبر کو دیکھ دیکھکر خود پشیمان و نادم ہوے اور انجام کار ایمان لاے پھر تو
وہ لوگ زمرہ صحابہ کرام مین داخل ہوے اور اُن کے وہ سب ظلم اور زیادتیان جو حضرت
کے ساتھ کرچکے تھے اللہ اور رسول نے معاف فرمائین۔ (فذکر الجفاء فی
حال الوفاء مضی ما مضی) پس ذکر جفا کا حال وفا مین گذرا جو کچھ گذرا یعنی وفا
الیسے ہمارا سابق کا تقسیم السبیل ہوگی۔
اور جو لوگ کفر اور عداوت پر قایم رہے اونہون نے ہاتھون ہاتھ سزا و جزا اوس سرکشی کی یہ
پائی کہ غلامان محمدی کے ہاتھون وہ بڑے بڑے مغرور سرکش ہزارون ذلت و خواری کے
ساتھ گرفتار ہوکے کتے کی موت مارے گئے اور دوزخ کا ایندھن بنگئے لیکن بعض بعض حکایتین
اُن قریشیون کے جور و جفا کی جو کفر کی حالت پر مرگئے اور دوزخ مین پہونچے قلمبند ہوتے ہین
شرح مشارق مین لکھا ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ مین نماز پڑھتے تھے
ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ معہ جماعت مشرکین حرم مین موجود تھے اونہون نے دیکھا کہ رسول
کریم دیر تک سجدہ مین رہتے ہین۔ یہ لوگ کسی جگہ ایک شبکیہ اونٹ کا پڑا ہوا دیکھ رہے تھے
کہ وہان اُس کے کیا کر رہے تھے آپسمین کہنے لگے کہ تم مین سے ایسا کون ہے جو وہان
جاکر وہ شبکیہ شتر لے آوے۔ آخر کوئی شخص اُن مین سے گیا اور لے آیا کسی نے وہ شبکیہ شتر
حضرت کے شانہ مبارک پر رکھدیا۔ یہ شبکیہ ایک پوست ہوتا ہے جس کے راہ ہوکر بچہ ہوتا ہے
وہ شرعاً پاک ہے پلید نہین ہے۔ اس حال کی خبر لوگون نے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ
کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین ایسے مشغول بحق تھے کہ اونکو اس حال سے نا
علم تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہان تشریف لائین اور اُس شبکیہ کو اوتارکر پھینکدیا اور اُن
بد ذاتون کو خوب للکارا لعین اُن بدبختون نے سنکر اڑا دیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نماز سے فارغ ہوے یہ معلوم ہوا تو حضرت نے ہر ایک ملعون کا جو وہان اُسوقت موجود تھا نام
لیکر بد دعا کی۔ اللہ کی قدرت دیکھو کہ ہر شخص اُس گروہ کا جنگ بدر مین مارا گیا۔ واقدی مین

لکھا ہے کہ ابو البختری کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ اگرچہ کفر کی حالت میں تھا لیکن وہاں آیا۔
اور ابو جہل کے سر پر کئی لاٹھیاں ماریں بنو مخزوم ابو جہل کی حمایت کیواسطے اٹھ کھڑے ہوئے
اور بنو اسد ابو البختری کے طرفدار ہوئے قریب تھا کہ جانبین سے مقابلہ ہوا ابو جہل نے اپنے
آپکو مغلوب دیکھکر مصالحت کرلی کچھ لوگ درمیان میں پڑ کر مصلح ہوگئے ابو لہب معہ بیٹوں کے
چلا گیا عتبہ ابو لہب نے کہا کہ ہماری عداوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہر روز ترقی پر
ہوگی کبھی کم نہ ہوگی جب تک وہ اپنا دین نہ چھوڑیگا ہم اسکا پیچھا نہ چھوڑیں گے اس پر رسول اللہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عتبہ کو بددعا کی اور کہا (اللهم سلط كلبا من كلابك على عتبة
یعنی اے اللہ اس پر اپنا ایک کتا مسلط کر وہ اسکو پھاڑ ڈالے یہ سنکر عتبہ لرزنے
لگا اور کہنے لگا کہ اے قوم قریش محمد نے آج عتبہ کا تو کام تمام کردیا بددعا کی ہے اسکی دعا اللہ
کے دربار سے ہرگز رد نہیں ہوتی اسکا ہم نے خوب امتحان کرلیا ہے عتبہ کو کوئی بلا ضرور آکر
رہیگی۔ چنانچہ عتبہ ایک قافلہ کے ہمراہ تھا رات کے وقت شیر اس قافلہ کے نزدیک آکر غرانے
لگا۔ عتبہ اس کی آواز سے لرزتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اے قریش جس بلا کو میں تم سے کہتا تھا
وہ آگئی یہ سنکر سب قریش جمع ہوگئے اور عتبہ کو اپنے درمیان میں لیلیا شیر آموجود ہوا اور
ہر چند اہل قریش نے کوشش کی لیکن عتبہ کو پکڑ کے لئے چلا گیا اسکا کام تمام کیا اور وہ عتبہ
شیر کے پنجہ میں یہ کہتا ہوا جاتا تھا کہ دیکھو میں نے آخر یہ کہدیا تھا کہ محمد کی بددعا خالی نہ جاویگی
اس روز سے اہل قریش جناب رسول خدا کی بددعا سے بہت ڈرنے لگے گو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم باوجود ایسی سخت سخت گستاخیوں کے کبھی کسی کے حق میں بددعا نہ فرماتے تھے۔
مصابیح اور واقدی میں لکھا ہے کہ ایک روز ابوجہل نے قسم کھائی کہ اگر سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو نماز پڑھتے ہوئے کہیں دیکھ لوں تو ایک لات زور سے آپکے منہ پر مارونگا۔ ایسا ہی
اتفاق ہوا کہ سید کائنات نماز میں مشغول تھے ابوجہل کو لوگوں نے خبر کر کے کہا کہ جا اب اپنی
قسم سے بری الذمہ ہو جا ابوجہل نے قصد لات مارنے کا کیا لیکن حضرت کے نزدیک پہونچتے
ہی الٹا بھاگا اور منہ اسکا زرد ہوگیا قریشوں نے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ محمد کے
چاروں طرف شیر منہ پھیلائے کھڑے تھے انہوں نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ اگر آگے
کو تو نے ایک قدم بھی بڑھایا تو تجھے ہم مع اہل مکہ کے نگل جاوینگے۔ مصابیح میں لکھا ہے کہ

کہ ابوجہل ایسا ڈر اور رنگ اسکا زرد ہو گیا اُلٹے پاؤں پیچھے کو پھر گیا بھاگتا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز اپنے سامنے سے ہٹاتا آرہا ہے اور یہ کہتا تھا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان میں ایک خندق آگ سے بھری اور ایک ندی آگ کی اور فرشتوں کی صف نظر آرہی ہے۔ پس سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوجہل اگر تو نزدیک آتا تو فرشتے تجھکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے اور ہر جوڑ بند تیرے جسم کا جدا جدا کرتے

ایک روز کسی غریب نے ابوجہل کے ہاتھ ایک اونٹ فروخت کیا تھا دشمن ابوجہل نے اوس کو نہیں دیا وہ غریب اہل قریش کے مجمع میں آکر رونے لگا اور کہا کہ افسوس ہے تم ایک غریب کا زر دشمن ابوجہل سے نہیں دلا سکتے۔ اسوقت سید المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے ان قریشوں نے مسخراپن کے طور سے اس غریب سے جناب رسول کریم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ شخص کے ہیں یہ روپیہ تیرا دلا دینگے ابوجہل انکا کہنا بہت مانتا ہے وہ غریب ناواقف بیشک حضرت کے پاس پہنچا اور اپنا قصہ کہہ سنایا حضرت اسیوقت اس کی ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کے گھر پہنچے قریش یہ تماشا دیکھنے کے لئے ساتھ ساتھ رسول خدا کے گئے حضرت نے ابوجہل کا دروازہ بجایا وہ باہر آیا ابوجہل حضرت کو دیکھتے ہی تعظیم بجالایا اور کانپنے لگا حضرت سے پوچھا کہ اے محمدؐ تم اسوقت کہاں آئے تھے حضرت نے فرمایا تو مال اس غریب کا فوراً اسیوقت دیدے ابوجہل نے اسیوقت گرہ کھول اور دشمن اسکا شمار کر دیا اور حوالہ کیا وہ غریب خوش ہو کر حضرت کو دعائیں دیتا ہوا چلا گیا اور اہل قریش کے پیچھے دیکھکر حیرت میں پہنچ گئے۔ پھر آکر ابوجہل سے دریافت کیا کہ یہ کیا الٹا معاملہ ہو گیا۔ تمنے دشمن کا کہنا کیوں کیا ابوجہل بولا یارو میں نے کچھ خوشی سے محمدؐ کا کہنا نہیں کیا بلکہ ایک اور ہی قصہ نظر آیا اس کے پیچھے دو شیر منھ پھیلائے ہوئے مجھے دکھلائی دیئے وہ شیر یہ کہتے تھے کہ ابوجہل اگر تو اس غریب کا مال محمدؐ کے کہنے سے نہیں دیگا تو ہم تجھے معہ جمیع قریشوں کے کھا جاوینگے ایسے ایسے واقعات اکثر ابوجہل دیکھتا اور لرزتا تھا پھر کہا کرتا کہ نہیں معلوم محمدؐ کے ساتھ کیسے کیسے جادو رہتے ہیں کہ میں ہمیشہ شیر اور سانپ اور بچھو بڑے بڑے زہریلے اس کے آس پاس دیکھا کرتا ہوں وہ ورنہ سے مجھے دیکھکر کہتے ہیں کہ ابوجہل اگر ذرہ بھر نا فرمانی محمدؐ کی تو کریگا تو تجھے نہیں بچنے پاوے گا اور اس ضرورت سے میں اسکا حکم مان لیتا ہوں

اور حضرت کی غیبت مین ابوجہل اہل قریش کو فساد و فتنہ پر برانگیختہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز ابوجہل اور ولید بن مغیرہ نے کہ سردار اہل قریش کا تھا تمام اہل قریش یعنی دشمنان رسول خدا کو جمع کرکے اتفاق رائے اس بات پر کیا کہ آج کے دن سے محمد کو تمام عرب مین جادوگر مشہور کردو تاکہ مخلوق اُن کے معجزات پر نہ فریفتہ ہو ہر شخص اُسکو جادوگر کہے چنانچہ راستون پر بیٹھکر اُسکا اعلان شروع کردیا۔ تفسیر ثعلبی اور بیہقی اور کشاف مین سورہ انعام کے آخر مین لکہا ہے کہ جب اہل قریش مجلس مین جمع ہوتے کبھی تو متفق ہوکر سب ملکر رونے لگتے اور کہتے کہ محمد بیشک پیغمبر برحق ہے اور ہم باطل کی طرف ہین افسوس ہمارے حال پر کہ ہم اُسکی سعادت متابعت سے محروم ہین پھر ایک دوسرے کو منع کیا کرتا کہ دیکھو ہرگز محمد کا اتباع نہ کرنا اور پھر کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اہل قریش جمع ہوتے اور حضرت کا قرآن پڑہنا کان لگا کر سنتے اور کہتے کہ یہ کلام آدمی کا نہین ہے وہ بیشک پیغمبر برحق ہے لیکن شامت اعمال اونکو پھر ان نیک خیالات سے باز رکہکر ایذا رسول پر آمادہ کرتی۔ واقدی مین لکہا ہے کہ ایک روز جناب سید المرسلین علیہ السلام غائب تھے ابوطالب نہایت فکرمند تھے جس طرف جستجو مین جاتے کہین پتا نملتا آخرکار یہ یقین ہوگیا کہ اہل قریش نے جناب محمد کو جان سے کہین مارڈالا تب جوانان بنی ہاشم اور دلیران بنو عبدالمطلب کو جمع کرکے اُن کے ہاتھون مین تلوارین دیکر کہا کہ منتظر وقت رہو جب مین تمکو اشارہ کرون تو سب یکبارگی اہل قریش پر ٹوٹ پڑنا اور میرے بھتیجے علیہ السلام کے خون کا بدلا اُن سے لینا اور سب سے اول ابوجہل ملعون کا سر کاٹنا چاہئے الغرض اسی ساز و سامان مین تھے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ آگئے اور بیان کیا کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و سلامت کوہ صفا پر رونق افروز ہین بعد کو اہل قریش پر بھی یہ بھید کھل گیا کہ آج درپردہ ایسے ایسے اہتمام ہو رہے تھے پھر قریشیون نے ابوطالب کی ہمراہیون سے یہ حال پوچہا اونہون نے کہا آج تم سب کی خیر ہوگئی اگر خدا نخواستہ آج محمد کا ایک بال بھی بیکا ہوتا تو ہم ہم مین سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتے جب اہل قریش نے یہ اتفاق دیکھا تو ابوطالب کے پاس متفق ہوکر گئے۔ مصابیح مین لکہا ہے کہ قریشیون نے ملکر ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو منع کردین وہ ہمکو اور ہمارے دین کو برا نہ کہے ہمارے بتون کو برا نہ کہے چند کمینے لوگون بہکانے سے وہ بڑے اشراف و سرداران قریش کی برائی کرتے ہین ہمارے

دیکھا یہ شمار سے ہیں ابوطالب نے رسول خدا صلعم کو بلا کر کہا کہ تمہاری برادری کے لوگ
آئے ہیں اور ایسا ایسا کہتے ہیں۔ سید المرسلین علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے حاضرین
لوگو تم میری طرف سے فقط ایک کلمہ کہہ لو اور پھر جو تم مجھ سے کہو گے میں وہی کرونگا۔
سب نے کہا وہ کلمہ بتا کیا ہے جسے کہا لیں۔ حضرت نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ) یہ سنکر تمام قریش وہاں سے اٹھ کر بڑے زور شور سے چلے گئے اور یہ کہتے
ہوئے چلے گئے کہ خبردار دیکھنا اب محمد کو ہم سے الگ کیجئے اور مجھ سے یاروں سے
کھسکے کیسے مکر کے ہوتے ہیں۔ قصہ مختصر واقدی نے لکھا ہے کہ جب ابوطالب کے پیچھے
اہل قریش کا داؤ حضرت پر نہ چل سکا اور نقصان نہ پہنچا سکے تو اپنی حرامزادگی اور
سرکشی سے کمزور یاروں رسول خدا کو ستانے لگے بلال اور خباب اور عمار بن یاسر
اور صہیب اور عامر بن فہیرہ کو گھیر لیا اور ملامت کرنے لگے۔ چنانچہ کھانا پانی اونکا
بند کر دیا اور تمام دن پانی تک نہ دیتے گرم ریت میں دھوپ میں اونکو لٹاتے اور
رات کے وقت اُن پر اسقدر پہرے بٹھاتے کہ یہ لوگ اُن میں چھپ جاتے پھر دن کا
انتظار ہو جاتا پھر دن نکلتا تو وہی لات گھونسے مارتے کہ اس مار پیٹ سے اونکی یہ
بری حالت ہو گئی کہ چہرہ بدن کا خشک ہو گیا ہڈیاں صاف نظر آنے لگی تھیں لیکن باوجود
و لوگ اپنے دین حق سے ہرگز باز نہ آئے تھے اہل قریش نے پھر رسیاں ان
مسلمانوں کی گردنوں میں ڈال کر اطفال کے حوالہ کیا وہ بچے گلی کوچے میں ان لوگوں کی
رسیاں اونکی گلیوں کی طرح لئے پھرتے تھے۔

## چوتھی فصل میں ہجرت حبشہ اور وفات ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور رحلت ابو طالب اور ایذا قریش کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعد ابو طالب کے

جب اہل قریش نے حد سے زیادہ ستانا شروع کیا حضرت رسول خدا صلعم اور [illegible]
لئے مجبور ہو کر یاروں کو اجازت دی کہ تم لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے چلے جاؤ
پہلی ہجرت میں [illegible] ان کے اکثر حبشہ میں پہنچ گئے۔ [illegible]

عثمان رضی اللہ عنہ معہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ابو حذیفہ اور عتبہ اور عمرو اور ان اور زبیر
عوام اور مصعب اور عمر اور عبد الرحمن عوف اور عبد اللہ مسعود اور ابو سلمہ اور
عثمان مظعون اور عامر ربیعہ اور خلف سہیل اور حاطب عمر اور سلیط غیرہ دیگر سرداران
قوم اور ضعفاء اسلام مثل بلال اور خباب اور صہیب اور عامر اور عمار یاسر رضی اللہ
عنہم اجمعین بحکم رسول سب حبشہ میں چلے گئے اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ان سب کا امیر و سردار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیا یہ ہجرت نبوت کے پانچویں
برس واقع ہوئی۔ اہل قریش نے ان مہاجرین کا بہت پیچھا کیا [illegible]
میں پہونچ گئے حبشہ کے بادشاہ مسمی نجاشی نے ان لوگوں کی بڑی تعظیم کی اور اعزاز و
تمام انکو ٹھیرایا

کشاف میں سورہ حج کی تفسیر اور واقدی اور رسالہ عبہری اور دیگر کتابوں میں مرقوم ہے
کہ ایک روز جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم کعبہ میں سورۃ والنجم پڑھ رہے
تھے جب ذکر لات و عزی کا پہونچا شیطان لعین نے اس طرح کی آواز اہل قریش کے
کانوں میں اسطرح سے پہونچایا (افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری)
اسقدر تو قرآن شریف میں موجود ہے شیطان نے اس میں اتنا مضمون اور بڑھا دیا
(تلک الغرانیق العلی لان شفاعتہم لترتجی)

سید المرسلین علیہ السلام نے آخر سورہ پر پہونچکر سجدہ تلاوت ادا کیا تمام اہل قریش نے بھی
حضرت کے ساتھ سجدہ میں شرکت کی پھر کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے بتوں
کی تعظیم کی اور انکا نام آتے ہی سجدہ کیا۔ پس اب ہماری اور محمد کی لڑائی موقوف ہوئی کچھ
اختلاف نہیں رہا یہ خبر مشہور ہو کر حبشہ تک پہونچی کہ درمیان سید المرسلین اور اہل قریش کی
موافقت ہوگئی جو اصحاب کہ حبشہ میں ہجرت کر گئے تھے وہ پیچھے کو لوٹ آئے جب قریب
مکہ شریف کے پہونچے تب انکو یہ معلوم ہوا کہ یہ بات شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے
اور اہل قریش کی جہالت سے تھی دراصل کچھ وجود نہ تھا جب اہل قریش نے جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو روز افزوں ترقی اور [illegible]

اور یہ بھی منقول ہے کہ جب حبشہ کے لوگ اُن سے ناراض ہو گئے تھے تو وہ واپس ہو گئے بلکہ مکہ معظمہ میں آئے
اور مسلمانوں نے اپنی حمایت کرنے والے تجویز کر لیے اور اُن حامیوں کے پناہ میں قریش کی
شر سے محفوظ رہے مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ ایک روایت کی بموجب وہ حبشہ ہی میں
رہ گئے تھے اور سالم جہری کی روایت کے مطابق وہ بھی مکہ معظمہ میں آ گئے تھے کہ پھر بھی باجازت
سید المرسلین علیہ السلام جمعیت یاران حبش کی طرف ہجرت کی یہ دوسری ہجرت تھی دسویں
سال نبوت میں اور تفسیر اس ہجرت کا واقدی اور تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے الذین قالوا انا
نصارىٰ ذلك بان منهم قسيسين ورهبانا کی تفسیر میں مذکور ہے

واقدی میں لکھا ہے کہ جعفر ابو طالب اور عمرو سعید اور عباس اور خالد سعید اور عبد اللہ جحش اور
عبید اور عتبہ غزوان اور زبیر عوام اور اسعد نوفل اور عثمان عفان اور ضمیر عبد المغیرہ
اور عمر امیہ اور خالد عصام اور مصعب ہاشم اور سلیط سعید اور فراس النضر حارث اور جہیم قیس
اور دو کبیر جحیم اور محمد جحیش کنانی اور ابو الروم عمیر اور عبد الرحمن عوف اور سعد کا بھائی عامر
وقاص اور دونوں بیٹوں سمیت مطلب اور مسعود اور حارث اور معمر اور عمر اور عبد اللہ شہاب
اور حارث خالد اور عمر عبد اللہ اور عثمان کعب اور ابو سلمہ بن شماس اور شماس بن عثمان اور
بیٹے سفیان کے اور ہاشم بن عبد اللہ اور ابو حذیفہ مغیرہ اور سلمہ ہشام اور عباس ابو ربیع
یمنی اور معتب عوف اور عمار یاسر اور عثمان مظعون اور عبد اللہ قدامہ اور بیٹے مظعون کے
اور سائب پسر عثمان اور حاطب حارث اور مرہ حارث اور سعید حارث اور قیس حجاج
حارث اور خنیس عبد اللہ اور معمر حبیب اور دو بیٹے حبیب کے اور محمد حارث اور خطاب
حارث اور سفیان معمر اور نبیہ عثمان اور سہیل عبد قیس اور حجاج حارث اور مرہ حارث اور
سعید حارث قیس اور سعید اور عمیر اور سائب حارث اور عمیر سائب اور مخمیر زبیدی اور ہشیم عباس
اور عمر عبد اللہ اور عمرو الوثام اور عامر سعد اور عدی فضیلہ اور ابو ربوہ اور زبیر عبد اللہ
اور قیس زہیر اور مالک ربیعہ اور عبد اللہ سہیل اور بیضا اور سعد خولہ اور عبد اللہ خزیمہ
اور حاطب عمرو اور ابو عبیدہ جراح اور سہیل بیضا اور عمرو ابو سرح اور عیاض زہیر اور عمر
جابر اور عثمان اور عمیر عمیم اور سعد شبیبہ اور قیس اور سلیط عمرو اور سکران رضی اللہ عنہم

اجمعین ۔ اسّی مرد اور اٹھارہ عورتوں نے حبشہ کو ہجرت کی اور سردار اُن کے حضرت جعفرؓ
ابوطالب کے ہوئے ۔ اب قریشیوں نے یہ کیا کہ عمرو عاص اور عبداللہ ربیعہ کو نجاشی کے
پاس حبشہ میں بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ یہ لوگ ہمارے دین کے چور ہم سے
بھاگ کر تیرے پاس آئے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں باندھکر ہمارے پاس روانہ کر ۔ یہ نامہ پڑھکر نجاشی
نے جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا کہ یہ قصہ کیا ہے مفصل بیان کرو حضرت
جعفر نے تمام کیفیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حال دین محمدی کا بیان کیا نجاشی
نے کہا کہ ایک سورۃ قرآن مجید کی پڑھو اور مجھے سناؤ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کو پڑھا یہ
سنکر نجاشی رونے لگا اور بولا کہ تحقیق یہ شخص جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیغمبر آخر الزمان ہے
اور توریت میں حضرت مریم کا یہ قصہ ہم نے بعینہ اسیطرح دیکھا ہے عبداللہ اور عمرو عاص کو
جو قریش کی طرف سے آئے تھے نجاشی نے محروم روانہ کیا ۔ واقدی میں لکھا ہے کہ چالیس
یہودیوں نے نجاشی سے کہا کہ ہم جاتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرینگے
ہمکو اجازت دیجیے نجاشی نے اونکو اجازت دیدی وہ آئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے کعبہ شریف کے اندر قریش کے سامنے مباحثہ کیا اور کہنے لگے کہ یا حضرت
بتلائیے کہ دین ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین اُن کا اسلام تھا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہودی تھے اور بعض ان میں سے بولے
کہ نصرانی تھے اُسوقت یہ آیت حضرت پر نازل ہوئی ماکان ابراہیم یہودیا ولا
نصرانیا ولٰکن کان حنیفا مسلما یعنی ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے ولیکن تھے
پاک صاحب مذہب حنیف صاحب اسلام ۔ یہ مضمون سنکر سب ترسا ملزم ہوئے اور نادم ہو
پس کیفیت دیکھکر اہل قریش بولے کہ اے گروہ ترسا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کرو
غرض کہ اُس روز چودہوین تاریخ تھی اور بدر کامل اُس رات آسمان پہ چاندنی کی عجب بہار
دکھلا رہا تھا اس درمیان میں ان ترساؤں نے کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنی
اونگلی کے اشارہ سے چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرو تو ہم تحقیق جانیں کہ تم پیغمبر خدا ہو حضرت
نے انگشت شہادت کا اشارہ جانب چاند کی کیا چاند درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑہ

طرف کوہ حرا کی اور دوسرا ٹکڑا بائیں جانب کوہ حرا کی گیا۔ الغرض جب چاند دو ٹکڑے ہوگیا تو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشہدو یعنی گواہ رہو تم اے لوگو قدرت خدائے
تعالیٰ پر اور میری سچی نبوت پر۔ یہ کیفیت دیکھکر تمام علمائے حبشہ بول اٹھے لا الٰہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور چند سورتین قرآن مجید کی لکھکر نجاشی پاس
لیگئے اور سارا حال بیان کیا۔ نجاشی نے کہا کہ تم تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
صورت و سیرت اونکی مفصل مجھسے آگے بیان کرو تو جانون مین کہ موافق توریت کی ہین
یا نہین وہ بیان کرنے لگے کہ قد مبارک بے ہمتا قامت مثل حسینان جہان مین یکتا مائل بہ
اعتدال گندم رنگ روشن چشم سرخی کی ڈوری آنکھون مین چہرہ منور جیسے چودہوین رات کا
چاند چوڑی پیشانی گول منہ بہنوین کھلی ہوئی دانت کشادہ بینی بلند گھنی داڑہی رخسار سرخ
اور چمکیلی بڑی بڑی آنکھین اور لمبا لمبائی دراز سیاہی آنکھون کی سر تا سر باہ نازہ پلکین متوسط گوش
مقدس زیبا سر بال بدن مبارک کا کوتاہ نہ دراز گردن اوسط درجہ پر بازو کشادہ کف دست
قبضہ دراز انگشتان انگشت سبابہ اور وسطی دونون برابر فراخ شانہ پشت متوسط کشادہ
سینہ کوتاہ سرین ساق درمیانی قدم درست استخوان چوڑی جوڑبند جسم مبارک کے مضبوط
اعضاء نرم دیبا حریر سے زیادہ نرم کسی عضو مین بال نہ تھے مگر سینہ سے لیکے ناف تک ایک خط
برابر بالون کا باریک کھنچا ہوا اور دونون کاندہون کے درمیان مہر نبوت تھی پسینہ بہت
آتا اور معطر زیادہ گلاب اور مشک اور چہرے پیشانی روشن کا نور چاند اور سورج کی روشنی
پر غالب تہا منہ اور رخسارے جیسے آئنہ اور دیدار اس چہرہ مبارک کا باعث راحت
سینہ اور وجہ قربت انوار الٰہی کا شان و شوکت با ہیبت و وقار تمام جلوہ نور خدائی کا کلام
یہ حلیہ بعینہ دیکھا ہوا بیان کیا۔ مصابیح مین لکھا ہے کہ نجاشی نے یہ حلیہ سنکر کہا صدقت
یعنی کہا ہی سچ بیان کیا تو نے حلیہ محمد عربی کا اور بیان کرنے والے حق ہے کہ صورت انکی
توریت مین بعینہ یہی لکھی ہے۔ اب عادت شریف کا بیان کرو وہ بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم شیرین سخن اور بڑے فصیح مین آواز انکی ملیح صورت پاکیزہ اور مرغوب کلام مرغوب
اور تمام اوقات مصروف خیر خواہی خلائق علم و کمال اپنا لاثانی حلم و مہربانی بیحد حسن خلق

کریم عقیل عالی نسب والا حسب خلیق شفیق لطف عمیم شفیق و حلیم بسیار نوازش مشیار عدل کا
بنیاد رکھنے والے بذل سخاوت میں بعد از خدا سب سے زیادہ مشہور حسیم تھا تمام حرمت و
عظمت مالک الکلام باتین نیک اور پیاری جو ہر ایک کو خوش آتی ہیں [illegible] کسی سے دشمنی نہ کسی
سے حسد خطا پوش عطا پاش [illegible] تنگی کے قصور سے درگذر کرتا
ہیں یتیموں کی دلجوئی ضعیفوں کی دلدہی [illegible] یگانہ آفاق
جو اونکو دیکھے محبت اونکی اوس کے دل میں گھر کرتا ہے جس [illegible] رحمت اللہ
ایسا چاشنی ہے کسی پر غصہ دیر تک آتا ہے [illegible] قول فعل سے
شرم اونکی اندازہ تقریبات [illegible] زیادہ تر [illegible]
مخالف سے انتقام [illegible] حافظ امانت کان دیانت
بانی ملت ہادی برحق [illegible]
[illegible] نوازندہ ضعفا [illegible]
[illegible] مہر [illegible] خورشید [illegible]
[illegible] میدان دلاوری گلدستہ باغ [illegible]
[illegible] خلیفۃ اللہ [illegible]
[illegible] اسرار الٰہی [illegible]
[illegible] انوار قدیم [illegible] کلام سبحانی نطق [illegible]
[illegible] اسرار الٰہی [illegible] انوار حقائق [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible]
باعث [illegible] شکستہ [illegible] محبوب [illegible]
[illegible] اور بھی مجمع [illegible] مغفرت گنہگاران [illegible]
اون کی بخشش [illegible] لقا [illegible]
[illegible] عالم [illegible] اقبال [illegible]
[illegible] جلال [illegible] روح [illegible]

وابستہ دامن ہوا ساکنان ملاء اعلی کے چراغ زندہ و سالم ہیں حیات جن و انس متعلق بہ
محبت حضور عالم سرگردان ہوا اور الست سے قبر میں مصداق آدم و من دونہ
تحت لوائی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاک پاے مبارک سرمہ چشم حوران جنت
حسن صباحت سے منور شاک صبح خندان عرق جسم مطہر عرق بوے مشک و عنبر
مرجع عام مقبول انام قلوب عاشقان وابستہ گیسوے عنبرین خدمت دوست
نور جہان سے دندان مبارک کے آگے خورشید شرمندہ چہرہ پاک ایک دو ندہ عکس
اور [illegible] انہیں لبین غنچہ سرکار ہوا ان کے مستان محبت کے لباس کا
رنگ عاشقوں کی تاج شاہان زمین سے نعلین پاے مبارک [illegible] قاطع
سلسلہ کفر و شرک دیباچہ دفتر ایمان مژدہ بشارت لا تقنطوا من رحمۃ اللہ آواز
و عالم ہو واسطہ آدم و حوا و ہر کسی کے مستحق ادنی شفاعت بیماران لا علاج سے عام انکا
شفاعت گنہگاران امت چراغ ختم الرسل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اوصاف
بیان ہوے دل کہ جیسے ہیں سے آپ تھے ویسے ہی اوصاف آپ کے خدا خوب جانتا
ہر شکم حبیب یہ تمام اوصاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجاشی نے آنکہ زبانوں سے
سنے بے توقف کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] نجاشی نے کہا کہ وہ رسول برحق ہے توریت میں یہی نعت
انکے ہیں چنانچہ نجاشی صحابی ہوے اور انکا ورتابعین اور علماے حبشہ جنت
پہنچایا اللہ [illegible] واقعہ [illegible] اسی سال حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا
نے دسوین سال نبوت کی دس تاریخ ماہ رمضان المبارک کو [illegible]
[illegible] رضوان کی [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے انتقال سے
کمال رنج و ملال ہوا آخر الامر [illegible] خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا اس سے
پہلے اسلام میں نماز جنازہ نہ تھی [illegible] خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس واقعہ
[illegible] بعد تین روز کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ابوطالب نے بھی وفات پائی [illegible]

سورہ قصص کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ابوطالب نے وقت وفات کے یہی وصیت کی
کہ اے اولاد ہاشم اور عبدالمطلب کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق مین شتاب
لاؤ وہ سچا نبی ہے اُس کے دین کو تم قبول کرو اور اُسکی تابعداری کرو تاکہ عذاب آخرت
سے نجات پاؤ تم تفاسیر انک لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء
مین لکھا ہے کہ وقت وفات حضرت ابوطالب کے جناب قبلہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سرہانے ابوطالب کے آکر فرمایا کہ اے چچا مہربان اب یہ وقت آخر ہے تم ایک بار
کلمہ شہادت زبان سے کہہ لو اور اگر آواز سے نہ کہو تو ایسے آہستہ کہہ لو کہ مین سن لون
اور روز قیامت خدا تعالیٰ کے حضور مین اسلام کی تصدیق کرون اور تمکو دوزخ سے
چھڑاؤن یہ سنکر ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے میرا دل تو بہت ہی چاہتا ہے اس
امر کو کہ مین کلمہ پڑھ لون لیکن توفیق الٰہی رفیق نہین ہوئی لاریب خیال کہ بیشک و شبہہ
خوب جانتا ہون کہ تو سچا نبی ہے اور پیغمبر حق ہے قسم ہے خدائے ذوالجلال کی کہ کمال
تمنا مجھکو تیری پیروی کی ہے اور نہایت ہی شوق کلمہ گوئی کا ہے مجھے وہ نہین بھر رہا ہو
مگر بڑی دشواری اور سخت مشکل یہ درپیش ہے کہ اگر مین نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھ
لیا تو قریشی لوگ کہین گے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھا بڑی بزدلی کی غرض تا
باپ دادا کے دین پر انتقال کرتا ہون چنانچہ اسی حال مین وحی الٰہی نازل ہوئی انک
لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء وھو اعلم بالمهتدین اور ثعلبی مین لکھا ہے کہ بعد
وفات ابوطالب کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل قریش نے طرح طرح کی ایذا
دی اور بڑی بڑی گستاخیان اور سخت سخت بے ادبیان اُن کی جناب مین شروع
کین اور بیشتہ غدر مین جوڑ ہو کر ایسے گھمنڈ مین آئے کہ حضرت کو نہ اُٹھتے بیٹھتے لینے
دیا نہ سوتے آرام کرنے دیا۔ اس مقام پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیفین لکھتے ہوئے
روئے گار و نگار کا دل کانپتا ہے اور قلم صفحہ قرطاس پر بادیدہ خونبار روتا ہے ہیہات ہیہات
اب وہ وقت آگیا کہ حضرت کا گھر مین سے نکلنا بھی دشوار ہو گیا۔ چند روز کو کمبخت ابولہب نے
حضرت کی حمایت کی آخر اُسکی جورو نے کہا کہ اے ابولہب افسوس ہے تجھپر کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہماری ہجو کرے ہمکو کافر اور دوزخی بتاسے اور تو اُسکی حمایت کرے یہ سنکر وہ تنگدل
بھی حضرت کی حمایت سے دست بردار ہوا اور اہل قریش کی ہمراہ درپے آزار ہوا اہل قریش
نے ظلم کی یہ نوبت پہونچائی کہ رحمت عالم شہنشاہ دوجہان کے سر مبارک پر خاک بہ سائی اور
پتھر اور اینٹین مارنا شروع کین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے درگذر کی اور
طائف کو تشریف لیگئے طائفیون مخلوق نے بھی حضرت کی کچھ قدر اور خاطر نکی نو شقیق
اور بولندہ طائف کے باشندے تھے اور سردار قوم سے تھے انہون نے حضرت پر طعنہ زنی
کی اور جو لعین آیا وہ کہا نوبت یہانتک پہونچی کہ حضرت کو طائف مین بھی نہ رہنے دیا۔
واقدی اور شرح مشارق اور مصابیح مین لکھا ہے کہ ان کمبختون نے اونٹ کی مینگنیان
حضرت کے مارین ابن عبد اللہ کہ سردار قوم تہا وہ اُس جگہہ کہڑا تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یان خیال کہ یہ سردار قوم ہے شاید بوجہ اپنی بزرگی کے میری کچھ حمایت کریگا اور
اُسکے سمجہے سے یہ کمینے سرکشی سے باز آئین گے اُس خبیث کی طرف میل کیا لیکن اُس
بدبخت نے بجاے حمایت اور یہ ستم کیا کہ لوگون سے آنکھون کا اشارہ مارکر کہا کہ مینگنیان
کیا مارتے ہو اینٹ اور پتھر اور ڈھیلے مارو چنانچہ لوگون نے پتھر اور ڈھیلے ہی مارنے
شروع کئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت جناب الٰہی مین رجوع کی اور عرض
کیا کہ الٰہی مین تجھ لیے وسیلہ ہون تو میری حمایت کر ادہر تو حضرت کی یہ کیفیت اور مزید
حارث حضرت کے اوپر جہک پڑے تھے اور اُس ظلم کی بارش پتھرون کی بوچھار مین آن کے
کسی جگہہ چوٹ آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ اور شیبہ کے دیوار کی طرف جاکر پناہ پکڑی
ان ظالمون نے وہان بھی ہجوم کرلیا اور محبوب خدا کو کمال ایذا دی برابر پتھر مارتے تھے چنانچہ
عتبہ اور شیبہ بلندی پہ چڑھے اور اس حال کو دیکھا کہ حبیب خدا پر یہ ستم ظالم مظالم سے
[illegible] تہا [illegible] کہا کہ او ظالمون بچیا تو یہ کیا حرکت ہے خبردار [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] کس [illegible] مین روا ہے یہ کہا اور اپنے غلام عداس کو بہیجا کہ تو
[illegible] سے باز رکھ اور تہوڑے انگور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] درمیان مین کہ حضرت رسول خدا اُس مصیبت مین گہرے ہوے تھے

جبرئیل علیہ السلام نے پہاڑوں کے فرشتے ہمراہ لیکر آسمان سے آواز دی کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا کے سردار یہ ملک الجبال ہے اس فرشتے کو اللہ نے
آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ یہ پہاڑوں اور شہر پر حکم کرے اگر حکم کرو
طائف کے اوپر پہاڑ الٹ دے اور شہر کو ... زمین سے پست کرے
تو جابجا طائف سے ... یہ سن کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
اٹھائے اور عرض کیا بار الہا خدایا اس قوم کو ہدایت کر فانہم لا یعلمون توقف فرمایا اس لئے کہ شاید
ان کی نسل سے کوئی گروہ ایسا پیدا ہو کہ جو تیری تعالیٰ اور وحدت کا مقر ہو اور تیری یاد
کرے عداس غلام نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا اور فوراً صدق دل سے کہا۔
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی گواہی دیتا ہوں میں خدا ایک ہے اور محمد برحق ہے جب عداس ایمان لایا تو عتبہ شیبہ
بولے کہ عجیب جادو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جس نے غلاموں کو اپنا فریفتہ کر لیا عتبہ
شیبہ کی بہن اس جگہ کھڑی تھی اور یہ تمام معاملات چشم خود دیکھ رہی تھی اور کہتی تھی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہے اور بیٹا عداس نے بے کچھ دیکھے ہرگز ایمان نہیں لایا
اس نے ضرور کچھ دیکھا ہے جب عداس انکی طرف آیا اور سارا حال جبرئیل و ملک الجبال کی
تقریر کا اور پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی ان کے بیان کیا یہ تمام قصہ سنکر
خواہر شیبہ و عتبہ بھی بصدق دل ایمان لائے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ کر مسلمان
ہوگئے دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور عداس اور زید بن حارثہ
مکہ کی طرف واپس آئے۔ تفاسیر سورہ احقاف اور سورہ جن میں لکھا ہے کہ درمیان راہ کے
سات سردار جنات کے آئے اور حضرت قرآن شریف پڑھتے تھے وہ سنکر ایمان لائے
اور اپنے بادشاہ پاس گئے اور کہنے لگے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا
بہ ولن نشرک بربنا احدا ترجمہ ہم نے سنا قرآن عجیب راہ دکھاتا ہے
طرف راہ خدا کی پس ہم سب ایمان لائے ... اور ... شریک
نہ ٹھہرائیں گے کسی ... وہاں سے حضرت آگے چلے اور ... کے پاس پہنچے

وہ گویا کہ ایمان چاہتا تھا اور وہ حضرت کو اپنے لایا تین روز بیٹھے اس سے حضرت
نے کچھ نہ کہا اتنا تین روز بعد [illegible] بعد وہ بیٹھے کے حضرت نے اس شخص کو
کو مکہ میں اخنس کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر تو مجھکو اپنے قرب و جوار میں رکھے اور میرا
ساتھ دے تو میں پیغام الٰہی پہونچاؤں اس نے یہ بات قبول نہ کیا بعد اسکے [illegible] کے پاس
بھیجا اس نے بھی انکار کیا پھر مطعم بن عدی کے پاس حضرت نے آدمی بھیجکر کہلا بھیجا اوس نے
قبول کیا اور کہلا بھیجا کہ میں تمہاری حمایت کرونگا [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ میں گئے اور مطعم [illegible] اپنے [illegible] حمایت مطعم کے ظلم سے باز رہے
مطعم نے بھی سرداران قریش سے کہلا بھیجا کہ میں نے محمد کو پناہ دی ہے کوئی شخص ان سے
تعرض نہ کرے اور اپنی عہد و وفا کی رسم بجا لایا چنانچہ ایسا ہی ہوا ماہ شوال کے اخیر میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ سے غائب ہوئے تھے [illegible] تیسویں تاریخ ذیقعدہ
پھر حضرت مکہ میں [illegible] اختلاف اور تفسیر واقدی اور تفسیر سورہ
جن میں لکھا ہے کہ وہ سات جن مذکور [illegible] جو قرآن سنکر ایمان لائے تھے اور اونہوں نے
اپنی [illegible] بادشاہ کو مطلع کیا تھا اور وہ بادشاہ جنات کا تین سو فوج جنات کو ہمراہ
لا کر حضرت کی طرف آیا اور [illegible] ربیع الاول کے مہینے میں [illegible]
مقبرہ مکہ کا ہے وہاں نزول کیا اور ان ساتوں جنات نے حضرت کی [illegible]
جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر مکہ سے باہر
آئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ بن مسعود کو اوس خط کے اندر بٹھلایا اور خود مقام
نزول جنات پر تشریف فرما ہوئے [illegible] آگے جاتے تھے [illegible] کلمہ کا [illegible]
تھا اپنی راستے جاتے تھے [illegible] عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]
نزدیک بیٹھے دیکھتے رہے الغرض وقت صبح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جنات [illegible] حضرت کے پہنچنے [illegible] عبد اللہ بن مسعود [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] بادشاہ جنات [illegible]
[illegible]

تمام جنات سب کو دعوت اسلام کہلا بھیجی اور مضمون نامہ یہ لکھا انا سمعنا کتابا انزل من بعد
موسیٰ مصدقا لما بین یدیه یهدی الی الحق والی صراط مستقیم یا قومنا اجیبوا
داعی الله وآمنوا به یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم۔ ترجمہ
تحقیق سنا ہم نے قرآن کو جو نازل ہوا ہے بعد موسیٰ علیہ السلام کے تصدیق کرنیوالا وہ قرآن اس
چیز کی جو چیز اس کے ہاتھوں میں ہے اور روبرو ہے یعنی شریعت اسلام و قرآن ہدایت
کرتا ہے گمراہوں کو طرف راستہ سیدھے کی اے قوم ہماری قبول کرو تم داعی اللہ کو یعنی رسول
کو جو اللہ کی طرف بلاتا ہے تمکو اور ایمان لاؤ تم اسپر اور بخشے گا اللہ گناہ تمہارے اور پناہ دیگا
اللہ تمکو دردناک عذاب سے۔ آخر الامر تمام جنات نے روے زمین پر دعوت اسلام بھیجی جس کی
قسمت میں توفیق الٰہی رفیق تھی دولت اسلام سے مالا مال ہوا بیشمار جن و پری دائرہ اسلام
میں آئے۔ رسالہ ظہیری میں لکھا ہے کہ ربیع الاول کے اخیر مہینہ میں مطعم عدی نے بھی وفات
پائی ادہر اہل قریش نے پھر رسول خدا صلعم پر ظلم کی ٹہیرادی اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت متفکر ہوے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ کو درپردہ مدینہ شریف کو انصار کے پاس ایک نامہ
دیکر روانہ کیا اور دعوت اسلام کا مژدہ دیا وہ لوگ حضرت کے بھائی برادر از روے قرابت
قدیمہ کے تھے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ نامہ لیکر پہونچے سب انصاری عقبہ پہاڑ پر جمع ہوے
اور غائبانہ بیعت رسول قبول کی اور کہا کہ کہو محمد سے کہ ہمارے درمیان آجاویں اور
ہمارے پاس رہیں ہم ہر طرح ان کے ذمہ دار ہیں اہل قریش کی کیا مجال جو پھر اون کے ایذا
کا خیال بھی دلمیں لاویں ادہر تو عبد اللہ مسعود کو حضرت نے مدینہ منورہ کو روانہ کیا تھا اور
ادہر خود نہایت حیران و پریشان تھے کہ الٰہی کیا کروں اسی درمیان میں عبد اللہ مسعود رضی اللہ
عنہ خوشخبری مثل نسیم سحر لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوے رحمت عالم صلی اللہ علیہ
وسلم یہ سنکر بہت خوش ہوے۔

## فصل پنجم بیان واقعہ معراج اور ہجرت طرف مدینہ منورہ کی

تب ایذاے قریش حد سے گذری سید المرسلین علیہ السلام نے قصد مصمم مدینہ کا کیا اور صحابہ کو

اجازت دیدی کہ سامان سفر مدینہ کا کرین اور خود منتظر وحی کے ہوئے ۔ مصابیح مین لکھا ہے
کہ سب سے پہلے مدینہ مین مصعب عمر گئے اور ابن ام مکتوم گئے ۔ بعدہ عمار اور بلال اور سعد
رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد اُس کے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ معہ بیس آدمیون کے اُن
سے بعد کو قبلہ عالم رحمت خداے اکرم تشریف لیگئے تھے بعد بیان معراج شریف کے
ہجرت رسول کا مفصل ذکر کیا جاے گا ۔ رسالہ عمہری مین لکھا ہے کہ ستائیسوین تاریخ رجب المرجب
کی بارھوین برس نبوت کے حضرت کو پچاس برس کی عمر مین معراج ہوئی عالم ملکوت مین
فرمان الہی پہونچا کہ رضوان بہشت کو آراستہ کرے اور مالک آتش دوزخ کو ساکن کرے اور
جبریل قبور نبی آدم پر ملائکہ عذاب کو اٹھا دے اور غلمان و حور کو حکم الہی پہونچا کہ اپنے
آپ کو آراستہ کرین مہتر جبریل نے عرض کیا کہ بار الہا کیا قیامت قایم کرنیکا قصد ہے حکم ہوا
کہ اے جبریل آج ہماری محبوب کی معراج کی رات ہے آج اپنے دوست قریشی کو ہم تھوڑی
دیر کو اپنے پاس بلاوینگے اے جبریل بہشت مین جا اور مرغزار بہشت سے ایک براق برق
رفتار واسطے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی انتخاب کرکے لا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر
میرے حبیب کے در دولت پر حاضر ہو کر مژدہ معراج سنا مہتر جبریل صلواۃ اللہ علیہ بہشت مین گئے
اور ایک براق سبزہ زار بہشت سے لیکر ستر ہزار فرشتون کے ساتھ شہنشاہ عالم کے دروازہ
عالی پر حاضر ہوئے سید المرسلین علیہ السلام امہانی کے گھر مین سو رہے تھے کہ دفعتہً اُس
مکان کی چھت شق ہوئی اور مہتر جبریل صلواۃ اللہ علیہ خدمت مین قبلہ عالم کی حاضر ہوے
اور فرمان خدا پہونچایا کہ چلئے خدا نے آپکو طلب فرمایا ہے چنانچہ مصابیح مین لکھا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب شیرین سے جاگے اور حریم شریف مین آکر وضو کیا اور نزدیک
مقام حطیم کے دوگانہ ادا کیا اور براق پر سوار ہو کر روانہ ہوے مہتر جبریل ستر ہزار فرشتون
کے ساتھ حضور کی رکاب مین رواں تھے جس وقت بیت المقدس مین پہونچے دوگانہ شکر
ادا کیا اُس جگہ ایک سیڑہی نور کی آسمان سے زمین تک معلوم ہوئی حضرت اوس پر سوار
ہوکر اوپر کو چڑھے چلے گئے جب پہلے آسمان پر پہونچے مہتر جبریل نے کہا کہ اے
ملائکہ فلک اول کے میرے ساتھ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان اول پر رونق افروز

ہین یہ سنکر فرشتون نے تعظیماً مبارکباد کا نعرہ افلاک مین بلند کیا اور کہا مرحبا بہ نعم المجیء
اچھا آیا اور خوب آیا تو۔ دروازہ فلک اول کا کھولا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسمین
رونق افروز ہوئے مہتر آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی مہتر جبرئیل نے کہا کہ یا محمد یہ
باپ آدم کو سلام کرو سید المرسلین علیہ السلام نے مہتر آدم کو سلام کیا انہون نے جواب
سلام کا دیا اور کہا مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح پھر دوسرے آسمان پر پہونچے وہان
مہتر یحیی علیہ السلام سے اور مہتر عیسی علیہ السلام سے ملاقات کی انہون نے کہا مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر تیسرے آسمان پر گئے وہان مہتر یوسف علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی انہون نے خوش ہوکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر چوتھے
آسمان پر مہتر ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہون نے خوش ہوکر کہا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح رسالہ عجوبہ مین لکھا ہے کہ پھر حضرت نے عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات
کی اور انکو ایک کرسی پر بیٹھے دیکھا نیچے درخت کے بہت تمام بیٹھے ہوئے اور داہنے
بائین ان کے گروہ فرشتون کے کھڑے ہوئے تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آگے بڑھے اور عزرائیل سے سلام علیک کی عزرائیل نے بڑی تعظیم سے ساتھ حضرت کے
پیش آئے حضرت نے ان سے کیفیت روحون کے قبض کرنے کی دریافت کی مہتر عزرائیل
نے حضرت سے عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ درخت جسکو دیکھتے ہو اسکے پتے
اسی قدر ہین جسقدر جن وانسان روئے زمین پر قیامت تک اس دنیا مین پیدا ہونگے اور ہر شخص
کا نام اس درخت کے پتہ پر لکھا ہوا ہے جب موت کسی شخص کی نزدیک ہو جاتی ہے تو چالیس
دن پہلے وہ پتہ جسپر نام اجل رسیدہ کا ہے زرد ہونے لگتا ہے یہانتک کہ نوبت آتی ہے کہ
جس دن وہ پتہ بالکل زرد ہوکر گر پڑتا ہے اگر وہ مرنے والا نیک اور قابل رحمت ہے تو
داہنے ہاتھ کے فرشتے اسکی جان کو قبض کرکے مقام علیین مین لیجاتے ہین اور اگر بد اور اہل
لعنت سے ہے تو بائین ہاتھ کے فرشتے جاتے ہین اور جان اسکی قبض کرکے سجین کے مقام
پر پہونچاتے ہین لیکن مجھکو ہرگز یہ معلوم نہین کہ روح کیا چیز ہے نہ کبھی مین نے روح کو ان
آنکھون سے دیکھا لیکن ہاتھ پر کوئی چیز گران معلوم ہوتی ہے اس سے تو البتہ یقین ہوتا ہے

کہ حضرت کو کیا خبر ہوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم نے جو فرمایا ہو جو بہت سے کہ جس [illegible]
تعلق ملتا ہے کہ پہنچو پیدا کیا ہے اور معراج کا کام مجھے ہوا اے آپ
مجھکو علم ہوتی ہے کہ اے عزیز آخر زمانہ مین ایک نبی آخر زمان کو پیدا کرینگے انکا نام
اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا تجھکو [illegible] امت مرحومہ کی جان [illegible]
جیسے شفیق ماں اپنے بچے کو [illegible] اپنی چھاتی نکال لیتی ہے بچا [illegible]
کرمیہ حبیب اسی طرح [illegible] پانچوین آسمان پر پہونچے وہان ہارون علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی اور [illegible] دیکھکر کہا مرحبا اخ الصالح والنبی الصالح جب چھٹے
آسمان پر پہونچے وہان موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونہوں نے کہا مرحبا یا
اخ الصالح والنبی الصالح بعد اسکے موسی علیہ السلام رونے لگے ملائکہ نے سبب
رونے کا دریافت کیا موسی علیہ السلام نے کہا کہ اسواسطے روتا ہوں کہ یہ میرے ایک
جوان عربی کو حضرت حق نے [illegible] آخر ختم المرسلین فرمایا اور وہ قرب بخشا کہ قیامت کو
[illegible] اسکی امت بہشت مین داخل ہوگی اور اس شان سے داخل ہوگی کہ میری
امت کی شمار اس کی امت کے آگے ایسے ہوگی جیسے [illegible] جنگل مین یا قطرہ دریا مین
غرضکہ اسی طرح حضرت ساتوین آسمان پر پہونچے وہان ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت کو دیکھکر کہا مرحبا یا ابن الصالح [illegible]
پر پہونچے کہ وہ مقام جبریل علیہ السلام کا ہے اور سدرہ [illegible] درخت کا [illegible] وہ ساتوین
آسمان پر ہے [illegible] عرش ہے اور اوس کی جڑ سے پانی کی [illegible]
باہر نکلتی ہین دو نہرین ظاہر دو نہرین پوشیدہ بہتی ہین پتے اسکے مثل کوش [illegible] کے
ہین اور پہل اسکا جیسے [illegible] چار نہرین دیکھین ملائکہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یہ دو نہرین جو پوشیدہ بہتی ہین بہشت کے چشموں سے آتی ہین اور یہ دو نہرین
ظاہر ہین ایک رود نیل کہ مصر مین واقع ہے دوسری فرات کہ عراق مین واقع ہے
تیسری جیحون کہ خراسان اور ماوراء النہر مین واقع ہے چوتھی سیحون کہ [illegible] جاری
ہے بعد اسکے بیت المعمور مین پہونچے سید المرسلین نے وہان بھی دوگانہ شکر ادا کیا۔

اس کے بعد تین پیالے حضرت کی خدمت میں پیش کیے گئے ایک دودھ سے بھرا تھا دوسرا پیالہ شہد سے بھرا تھا تیسرا پیالہ شراب سے بھرا تھا کہا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان میں سے ایک پیالہ اختیار کیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دودھ کا پیالہ لیا تمام ملائکہ میں شور احسنت و آفرین کا بلند ہوا اور بالاتفاق سب کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاباش تیری دانائی پر کہ تو نے اصل فطرت کو اختیار کیا یہ پیالہ دودھ کا دین اسلام ہے پھر فرمان الٰہی پہونچا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرش پر آ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نعلین مبارک پائے اقدس سے جدا کریں فرمان باری ہوا کہ خبردار نعلین پاؤں سے جدا کرنا اسواسطے کہ تیری نعلین کی گرد سے ہمارے عرش اعظم کو برکت حاصل ہوگی سبحان اللہ شان محمدی کا کیا بیان ہوسکتا ہے جب حضور نے عرش پر جانے کا ارادہ کیا تو رفرف واسطے سواری کے آیا حضور رفرف پر سوار ہوئے پھر جبریل علیہ السلام بولے کہ اب ہماری رخصت ہے ہمارا اسلام لیجیے ہمکو اس سے آگے جانے کی مجال نہیں اگر مثل میرے ایک لاکھ جبریل بھی ہوں تو بال کی برابر قدم آگے نہ بڑھا سکینگے مگر تمکو اللہ تعالیٰ نے یہ طرفہ تعالیٰ عطا فرمایا ہے کیونکہ عرش و کرسی کو تمہاری محبت میں اللہ نے پیدا کیا ہے تم جا سکوگے اور کسی کی مجال نہیں ہے حضور آگے بڑھے رفرف ستر ہزار پردوں سے نور کے آگے نکل گیا اس مقام پر پہونچکر نور تجلی ذات کبریا کا ظاہر ہوا سید المرسلین علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے دیدار الٰہی دیکھا اور اس طرح زبان مبارک پر لائے - التحیات للہ والصلوات والطیبات حق سبحانہ تعالیٰ نے زبان مہربانی سے ارشاد فرمایا السلام علیک ایہا النبی رحمتہ اللہ وبرکاتہ پھر حضور نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فرشتے پکارے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمان الٰہی پہونچا کہ سیدا تیری محبت میں ہم نے عرش و کرسی زمین و آسمان لوح قلم ملک فلک کو پیدا کیا اور اپنی خدائی اور شان ربوبیت کو بھی تمہاری ہستی کے سبب تیری محبت کے پردہ میں ہم نے ظاہر کیا اگر ہم تجھکو پیدا نہ کرتے

تو ہرگز زمین و آسمان حور و غلمان جن و انس کو پیدا نہ کرتے اگر تو نہ ہوتا تو عالم ہستی کا نشان کیا
وہم و گمان بھی نہ ہوتا نہ جان پیدا ہوتی نہ موت نہ ملک الموت۔ محبوب میرے آج روز
روز بازار اپنے اعمال کا تیرے ہے اور آج کی شب شب معراج تیری ہے مانگ
مجھسے جو تیرے جی میں ہو اور جو مانگیگا پاویگا اے حبیب میرے اگر آج
دونوں عالم بھی تجھکو بخشدوں تو میرے دریائے کرم سے ایک قطرہ بھی کم نہ ہوگا۔
پس فرمان عالیشان اور یہ انعام و اکرام اپنے خالق مہربان سے دیکھکر دست بدعا بلند
کئے اور اسطرح التجا کی کہ اے میرے مہربان معبود امت گنہگار رکھتا ہوں اُنکے
عذاب آخرت سے ڈرتا ہوں خداوندا میری عاصیان امت کو بخشدے اور دوزخ
کی آگ سے اونکو امن عطا فرما فرمان الہی پہونچا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک تہائی امت تیری ہم نے بخشدی حضور رحمت عالم نے عرض کیا خداوندا اور
اس سے بھی زیادہ کرم فرما حکم ہوا کہ دو تہائی امت کو آج بخشدیا حضور رحمت عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا الہی اور اس سے بھی زیادہ انعام عطا فرما فرمان الہی پہونچا
جا خوش ہو جا سب کو ہی بخشدیا مگر شرط یہ ہے کہ مجھسے شرک نکریں جو شخص تیری امت کا
صدق دل سے ایکبار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہیگا وہ سیدھا بہشت
میں پہونچیگا اگرچہ اُس کے گناہ پہاڑ کی برابر ہوں لیکن میں بخشدونگا سب گناہ بخشدونگا
مگر شرک نہ بخشونگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار کلام الہی سننے
کے بعد اسکے عرض کیا خداوندا جب میں دنیا میں جاؤنگا تو میری اُمت پوچھیگی کہ تم معراج
میں خدا کے پاس گئے تھے ہمارے واسطے کیا تحفہ لیکر آئے ہو اسکے جواب میں فرمان
الہی ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ دیجیے کہ پچاس وقت کی نماز تم پر اللہ نے
فرض کی تمہارے لئے پروردگار کی حضرت سے یہی تحفہ لایا ہوں حضرت نے معراج سے
مراجعت کی پھر موسی علیہ السلام سے راستہ میں ملاقات ہوئی اور ذکر پچاس وقت
کی نماز کا درمیان آیا موسی علیہ السلام نے حضرت کو پیچھے کو بھیجا اور کہا کہ یا رسول اللہ ان
نمازوں میں کمی کراؤ تمہاری امت نہایت ضعیف ہے متحمل اسکی نہوگی چنانچہ حضور گئے

و تخفیف چاہی نوبت [illegible] کی پہونچی کہ وقت [illegible] زمین گھٹتے گھٹتے رہ گئیں پھر حضرت موسی
علیہ السلام سے ملے موسی علیہ السلام نے یہ سنکر حضرت تو کہا کہ پھر جاؤ اور کمی چاہو حضرت
پھر گئے اور اللہ پاک کے دربار سے پانچ وقت کی نماز فرض رہی پھر موسی علیہ السلام
نے حضرت سے فرمایا کہ جاؤ اور کمی کراؤ تب حضرت نے فرمایا کہ اب مجھکو اپنے پروردگار
سے شرم آتی ہے اب زیادہ عرض نہیں کر سکتا ہوں ادھر اللہ پاک نے بھی فرمان بھیجا
[illegible] فضیلت [illegible] ترجمہ تحقیق [illegible] اپنے کا۔
پھر [illegible] علیہ السلام نے بہشت اور دوزخ کی رحمت و زحمت ملاحظہ فرمائی اور تمام
عالم ملکوت عرش کرسی لوح قلم انواع و اقسام کی اشیاء کو ملاحظہ فرمایا کہ اگر مفصل ان
سب کا بیان کیا جاوے تو طاقت بشریت سے باہر ہے [illegible]
حدیث المعراج اور مشارق اور صحیحین اور مصابیح اور [illegible] لکھا ہے کہ شب
معراج حضور قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے آسمان پر پہونچے تمام ملائکہ اور انبیاء آگے
پہونچے سیدنا سلیمان علیہ السلام امام بنے اور وہ سب مقتدی ہو دو رکعت نماز ادا کی۔
[illegible] تفصیل تواریخ میں لکھا ہے کہ قریب سدرۃ المنتہی کے جو دو رکعت نماز علیحدہ
فرشتوں کو حضرت نے پڑھائی اور دو رکعت نماز چوتھے آسمان پر انبیاء کو علیحدہ پڑھائی
[illegible] حضرت [illegible] اپنے گھر پر آئے گرمی بستر مبارک سے نہ گئی تھی اور پانی وضو کا
بچا ہوا آفتابہ میں جنبش ہلتا تھا گویا ابھی وضو کر کے رکھا ہے اور سجدہ کی جگہ مقام خیم
میں حضرت کی پیشانی مبارک پسینہ سے تر تھی ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
ترجمہ بخشش اور مہربانی اللہ کی ہے جسکو چاہتا ہے اسکو دیتا ہے اپنے بندوں میں سے
[illegible] وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصہ شب معراج کا اپنے
[illegible] سے بیان کیا سب نے تصدیق کی اور کہا [illegible] فوائد الفواد میں لکھا ہے کہ
[illegible] کیفیت اسری تھی [illegible] سے پہلے آسمان
[illegible] معراج تھی اور [illegible] آسمان سے مقام قاب قوسین او ادنی تک شان اعراج تھی
[illegible] حبیب [illegible] اور [illegible] کی بیعت کا حال [illegible]

اور نا لیف ہوئے اور اس بات سے ڈرے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق
بازار بڑھ گئی اور دین اسلام کو روز افزون ترقی نصیب ہے اس خیال سے اہل قریش نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قتل کا مضبوط ارادہ دل میں ٹھان لیا۔
ثعلبی اور بیہقی اور کشاف میں سورہ نمل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اہل قریش واسطے مشورہ قتل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ میں جمع ہوئے۔ ابلیس لعین بصورت شیخ
نجدی کے دروازہ پر آیا اور کواڑ کھٹکھٹائے اور کہنے لگا اے قریش میں شیخ اہل نجد
و عابد تارک الدنیا ہوں میں گوشہ نشین ہوں جو مشورہ آج تم باہم کر رہے ہو اپنی قوت کشف
اور نور باطن سے میں اوس پر مطلع ہوا چنانچہ میں اس خیال سے آیا ہوں کہ تمکو اس معاملہ
میں نیک صلاح دوں اور بہتر رائے تمکو بتلاؤں۔ یہ سنکر قریش بہت خوش ہوئے اور
بڑی تعظیم سے اس ملعون کو اندر لیگئے وہاں جاکر شیطان نے پوچھا کہ اے دوستو تمنے
قتل رسول کا مشورہ کیا کیا ہے اور کس تدبیر سے ہلاکت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی منظور
ہے۔ اول ابو البختری نے کہا کہ میں نے تو یہ سوچا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پنجرہ میں بند کیا جاوے اور وہ پنجرہ عبرت کے واسطے راستہ میں ڈالا جاوے چلتے مسافر
یہ حال دیکھتے جاویں اور پنجرہ کے سوراخوں سے کھانا پانی اونکو پہونچایا جاوے۔ یہ تدبیر
سنکر شیطان لعین نے کہا کہ یہ رائے بہت نامناسب ہے کہ جو فرصت وقت اور موقع
تاک کر پنجرے میں اوسکی قوم آپڑے اور اسپر حملہ کرے اور سب کو معہ اوسکے قتل کرے۔ پھر ہشام نے
کہا رائے میری یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا وطن کرو۔ شیخ نجدی یہ سنکر بولا کہ
یہ رائے بھی گمراہ ہے بلکہ یوں کرو کہ دوسری قوم کو جمع کرکے کشت و خون کراؤ اور محمد کو قتل
کراؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ میری تو رائے یہ ہے کہ بس جیسے ہو محمد کو قتل ہی کرو زندہ نہ چھوڑو
یہ سنکر شیخ سجادہ نشین علیہ اللعنۃ کہنے لگا کہ شاباش احسنت کیا کہا ہے۔ یہ سمجھ بہت ہی
خوب ہے یہی ہونا چاہیے اون کے قتل ہوتے ہی سب فتنہ مٹ جائیگا۔ اسپر ابو البختری کہنے
لگا کہ بنی ہاشم محمد کا بدلا لئے بغیر باز نرہینگے۔ شیطان علیہ اللعنۃ نے کہا کہ اے یارو
تمکو کیا ہوا ہے کیوں ایسے متفکر ہو۔ میں ایک تدبیر تمکو ایسی بتلاؤں کہ تم بھی [illegible] کرو
لو اب ایک کام کرو کہ ہر قبیلہ میں سے نکال کر سو آدمی جمع کرو اور سو تلواریں اون کے

ہاتھوں میں دو اور کہدو کہ سو مرد یکبارگی بنی آدم پر حملہ کرکے اوسکو خون میں نہلا دیں
اور قتل کر دیں پھر دیکھیں کہ محمد کا وارث بنی ہاشم کس کس سے لڑینگے نہیں لڑ سکتے قوموں سے
قصاص لے سکیں اور مصلحت یہ ہے کہ آج کی رات موقع کی تاک میں رہو دیکھو وقت ہاتھ
سے نہ نکل جائے فوراً ہی محمد کو آج کی رات قتل کر دو جیسا میری سمجھ میں آیا میں نے
تمکو بتادیا اب آگے تم جاؤ تمہارا کام جیسا بن پڑے تو جاؤ بہت پسند آیا سب اہل قریش نے شیخ نجدی
کو معظم تمام رخصت کیا اور خود اسکے کہنے کی موافق آمادہ ہوئے پیچھے کمر بستہ ہو بیٹھے —
شیخ نجدی وہ لعین علیہ اللعنۃ خوشی خوشی اس قوم سے رخصت ہو کر اپنی راہ کو گیا اور ادھر جناب
رب العزت یعنی جبرئیل امین دربار خدا سے ذوالجلال والاکرام سے حضور رسول میں نازل
ہوئے اور ایک ایک حال اور مشورہ ملعونان اور اہل قریش سے مفصل اطلاع دی اور
عرض کیا اے سلطان دو جہان آج کی رات تم اپنے بستر پر خواب نہ کرنا اپنی جگہ پہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کو سلا دینا اور خود بہ رفاقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کو
چلے جاؤ — واقدی میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے بموجب فرمان باری امیر المومنین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلادیا اور پہلی تاریخ کی رات کو ربیع الاول شریف
کی کہ نبوت ملے ہوئے تیرہ برس گذر چکے تھے مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول
علیہ السلام نے پوشیدہ طور پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور باہر آئے جب آدھی
رات گئی تو مفسدان قریش قتل رسول پہ کمربستہ حضرت کے گھر پر چڑھ آئے ہر چند کہ ادھر
اودھر تلاش کیا لیکن حضرت کا پتہ نہ ملا بلکہ بجائے حضرت کے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو
سوتا پایا آخر محروم لوٹ آئے راہ میں پھر شیخ نجدی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اے جوانان
قریش تم کس خیال خواب میں ہو یہاں تو محمد مع ابوبکر صدیق مدینہ کو سدھارے جلدی کر
پکڑ لو ابھی تھوڑی ہی دور پہونچے ہونگے دیکھو سامنے ہی جا رہے ہیں دوڑو دوڑو — اہل قریش
پیچھے پیچھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے محبوب خدا کو وہ اطلاع ہوئی نے غار
ثور میں چھپ گئے اس غیب کو چھپ نے بحکم خدا جالا تنا اور دو کبوتر آئے اونہوں نے غار کے
منھ پر انڈا دیا — یہ قصہ تفسیر سورہ برات میں لکھا ہے جب قریش اس غار تک پہونچے جہاں
حضرت مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخفی تھے تو اونکو کبوتر اور نشان حضرت کے قدم مبارک کا

غار ثور تک پایا اُس سے آگے سراغ نہ چلتا تھا شیطان نے چاہا کہ آگے بڑھکر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو پکڑوا دے لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا جبرئیل امین نے اپنے پہلی ایک جھٹکا مارکر اوس ملعون کو سینکڑون کوس پر پھینکدیا اگر دیکھنا چاہیے کہ تماشاے قدرت کہ سب اہل قریش در غار پر چلتے پھرتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کے پاؤن دیکھتے تھے قریش دامن پائین وہ ڈھونڈتے تھے اور حبیب خدا کو تلاش کرتے تھے اور تھاتے اندھے نظر آتے تھے مگر ایسے اندھے ہوگئے تھے کہ حضرت کو نہ دیکھ سکے۔ اس جگہہ فقیر مولف کے دل مین ایک نکتہ موزون گذرا وہ یہ ہے کہ اگر اندھے نہوتے اور حضرت کے دیکھنے کی آنکھین رکھتے تو کاہیکو بھٹکتے پھرتے اور کیون ڈھونڈتے حضرت تو اُن کے پاس چلے ہوے موجود تھے۔ غرض اس حالت کو دیکھکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھبراے اور عرض کیا یا رسول اللہ قد ادرکنا۔ ترجمہ۔ اے رسول اللہ کے تحقیق پالیا کافرون نے ہمکو اور آپہونچے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما ظنک فی اثنین اللہ ثالثہما۔ ترجمہ۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا گمان تیرا ہے اے ابوبکر رض درمیان دو شخصون کے جنکا ثالث اور نگہبان اللہ ہے۔

جب اہل قریش نے نشان ایمان کا نہ پایا اور سراغ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قطعی اون کو ہاتھہ نہ آیا جالا مکڑی کا اور انڈا کبوتر کا غار کے دروازہ پر دیکھکر ناکام پیچھے کو پھرے قریش کی واپسی کے بعد تین روز حضرت معہ یار غار اسی جگہہ غار مین آے۔ رسالہ عبہری مین لکھا ہے کہ دوسرے دن ایک سانپ اوس غار مین سے نکلا اور سوراخ سے سونھ باہر کرنا چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا پاؤن سوراخ کے مونھہ پر رکھا۔ سانپ نے حضرت ابوبکر کے پاؤن مین کاٹا پھر وہ سانپ رونے لگا اور بولا کہ خدا کیواسطے ابوبکر مجھکو سعادت قدمبوسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نرکھیے اوس حبیب خدا کے قدم مبارک چومنے دیجے تین قدمون کے غرض معلی نے اپنی آنکھون مین لگاے امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤن سوراخ سے اُٹھالیا سانپ نکل آیا اور حضرت کے قدمون پر گرکر ایمان لایا اور کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لعاب دہن مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤن پر لگایا سانپ کا زہر دور ہوا
کہ اللہ جل شانہ نے شفا دی کمال نجشی کشاف مین سورہ برات کی تفسیر مین تفسیر سورہ
انفال اور تفسیر ثعلبی اور حسینی اور شواہد مین لکھا ہے کہ جس روز حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اوس غار سے باہر آئے اور روانہ ہوئے - اہل قریش نے سراقہ جعشم کے پاس
نامہ لکھا تا کہ وہ حضرت کا پیچھا کرے اس نے گھوڑے پر سوار ہو کر حضور کا پیچھا لیا اور راہ
ناشیان مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچ گیا امیر المومنین ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکنا ترجمہ اے رسول اللہ
ہمکو کافرون نے پالیا - حضرت نے فرمایا ما ظنک فی الاثنین اللہ ثالثہما ترجمہ
کیا ہے گمان تیرا اے ابوبکر صدیق درمیان ان دو شخصون کے خدا کا ثالث اور نگہبان ہے
اتنے مین سراقہ آپہونچا اور چاہا کہ ضرر کا حضور قبلہ عالم پر ایسے زمین شق ہوی اور قدرت
خدا سے گھوڑا اسکا پیٹ تک زمین مین دھس گیا سراقہ نے عرض کیا اور حضرت سے معافی
قصور کی چاہی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ارض خلی رجلہ ترجمہ
اے زمین چھوڑ دے تو دونون پاؤن آ نکلے - زمین نے اسکو معہ گھوڑی کے چھوڑ دیا اور
حکم رسول کی تعمیل کی سراقہ اولٹے پاؤن پھر گیا سید المرسلین علیہ السلام ایک مقام پر جس کا
نام کسراع الغمیم ہے پہونچے بریدہ رضی اللہ عنہ اسلمی حضور کی خدمت مبارک مین
حاضر ہوئے اور سات سو آدمیون کی جمعیت کیساتھ اسلام لائے - یہ کیفیت النابینامہ
مین خوب لکھی ہے - اللہ اکبر یہی شان کہ شام کی نماز پڑھی تو فقط رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور جب عشا کی نماز پڑھی تو سات سو ایک مقتدی اور
حضرت امام تھے -

واقدی نے لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نبوت کے تیرہوین برس سولہ تاریخ ربیع الاول
کو قبا مین پہونچے پیر کا دن تھا مدینہ والون نے حضور قبلہ عالم کا استقبال کیا اور بڑی ہی تعظیم
و تکریم سے پیش آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تھے اور حضرت پیچھے جا رہے تھے تمام لوگون
کے ذہن مین یہی جانا کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف
متوجہ ہوتے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات سے ہراسے اور اپنی دونون آستینون سے

حضور قبلہ عالم کے چہرہ مبارک پر سایہ کر لیا تب لوگون نے سید المرسلین علیہ السلام کو جانا کہ
یہ ہین اور سب متوجہ حضرت کی طرف ہوگئے حضرت نے ہر ایک کو تعظیم کے ساتھ نوازش
کی چار روز برابر حضور قبا مین رونق افروز رہے - بعد روز جمعہ کے مدینہ منورہ مین بہزار
شان و شوکت رونق افروز ہوئے - اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر مین نزول
اجلال فرمایا نماز جمعہ اس روز واجب ہوئی سب سے اول وہی نماز جمعہ پڑہائی اس سے
پہلے نماز واجب ہوئی تھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ تین برس پہلے سے مکہ
معظمہ مین حضرت سے انکا نکاح ہوا تھا خدمت مین حضرت کی داخل ہوئین -
مصابیح اور شرح مشارق مین لکھا ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہ یہودیون کے قوم کے
سردار تھے حضرت کے دیکھنے کو آئے جب روے مبارک پر سید المرسلین علیہ السلام کے
نظر کی دیکھتے ہی کہنے لگے - واللہ ما ھذا الوجہ بکذاب ترجمہ - قسم ہے اللہ کی
نہین ہے یہ چہرہ جھوٹ بولنے والا اور کہا یا سید المرسلین علیہ السلام تین سوال مجھکو ایسے
سے ہین کہ اون کو سواے پیغمبرون کے دوسرا شخص نہین جان سکتا ہے - اول یہ
بتاؤ کہ بہشتیون کا کھانا کیا ہوگا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادت
کبد حوت - شرح اس کلام پاک کی یون کی گئی ہے کہ زیادتی جگر مچھلی کی بہشتیون کی غذا
ہوگی اور وہ کیا چیز ہوگی وہ اشتہے شکم ماہی مین کہ لطیف اور شیرین تر جگر مین ہوتا ہے
پھر عبد اللہ سلام رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ اول علامت قیامت کی کیا ہوگی حضرت
رسول خدا صلی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آگ مشرق سے نکلیگی اور مخلوق کو مغرب
کیطرف لیجایگی تیسرا سوال علیہ السلام رضی اللہ نے یہ کہا کہ حضرت اولاد ماں یا باپ کی
صورت پہ جو مشکل ہوتی ہے اسکا سبب کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعلق
منی کے پانی سے ہے اول منی مرد کی اگر غالب آوے تو اولاد باپ کی صورت پیدا ہوگی
اور جو منی عورت کی مرد کی منی پر غالب آویگی تو اولاد ماں کی صورت پہ ہوگی یہ سنکر عبد اللہ
سلام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ بے تا ال حضرت
پر ایمان لائے باقی نو برس گیارہ مہینے چھبیس روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ مین رونق افروز رہے اور وہین سکونت اختیار فرمائی اور مسجد [illegible]

تشریف ہوئی اب اس عرصہ مین حضرت کا عروج و اقبال عرش معلی سے بھی گذر گیا تمام
روے زمین کی بادشاہی خدا نے آپکو دی تمام دنیا پر فتح کے جھنڈے بلند ہوے اور
افواج ناصرہ اسلامی بیحد و بیحساب عرب کے ملکون مین جمع ہوئین اور سیرگاہ محمد مصطفے کو مین مین
عام نعمت یعنی امن و آبادی کا پہونچا اور سفینہ ہستی میر پنج دستی اعداے اسلام نوبت
پہنچی یعنی رعب اور ہیبت اسلام نے سلاطین روے زمین کے موم کی طرح پگھلا دیے
اور شجاعان عرب کی تیغ کی شعاعین ہفت اقلیم پر بجلی کی طرح کوندنے لگی اور نعرے سے
غازیون کے تکبیر کی میدان وغا مین مشتاق شہادت مستی و سرور بادہ توحید سے رعد کی
طرح گرجتی سنائی دیتی ہے ان نعرون سے گنبد فلک گونجنے لگا اور ان ہاتھی تلوارون نے
سطح خاک کف دست کف رنگین حنا سے حیوان کی مان باندھنے لگا۔ ہفت اقلیم کے شہر
و قلعے فتح ہو گئین گے مفصل بیان اسکا آگے آتا ہے۔

## فصل چھٹی مین بیان ہے واپسی صحابہ کا حبشہ سے طرف مدینہ منورہ کی اور ذکر وفات نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا

تمہید المعرفۃ اور تفسیر بستی مین لکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین
سکونت اختیار کرنے کے چند روز بعد عمرو امیہ رضی اللہ عنہ کو نامہ لکھکر طرف نجاشی بادشاہ
حبشہ کے روانہ کیا اس مین لکھا کہ نجاشی اپنی نواح مین مخلوق کو اسلام کی دعوت کرے
اور ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کے ان دنون حبشہ مین تھے اوسکو حضرت نے پیغام اپنے
ساتھ نکاح کرنے کا بھیجا۔ جب عمرو امیہ حبشہ مین جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو جعفر
رضی اللہ نے کہا کہ نجاشی مسلمان ہو گیا چنانچہ نامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
نجاشی نے بڑی تعظیم سے لیکر آنکھون کو لگایا اور اسکے گروہ کے جتنے لوگ پہلے ایمان نہ
لائے تھے اس روز سب ایمان لے آئے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کو بوکالت نکاح
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی نے چار سو چوبیس دینار اپنے خزانہ سے دیکر
مہر ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کا ادا کیا اور جمعہ اصحاب کبار سب کی مہمانی اور ضیافت کی

جواہرات محلات سے نجاشی نے زیور اور عطر قسم قسم کے اور شاہزادوں نے ام حبیبہ کو دیے
اور چند عورتوں نے جو کہ ام حبیبہ کے پاس پہچان والیاں تھیں کہا کہ حاجتیں ام حبیبہ سے
اگر اسواسطے بیان کیں کہ وہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی طرف
سے عرض کریں چنانچہ ام حبیبہ طرف مدینہ منورہ کی روانہ ہوئیں اور بہ اتفاقات تقدیر سے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر پیش آئی اور بفضل خدا حضرت کی فتح ہوئی
اور ابوجہل لعین اور بڑے بڑے سرکش سردار قریش کے مارے گئے۔ چنانچہ بیان اسکا
مفصل طور پر آئندہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ صحابہ نے نجاشی کو خبر فتح جنگ بدر کی
اور صحابہ کو جو حبشہ میں تھے سنائی سب خوش ہوئے اور مشتاق قدمبوسی و دیدار رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور نجاشی نے واسطے سامان سفر مدینہ کے مدد چاہے
اور کمر سفر باندھکر فوراً حضور قبلہ عالم میں آئے اور چشم مشتاق کو انوار دیدار محبوب باری سے
منور کیا اور بہت مخلوق حبشہ کی اور بحیرا راہب بھی ہمراہ صحابہ کے خدمت حضور میں مع
تحف و ہدایا مرسلہ نجاشی حاضر ہوئے نجاشی بکمال نیازمندی و صدق و خلوص قلبی کے
ساتھ انواع و اقسام سے تحفے اور نذرانے بھیجے منجملہ ان کے دو عورتیں ایک جاوا دوسری
ماریہ نام کہ وہ قبیلہ بنی قرط مصر سے ہیں حضرت کی خدمت کیواسطے بھیجیں اور ایک
روایت یوں بھی ہے کہ ماریہ کو مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے حضور کی خدمت میں بھیجا
تھا اب اللہ نے اپنے حبیب کو وہ مرتبہ اور عزت بخشی کہ تمام عالم کی شہنشاہی کا تاج فرق
مبارک پر رکھا دوسرے زمین کی بادشاہ تحفے اور نذرانے بھیجنے لگے بیشمار فوجیں جمع ہوئیں
تمام دنیا دائرہ اطاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آگئے۔ جس روز کہ صحابہ معہ جمعیت
حبشہ مدینہ منورہ میں آئے معلوم ہوا کہ اسلامی جھنڈا قلعہ خیبر پر بلند ہے اور وہیں جناب
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں یہ سب لوگ خیبر پر پہونچے اور سب تحفے
تحائف اسی مقام پر حضور کی نظر اقدس سے گذرانے آپنے سب قبول فرمائے اور
ارشاد فرمایا کہ بتلاؤ آج میں کونسی خوشی کروں آیا جعفر اور صحابہ کے بعد مدت ملنے کی
خوشی کروں یا فتح خیبر کی خوشی کروں چنانچہ ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے ایک بچہ نرزادہ مسمی
ابراہیم پیدا ہوے صلوات اللہ علیہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے دو جامہ قیمتی بطور عطیہ

نجاشی رضی اللہ عنہ کو بھیجے یہ دونوں جامے ایک مقوقس والی اسکندریہ نے دوسرا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت میں نذر کیا تھا جب نو برس ہجرت کو گذر گئے تو نجاشی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

آخر تفسیر سورہ آل عمران میں لکھا ہے کہ جبرئیل امین نے وفات نجاشی رضی اللہ عنہ کی خبر حضرت کو پہونچائی حضرت صحابہ شہر سے باہر جنگل میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اس وقت حبشہ میں نجاشی کے جنازہ کی نماز ہو رہی ہے ہمکو چاہئے کہ ہم سب یہاں اُس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں غرض نماز پڑھی مگر اُسی روز جنازہ غائب کی نماز ہوئی پھر منسوخ ہوگئی اور حضرت کو جنازہ غائب کی نماز اس لئے جائز تھی کہ اللہ جلشانہ نے حضرت کے سامنے سے حجاب اٹھادئے تھے آپکو دور و نزدیک یکساں نظر آتا تھا اور اگرچہ دیکھتے تھے مگر اُن پر حضرت کی فرض تھی بعد وفات نجاشی رضی اللہ عنہ بیٹا اُسکا تخت پر بیٹھکر بادشاہ بنا جعفر رضی اللہ عنہ کی بیبی کا دودھ شریک بھائی تھا۔

واقدی اور رسالہ عبہری میں لکھا ہے کہ قیصر روم نے کیفیت اسلام نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی سنکر بڑا رشک اور افسوس کیا اور کہا کہ جائے تعجب ہے کہ ایک غلام حبشی ہم سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہم پسیتت گیا دولت ایمان اُس نے لوٹی اور وائے قسمت کہ ہم محروم رہے فوراً قاصد معہ تحفے تحائف حضرت کی خدمت میں بھیجے اور ایمان لایا اس دن سے اور بھی ترقی اسلام کی ہونے لگی اور روز بروز دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رونق پکڑی گروہ گروہ چار سمت عالم سے آتے تھے اور اسلام سے مشرف ہوکر چلے جاتے تھے اور معجزے دیکھتے تھے۔

## فصل ساتویں میں بیان ہے حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزوں کا

رسالہ عبہری میں لکھا ہے کہ معجزے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر ہیں کہ اگر سب جمع کئے جائیں تو بڑی ضخامت کے دس دفتر ہوں لیکن اس مختصر کتاب میں

اون کی گنجایش ہوسکتی تہو لہذا اختصار کیا گیا اور صرف چالیس معجزے کتب احادیث سے مثل مصابیح اور شرح مشارق اور صحیحین شریف کے انتخاب کر کے اور دس معجزے کہ نہایت مشہور و معروف ہین تفسیر سے نقل کی گئی ہے - ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ضماد افسونگر ازدیسی سے مکہ شریف مین آیا اس ایام مین جہان قریش نے حضرت کو دیوانہ مشہور کر رکھا تھا اسیوجہ سے ضماد سے التجا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون کیا ہے تو ان پر افسون پڑہ تاکہ دیوانہ پن اونکا جاتا رہے ضماد حضرت کے پاس آکر بولا کہ میں آپکا جنون منتر پڑہکر دفع کر دون سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب مین فرمایا ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد محمدا عبدہ ورسولہ ضماد نے یہ سنکر کہا قسم ہے اللہ جلشانہ کی کہ مین بہت سا موسس اور دنیا کی خشکی اور تری جنگل اور پہاڑ مین بہت سی چل پہر کر سیر کی ہے اور جادوگرون اور شاعرون اور کاہنون کے کلام بہت سنے ہین مگر اس لذت کا کلام آجتک نہین سنا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنایا اور حضرت کا نام حضرت کے موہنہ سے سنتے ہی ایمان لایا اور کلمہ شہادت پڑہا -

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کرتے ہین کہ ایک روز جنگ بدر مین ہم نے اور عام مسلمانون نے فرشتون کو بچشم ظاہر دیکہا کہ حضرت کی مدد کو آسمان سے آئے تہے اور کافرون کو قتل کرتے تہے حاکم کہتے ہین کہ عبد اللہ عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی جنگ بدر مین ٹوٹ گئی اور پنڈلی دوہری ہوگئی عبد اللہ عتیک رضی اللہ عنہ اس حال سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے آپ نے دست مبارک اوسکی پنڈلی پر رکہا وہ ہڈی جوڑ گئی اور یکسان ہوگئی - جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ خندق کہودنے مین ایک پتہر خندق مین نکلا کہ توڑنا اسکا محال ہوگیا کسی کو قدرت نہ تہی کہ اس پتہر کو توڑ سکتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اللہ کا نام زبان مبارک پر لیکر اپنے ہاتھ سے ایک کدال اس پتہر پر مارا اسیوقت وہ پتہر مثل تودہ ریگ ہوگیا - اور آدمیون نے وہان سے

... ہوگیا۔ ایک روز جابر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ حضرت کو اپنے
گھر ... ایک بکری اور ایک پیمانہ آٹا گھر میں ان کے تھا بکری کو ذبح کیا اور
... حضرت کی خدمت میں آگیا اور عرض کیا کہ یا حضرت تشریف لے چلیے میں نے
... واسطے کھانا طیار کرایا ہے میں اور تم کھا لینگے آپ نے فرمایا کہ یاروں میں
... ساتھ لیلو جابر نے عرض کیا یہ بات مجھے شرمندہ ہونا پڑیگا اس لیے کہ
... ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
... فرمایا یا اصحاب الخندق جابر نے ہمارے واسطے کھانا طیار کیا ہے
... ہزار ... مسلمان خندق کھود رہے تھے یہ آواز مبارک سنکر سب حضرت
کے ... گھر گئے جابر رضی اللہ عنہ کا چہرہ سب کو دیکھکر شرمندگی سے زرد ہوگیا
... دل میں خیال کیا کہ دو آدمیوں کا کھانا ہے اور اسقدر جمعیت ہوگئی کیا کرونگا رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر بے غم ہو جا اور قدرت خدا اور معجزہ نبوی
... حضرت نے آٹے کے خمیر میں اور گوشت کی ہانڈی میں لعاب دہن
... ڈالدیا اور فرمایا ہرگز چولھے سے ہانڈی نہ اوتارنا آپکا حکم ہوا اور ادھر
... شروع کردیا۔ سالن ہانڈی سے اور روٹی توہ سے برابر آتی تھی اور لوگ پیٹ بھر بھر
... کھاتے جاتے تھے اور برکت ہوگئی تھی جتنا جس کسی نے گوشت اور روٹی مانگی ...
... اور کھانا دستور تھا کم ہوتا تھا ایک گروہ کھا کر اوٹھتا تھا دوسرا گروہ بیٹھتا تھا یہانتک
نوبت پہونچی کہ ایک ہزار بائیس آدمیوں نے خوب پیٹ بھر کر کھا لیا اور کھانا کم ہوا لیکن حضرت
... دو جہان نے شہنشاہ زمین و زمان مع جابر کے حسب دلخواہ کھانا کھا کر سیر ہوگئے
اور جابر کے گھر والے بھی سب کھا چکے جب حضرت اوٹھ کھڑے ہوئے تو جابر کہتے ہیں
کہ خدا کی قسم کھانا جو میں نے دیکھا تو گھٹا نہ تھا بلکہ بڑھ گیا تھا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ... حدیبیہ میں پانی ختم ہوگیا مسلمان پیاس کے مارے جان بلب ہونے لگے سب
حضرت کی خدمت میں جمع ہوئے اور پیاس کی شکایت کی حضرت نے اپنا وضو کا لوٹا مانگا۔
دست مبارک اپنا اوس میں ڈالدیا آپکی انگلیوں سے ایسا چشمہ پانی کا جاری ہوا کہ تمام لشکر

سیر ہو گیا اور مشکین پانی سے بھرلین اور جانور اور آدمی سیراب ہو گئے۔ اکہزار پانچ سو
آدمی اور گیارہ سو جانور تھے سب سیر ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اگر ایک
لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کم نہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون سے پانی جاری
ہونیکا معجزہ چار مرتبہ ظاہر ہوا ہے یہان مختصر کرکے ایک ہی جگہہ بیان کافی سمجھا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ دوسرے روز حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چاہ حدیبیہ پر آئے جو کنوان بالکل خشک پڑا تھا ایک قطرہ پانی بھی اس مین نہ
تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی لوٹے سے تھوڑا اس کنوے مین ڈالدیا بحکم خدا وہ کنوان
پانی سے لبریز ہو گیا تمام لشکر اور چارپایہ سیراب ہو گئے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ ایک مرتبہ آخر مین پانی کم ہو گیا تھا اور لشکر اسلام تشنگی سے جان بلب ہوا
نزدیک تھا کہ سب مرجائین یہ حالت دیکھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ آئے فرمایا کہ اے علی جاؤ کہین سے پانی تلاش کرکے
لاؤ حضرت علی رضی اللہ چار طرف جنگل مین گئے کہین پانی نہ ملا مگر ایک عورت ملی کہ اسکے
پاس لوٹا پانی کا بھرا ہوا تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس عورت سے
لیکر ایک تغار مین ڈالا۔ اور لشکر کو فرمان دیا کہ پانی پی لو اور چارپایون کو پلاؤ۔ چنانچہ سب
آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اور ایک ایک مشک پانی سے بھر لیا اور بہت پانی سے
بھر لئے سبحان اللہ جلشانہ تغار پانی سے بجنسہ بھرا رہا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز حضرت قضاے حاجت کو گوشہ تنہائی ڈھونڈھتے
تھے اور وہ حالت مسافرت کی تھی اور جنگل مین آنکا گذر ہوا تھا آپ نے ایک درخت
کو اشارہ کیا وہ آکر آپکے اوپر چارون طرف سے ایسا جھک گیا کہ حضرت کو بالکل چھپا لیا
گویا حجرہ بنگیا اوسمین حضرت نے قضاے حاجت فرمائی اور باہر تشریف لے آئے تو وہ
درخت بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور اپنی جگہہ پر چلا گیا۔ نیز ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ خیبر کی لڑائی مین پنڈلی سلمہ بن اکوع کی ٹوٹ گئی اور گوشت ہڈی سے جدا ہو گیا
حضرت نے فورا دم کیا وہ جڑ گیا۔ جیسا پہلے تھی ویسے ہی ہوگئی۔ انس رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ زید اور جعفر ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ایک مقام پر خالد رضی اللہ عنہ کی برابر لڑتے تھے جہاد میں وہ تو شہید ہو گئے ۔ اول جھنڈا زید کے ہاتھ میں تھا زید شہید ہوئے تو جھنڈا اسلام کا جعفر نے اپنے ہاتھ میں لیا جعفر کے بھی ایک ایسا زخم لگا کہ شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی زخم کھا کر شہید ہو گئے پھر خالد ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور کافروں پر فتح پائی چند روز ایسا ہی ہوا۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سید المرسلین علیہ السلام نے حنین کی لڑائی میں ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اس شخص کو دوزخی دیکھتا ہوں اور حالانکہ اس شخص نے جہاد میں وہ بہادری کی اور ایسی جوانمردی سے لڑا کہ کافروں کی خون سے میدان وغا لالہ زار کر دیا۔ ندیاں قرگان کے خون کی بہا دیں اصحاب اسکی جرات دیکھکر سر گریبان ہوے اور حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ غازی مجاہد ہے کہ سو شخص اس کی برکت سے بخشے جائیں اور بہشتی ہوں یہ کیسی دوزخی ہے ۔ حضور علیہ عالم نے پھر وہی فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے ۔ صحابہ نے اسکی جان بازی اور جان نثاری کو دیکھکر اس کے دوزخی ہونے کا تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کیا عجب ہے جو دوزخی ہو ابھی گفتگو کے درمیان میں اس شخص بہادر کے زخم کثرت سے آئے اور ادھر کافروں نے اوسکو زخموں سے چور کر کے حملہ کیا اور پکڑ لیا چاہا وہ شخص بہادر اس ڈر سے کہ کافر نہ پکڑ لیں اپنی چھری اپنے پیٹ میں مار کر مر گیا اور خود کشی کا عذاب سر پر لیکر بموجب فرمانے حضرت کے دوزخی ہوا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ بوجہ درد زخموں کے اپنے آپ کو اس نے مار ڈالا یہ واقعہ دیکھکر یاروں نے کہا صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سید المرسلین علیہ السلام پر لبید ابن عاصم یہودی کی لڑکیوں نے جادو کیا تھا چنانچہ چند مہینے تک جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ اس بستگی کے ازواج مطہرات پاس نہ جا سکتے تھے اور اگر جاتے بھی تھے تو کچھ نہ ہوتا تھا ایک روز رات کو آپ نے خواب میں کچھ معاملہ دیکھا صبح کو اوٹھکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے علی مقام چاہ ذروان پر جا اور اس پتھر کے کنوئیں کی نیچی

کہودکر دیکہو جو کچہ ملے اوسکو لے آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور جاکر زمین کہودی تو اوس مقام سے کچہ کنگہی ملی اور گیارہ تانت کی گرہ لگی ہوئی اوسمین ایک سوئی ٹوٹی ہوئی تہی اور بقول موے شریف آنحضرت کے تہے (اور بقول دندانہ جناب رسول اللہ صلعم کی کنگہی کے تہے اور اون پرگرہ لگی تہی ) یہ جادو نکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے چند آدمیون نے ملکر بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اون گرہون کو کہولین مگر ایک گرہ بہی نہ کہل سکی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو پڑہا ساری گرہین کہل گئین اور وہ جادو دور ہوگیا سوئیان نکل گئین آپ صحیح سالم ہوگئے اور بعض مفسرین نے نشان نزول معوذتین کا یہی لکہا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میری مان کسی طرح ایمان نہ لاتی تہی مین حضور رسول مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت دعا کیجئے میری مان مسلمان ہوجاے سید المرسلین علیہ السلام نے دعا فرمائی اللھم اھد ام ابو ھریرۃ اے اللہ ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو جب ابوہریرہ گہر آئے تو دیکہا کہ مان سر دہو رہی ہوئی اور کپڑے بدلے ہوئے بیٹہے ہے ابوہریرہ کو دیکہتے ہی کہنے لگی کہ اے فرزند مجہے کلمہ پڑہا ابوہریرہ نے کلمہ شہادت اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہایا اوسیوقت وہ مسلمان ہوگئین۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک سال مینہ نہ برستا تہا جمعہ کے دن حضور برسر منبر خطبہ پڑہ رہے تہے ایک اعرابی آیا اس نے کہا یا سید المرسلین ھلک المال وجاع العیال اے رسول اللہ کے ہلاک ہوا اور بہوکے پیاسے ہوئے اہل وعیال ہمارے یا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ سے مینہ کی دعا مانگو یہ سنکر حضور نے دعا کی یا رب اسق عبادک وبلادک وبہائمک۔ اے رب ہمارے سیراب کر اپنے بندون کو اور شہرون کو اور چارپایون کو
یہ دعا ابہی زبان مبارک سے پوری نہوئی تہی کہ بادل ہوا مین گرجا اور صورت پانی برسنے

اُس سے نمودار ہوئی یہانتک پانی برسا کہ حضور رحمت عالم بھی مینہ میں بھیگ گئے اور
ممبر سے نیچے آگئے سات روز برابر مینہ کی جھڑیان ایسی لگین کہ زمین ہری بھری ہوگئی
اور ندی نالے اوبل پڑے اور رود چڑھ آئی پھر وہی اعرابی حضرت کے پاس بھاگ کر آیا اور
عرض کیا کہ یا سیدنا تہدمت البناء وغرق الاشقیاء - اے سید المرسلین گر گئے مکان
ہمارے اور غرق ہوے ہو اسباب ہمارا پھر حضرت نے دعا فرمائی یا رب حوالینا
لا علینا - اے رب ہمارے گرد اگرد ہو چنانچہ یہی مضمون مشکوۃ شریف
کی حدیث مین بھی موجود ہے - فوراً بحکم خدا مینہ برسنا موقوف ہوگیا - ایک روز سید المرسلین
علیہ السلام ایک درخت کے نیچے سفر مین بطریق قیلولہ سو رہے تھے اور تلوار مبارک آپ کی
اُس درخت کی ٹہنی مین لٹک رہی تھی ایک شخص اعرابی آن پہونچا اور تلوار کھینچکر حضرت پر
حملہ کیا حضرت جاگے وہ بولا کہ اب بتاؤ تمھین میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے حضرت
نے فرمایا کہ اللہ تعالے نگہبان میرا ہے بحکم خدا سے اسی درمیان مین اُس درخت نے
اپنا گدہا اس زور سے اُس ملعون کے سر پر مارا کہ بھیجا اوسکا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور وہ مرگیا
بستی مین امیہ ویم اللہ لیضمائک من الناس کی تفسیر مین لکھا ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد مدینہ مین لکڑی کے ستون پر تکیہ لگا کر خطبہ
پڑہتے تھے جب ممبر طیار ہوگیا تو آپ نے جمعہ کے دن ممبر پر چڑہکر خطبہ پڑہا وہ لکڑی کا ستون
باواز بلند رویا اور قریب تہا کہ پھٹ جاوے کہ اس عرصہ مین حضرت نے دوڑ کر اوس ستون
کو بغل مین لیا سینے سے لگایا وہ لکڑی آواز دردناک سے مثل عاشقان ہجر کے روئے اور
چھوٹے چھوٹے بچون کی طرح ٹہرک ٹہرک کر تہم تہم کر گریہ کرتے تھے تمام حاضرین اُس کے ساتھ
ساتھ روتے تھے -
بستی مین تفسیر آخراجہ مین ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص مجلس مین بائین
ہاتھ سے کہانا کہاتا تھا اور داہنے ہاتھ مین اُس کے ریح کا مرض تہا وہ ہاتھ بغل مین چھپاتا تہا
تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کہانا کہاؤ اُس نے
دایان ہاتھ بڑہایا فوراً اچھا ہوگیا اور منہ تک پہونچنے لگا - جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرا

باپ مر گیا تو قرض او سپر بہت تھا تھوڑے چھوارے ورثہ مین چھوڑے کہ ایک درم کی قیمت نکسے اور قرضہ وسہزار درم تھا جابر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت مین چاہتا ہون کہ میری عاقبت قرض سے چھوٹ جاے اور بالکل قرض سے گلو خلاصی ہوجائے - اور سواے ان چھوارون کے میرے پاس کچھ نہین ہے قرضخواہون سے آپ فرمادیجئے کہ وہ صبر کرین اور تقاضا سخت نکرین سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا جا اول چھوارون کو لے آ اور فلان درخت کے نیچے چار یا پانچ ڈھیریان لگا دے جابر نے وہ چھوارے لاکر چار پانچ ڈھیریان بموجب ارشاد کے درخت کے نیچے لگا دین سید المرسلین علیہ السلام تشریف لائے اور ایک ڈھیر کے برابر کھڑے ہوکر کچھ پڑھتے رہے بعدہ قرضخواہون کو بلاکر قرضہ مین ہر شخص کو چھوارے وزن کرکے دینا شروع کئے یہانتک نوبت پہونچی کہ سب قرضہ ادا ہوگیا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تین ڈھیر چھوارون کے جیسے تھے ویسے ہی پڑے رہگئے اور باقی ڈھیر سے سب قرض دار اپنا اپنا قرضہ لیگئے ان تین ڈھیرون کو کسی نے ہاتھ بھی نہ لگایا۔

تفسیر بستی مین واللہ یعصمک من الناس کی تفسیر مین لکھا ہے کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا تھا رکانہ نام وہ چرواہا پن کرتا تھا اس مین ایسی طاقت تھی کہ اگر سو آدمی اوسکا پانو پکڑکے زور کرتے تو زمین سے نہ اٹھا سکتے تھے اور وہ بڑے سے بڑے پتھر کو ٹھوکر سے گیند کی طرح جدہر چاہتا ادہر پھینک دیتا تھا اور درختون کو جڑ سے ایسے اوکہاڑ پھینکتا تھا جیسے کسی نے گھاس اوکہاڑ کر پھینکدی - ایک روز سید المرسلین کا بھی گذر اسی جنگل پر ہوا جس مین وہ بکریان چراتا تھا اور رکانہ سے حضرت کی ملاقات ہوی رکانہ حضرت کو دیکھکر بولا کیا تم وہی شخص ہو جو ہمارے بتون کو جھٹلاتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مین وہی ہون رکانہ بولا اب مین تمکو قتل کئے بغیر نہ چھوڑونگا لیکن آگے آؤ پہلی بات کا آپسمین امتحان توکرلین آؤ مجھسے کشتی لڑو اور اپنے خدا سے اب تم مدد طلب کرو اور مین اپنے بتون سے مدد مانگتا ہون اگر تم مجھے زمین پر گرادو تو مین تمکو دس بکریان دون

اور تمہارے خدا کو سچا اور اپنے بتوں کو جھوٹا جانون اور جو مین تمہیں گرا دون تو مین تمکو
قتل کر دون اور اپنے بتوں کو سچا جانون سید المرسلین علیہ السلام مستعد ہو گئے اور فرمایا
لے آؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اوس سے کشتی کی اور ایسے زمین پر دے پٹکا کہ جیسے
دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتے ہین اور اوسکے سینہ پر سوار ہو گئے رکانہ کا مونھ زرد پڑ گیا اور کہنے
لگا کہ یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار اور کشتی لڑو اور پھر دس بکریون کی شرط ہے تمکو
دونگا آپ اوس کے سینہ پر سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر کشتی ہوی پھر حضرت نے اوس کو
زمین پر دے مارا رکانہ کا مونھ فق ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ افسوس تم پر اے بتون مین نے
برسون تمہین اس لیئے پوجا کہ آج مشکل کے وقت تم میرے کام آؤ میری مدد کرو نہ اس لئے
پوجا تھا کہ مجھے محمد سے شرمندہ کرو خدا اوسکا تم پر غالب آگیا اور تمہاری بات دو کوڑی کی
ہوگی اگر آج تم میری مدد نکروگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھکو فتحیاب نکروگے تو مین کبھی
تمہارے پاس نہ آؤنگا اور تمہارا بھرم جاتا رہیگا۔ یہ کہکر سید المرسلین علیہ السلام سے پھر
متوجہ ہو کر بولا کہ آؤ تیسری بار اور بھی کشتی لڑین اگر ابکی مرتبہ تم مجھکو گرا لو تو دس بکریان اور
دونگا۔ حضرت نے تیسری بار بھی اللہ کا نام لیکر پھر اوسے زمین پر دے پٹکا رکانہ کہنے لگا
اے محمد تیرا خدا سچا اور تو سچا ہے اور ہم جھوٹے ہین اے بت جھوٹے تیس بکریان بموجب عہد
کے دینے لگا حضرت نے فرمایا یہ میرے کس کام کے ہین ایمان لا رکانہ نے کہا کہ سیدا
میرا دل تمہارا معجزہ دیکھنے کو بہت چاہتا ہے ایک معجزہ اور دکھلا دو وہ درخت جو جنگل
کے کنارہ پر کھڑا نظر آرہا ہے اوسکو حکم کرو کہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا تمہارے
پاس اور ایک ٹکڑا وہین کھڑا رہے سید المرسلین علیہ السلام نے اوس درخت کو طلب فرمایا اسیوقت
درخت درمیان سے شق ہوا اور ایک حصہ اوسکا وہین جگہہ پر اپنی کھڑا رہا دوسرا حصہ زمین
چیرتا ہوا چلا اور آپکے پاس آکر حاضر ہوا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر لوٹ
جا وہ پیچھے کو پھر گیا اور اپنے دوسرے حصے سے ملکر کھڑا ہو گیا یہ ماجرا دیکھکر رکانہ نے کہا
کہ معلوم ہوا مجھکو آپ پیغمبر برحق ہین اور خدا بھی آپکا سچا ہے اور ہمارے بت بھی جھوٹے اور
ہم بھی جھوٹے لیکن آپ سے ایک عرض میری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا حضرت اگر مین اسوقت

ایمان لاؤنگا تو لوگ کہینگے کہ رکانہ حضرت سے مغلوب ہوگیا اور عاجز آگر ایمان لایا ہی انشاء اللہ تعالیٰ
جس روز مرے ایمان لانیکا وقت برابر آگیا فوراً ایمان لاؤنگا اسوقت معافی دیجیو چنانچہ عذر
اوسکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور حضرت صلعم واپس ہوکر آگئے۔ حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ حضور کی طلب و جستجو مین پھر رہے تھے دیکھکر عرض کیا حضرت کہان رونق افروز تھے
حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا رکانہ کا ارشاد فرمایا امیر المومنین حضرت ابو بکر رضی
اللہ نے اللہ جلشانہ کی جناب مین شکریہ کے سجدے کئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار
حضرت سید المرسلین صلعم نے مالک رضی اللہ عنہ کو ایک برتن روغن عطا فرمایا تھا پینتالیس برس تک
مالک اور فرزندان مالک رضی اللہ عنہ نے اوس برتن سے روغن کھایا اور خوب خرچ کیا لیکن برتن
بدستور بھرا ہوا تھا چنانچہ ایکروز برتن کو جھٹکا لگا اور اوس صدمہ سے ٹوٹ گیا اور روغن زمین پر گرگیا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلعم اسی آدمیونکی ہمراہ حضرت
طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اونکی بیوی نے چند روٹیون کا مالیدہ کرکے گھی ڈالکر حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین پیش کیا حضور نے معہ اسی ہمراہیونکے اور معہ تمام اہلخانہ طلحہ رض کے
کھایا سب شکم سیر ہوگئے اور طعام بدستور باقی رہگیا جیسا تھا ویسا رہا بلکہ اور زیادہ ہوگیا اور ایسی
صورت سے چار مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہی معجزہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ظاہر ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ غزوۂ تبوک مین توشہ خوراو نوش لشکر
اسلام مین بہت قلیل رہگیا مخلوق شدت گرسنگی سے قریب ہلاکت ہوئی اور حضور سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم سے فریاد کی حضور صلعم نے فرمایا کہ تلاش کرو جس شخص کے پاس جو چیز باقی ہو جستجو کرکے
لاؤ لوگون نے تلاش کرکے چند ٹکڑے روٹیون کے اور چند خرمے بہم پہونچائے اور حضور مین لائے
سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا انکو چمڑے کے دسترخوان کے نیچے چھپادو اور لشکریون کو حکم فرمایا کہ
اب چمڑے کے نیچے سے کھانا نکال نکال کر اپنے اپنے توشہ دان بھرلو چنانچہ تمام فوج محمدی نے اپنے
اپنے برتن کھانے سے حسب مراد بھرلئے اور خوب سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ جب سب لوگ کھاکر فارغ
ہوگئے اور کوئی شخص باقی نرہا تو چمڑے کے نیچے دیکھا اوسی قدر کھانا نظر آیا کہ جسقدر بہم پہونچاکر چھپایا
تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب یعنی

روغن زیتون طلب فرمایا مری والدہ نے بقدر قلیل مرے ہاتھ حضور مین بھیجا تین سو آدمی حاضر آئے سبنے شکم سیر ہوکر کھایا اور حضور صلعم کی اہل وعیال نے کھایا جب سب سیر ہوئی اور بغور دیکھا تو برتن بدستور بھرا ہوا نظر آیا بلکہ کسی قدر اور زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ جابر رضہ سے روایت ہے کہ میرا اونٹ سفر مین تھک کر ہار گیا حضرت نے دعا کی فوراً اوٹھکر ایسا تیز چلا کہ اوس قافلہ مین کوی اونٹ اوسکے مقابلہ پر نہ جاتا تھا

ابو حمید رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین فرمایا کہ آج کی رات اندھی بہت چلیگی کوی شخص اپنی جگہہ سی نہ اوٹھے اور اپنی چارپایون کو معبوط باندھے جب رات آئی حسب الارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور ہوا۔ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ جب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم برابر ابو طالب کے ملک شام کو جاتی ہی جس وقت عقبہ پہاڑ کی بلندی پر پہونچے تمام درختون اور پتھرون وغیرہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اوسجگہہ ایک راہب بحیرا نام رہتا تھا اوسنے یہ ماجرا بچشم خود دیکھا اور سر مبارک حضور صلعم پر بوسہ دیکر لوگون سی کہا کہ یہ ذات اقدس پیغمبر آخر الزمان ہی اور رحمت عالم وعالمیان ہی بعدہ قافلہ کی دعوت کی ابو طالب معہ ہمراہیان شریک دعوت ہوئے حضور کو ہمراہ نہ لیگئی بحیرا نی کہا کہ مینی جس شخص کیخاطر تمام قافلہ کی دعوت کی اسکو کیون چھوڑ آئی القصہ حضور بھی حسب الطلب راہب کے تشریف لائے ابر سر مبارک پر سایہ کئی ہوئے تھا جب حضور مجلس دعوت مین بیٹھگئی ابر واپس گیا اور اوس درخت پر ٹھہرا ہوا جہان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے ہوی تھی اور جس مقام پر کہ لوگ جمع تھی وہان سایہ تھا اور سایہ کے نیچے کوی جگہہ باقی نرہی تھی اسلئی حضرت صلعم دہوپ مین بیٹھنے لگی اوسیوقت وہ درخت گھوما اور سر مبارک سید المرسلین صلواۃ اللہ علیہ پر سایہ کیا بحیرا نی کہا ای لوگو دیکھو درخت کیا اضطرابی سی گھوم کر حضور کے سر پر سایہ افگن ہوا جب بعد فراغت تمام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے ابر بدستور درخت پر آیا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا بحیرا راہب نے چلتے وقت دعا کی اور کہا ای ابو طالب اس ذات والا صفات کی محافظت مین سعی تمام کرنا چاہئے کہ یہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہی ۔ یعلی ثقفی رضہ سنے روایت ہی کہ سفر مین ایکروز ایک

اونٹ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سرور عالم کی حضور مین اپنے مالک کی شکایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مالک کو بلاکر فرمایا کہ اسکی عزور دپرداخت کھانے پینے مین خبر گیری مین غفلت نہ کیا کر۔ یہ روایت بھی یعلی ثقفی رض سے ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین محو خواب استراحت تھے کہ دھوپ چہرہ مبارک پر پڑی ایکدرخت اوسجگہ سے بہت فاصلہ پر تھا وہ اپنی جگہہ سے علیحدہ ہوکر چلا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا جب حضور رحمت عالم صلعم بیدار ہوے درخت بدستور اپنی جگہہ پر جاکر قایم ہوگیا اور یہ معجزہ تمام حاضرین نے بچشم ظاہر دیکھا۔ یہ روایت بھی یعلی ثقفی سے ہے کہ ایکروز ایک شخص کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر لائے اوس شخص کو جن نے پکڑلیا تھا حضور صلعم نے ہاتھ مبارک اوسکے سینہ پر رکھکر دعا پڑہی اوسکے شکم سے ایک سیاہ کیڑا باہر نکلکر زمین پر دوڑنے لگا اور وہ شخص بالکل تندرست صحیح وسالم ہوگیا۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کو بلایا وہ دور تر فاصلہ پہ تہا زمین پھٹتی جاتی تھی اور درخت آرہا تہا نوبت باینجا رسید کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلواۃ کی حضور مین کھڑا ہوا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیچھے کو لوٹ جا فوراً واپس ہوگیا۔ ابن عمر رض سے روایت ہی کہ ایک اعرابی حضرت سید المرسلین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی حضور مین آیا عرض کیا کہ مین آپکی رسالت پر جب ایمان لاؤن کہ کوئی گواہ صحت نبوت پر شہادت دے سید المرسلین علیہ السلام نے ایک پہاڑ کو جو کنارہ وادی مین تہا طلب فرمایا فوراً پہاڑ حضور مین حاضر آیا پھر اوس پہاڑ نے حضور کی رسالت پر گواہی دی کہا کہ آپ اللہ جلشانہ کے رسول برحق ہین یہ دیکھکر اعرابی ایمان لایا اور پہاڑ پیچھے کو اپنے مقام پر لوٹ گیا۔ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہی کہ دوسرے روز دوسرا اعرابی آیا اور اسی طریق سے گواہ کو طلب کیا اور کہا یہ خوشہ خرما کا جو درخت پہ ہی اگر گواہ ہے مین ایمان لاتا ہون سید المرسلین علیہ السلام نے خوشہ خرما کو اشارہ فرمایا اور بلایا خوشہ حسب الطلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے درخت سے نیچے آیا اور دوڑکر حضور مین حاضر ہوکر رسالت پر گواہی دی پھر واپس چلا گیا اور اپنی مقام پر قایم ہوا اعرابی یہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا۔ ابن عباس رض

روایت ہی کہ تیسری روز تیسرا اعرابی آیا اور اوسطریق پر گواہ طلب کیا حضور صلعم نے درخت خرما کو اشارہ بلانیکا فرمایا درخت دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی نبوت کی تصدیق کرکے چلا گیا وہ اعرابی بھی ایمان لایا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ ایکروز ایک بھیڑیا گلہ سے ایک دنبہ کو اوٹھا لیگیا چرواہا دوڑا آیا اور دنبہ کو بھیڑیے سے چھڑا لیا بھیڑیا ناکام و محروم چلا اور چرواہہ کیطرف موںہ کرکے کہا مین اپنی روزی لیے جاتا تہا تونے چہین لی چرواہہ نے تعجب سے کہا کہ واللہ آج تک مینے کوئی بھیڑیا ایسا نہ دیکھا کہ وہ بولتا ہو۔ یہ سنکر بھیڑیے نے کہا یہ تعجب کی بات نہین ہی بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان تمہارے درمیان پیدا ہوے ہین اور اگلی پچھلی خبرین دیتے ہین۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز یہودیہ دنبہ کے گوشت مین زہر ملاکر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلانے کیواسطے براہ عداوت لائی آپ نے اوس گوشت کھانیکو ہاتھ چلایا گوشت سے آواز آئی کہ یارسول اللہ آپ مجھے نہ کھائیے مجھہ مین زہر ملایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے اس گوشت مین زہر ملایا ہی اوس نے عرض کیا کہ سچ ہی ہان زہر ملایا ہی مگر آپکو کس نے خبر کی فرمایا اسی دنبہ نے خبر کی جسکا گوشت ہی۔ حضرت نے فرمایا تو نے کس لیے زہر ملایا تہا کہا کہ آپ کے امتحان کے واسطے ملایا تھا کہ آپ زہر ملے گوشت کو کھائین اور زہر اثر نہ کرے مین ایمان لاؤن۔ حضور نے اوسی وقت اصحاب باصفا کو بلاکر گوشت تمام کھایا اور کچھ ضرر نہ ہوا تب یہودیہ ایمان لائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خرمے ابوہریرہ کو عطا فرمائے اور اونین برکت کی دعا فرمائی حضرت ابوہریرہ رضؓ نے اونکو ایک برتن مین رکھہ لیا تمام عمر اونکو کھاتے اور خرچ کرتے رہی کم نہوے لیکن حضرت عثمان غنی رضؓ کے اخیر زمانہ خلافت مین وہ برتن زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔

الغرض معجزات حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حد حصر سے خارج ہین اور سب سے اعظم معجزہ قرآن شریف ہی کہ تمام علما فصحا بلغا جمع ہوکر اوسکی ایک آیت کا بھی جواب نہ پیدا کر سکے۔ اگر تمام معجزات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کرنیکا قصد کیا جائے تو عمر نوح بھی کافی نہ ہو اور دفتر بر دفتر لکھکر بھرتے جائین۔